ماہنامہ سیدھا راستہ

مارچ 2020ء

seedharastah.com

مرکزی دفتر: **جامع مسجد نگینہ**

بلاک بی تھری گجرپورہ چائنہ سکیم، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم الصلوٰۃ والسلام علیک یاسیدی یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یاسیدی یاحبیب اللہ

مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

دین حنیف کا ترجمان

ماہنامہ

سیدھا راستہ

لاہور

عقائد کی پختگی اور اعمال کی درستگی کے لئے عام فہم اور آسان سلیس اردو

بیسیوں حوالہ جات سے مزین، دورِ جدید میں منفرد حیثیت کا حامل

مسلسل اشاعت کا تیسواں سال

بفیضانِ نظر

صوفی باصفا، قطب جلی، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت

حضرت نبراس شرافت، زبدۃ العارفین، پیکرِ ایثار و وفا، فنافی الرسول

قبلہ علامہ منیر اسلام

مولانا الحاج مُنیر احمد یُوسفی رحمۃ اللہ علیہ (ایم۔اے)

رکن کونسل آف جرائد اہلسنّت پاکستان

بیادگار

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت

زبدۃ العارفین، پیکرِ ایثار و وفا، فنافی الرسول،

امین علم لدنی، قطب جلی، نائب غوث الثقلین منظورِ نظر داتا گنج بخش

حضرت قبلہ علامہ مولانا

حاجی محمد یوسف علی نگینہ

(نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی)

قدس سرہٗ العزیز

مجمع انوارِ نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ

حاجی محمد اللہ دتہ یوسفی زمزم

رحمہ اللہ تعالیٰ

مجمع انوارِ نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ

منیر احمد یوسفی

رحمہ اللہ تعالیٰ

بظلِ عنایت

مجمع انوارِ نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی

مجمع انوارِ نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی

سجادہ نشینان آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

سرپرستِ اعلیٰ

خادمِ دین اسلام

پیر بشیر احمد یوسفی زید مجدہ الکریم

0313-3333777

مدیرِ اعلیٰ خادمِ دین اسلام

مفتی حافظ خلیل احمد یوسفی ایم فل

مدیرِ معاون

مفتی محمد آصف یوسفی

علامہ سلیمان شفیق یوسفی

سرکولیشن کنٹرولرز

پیرِ طریقت شیخ فہد احمد یوسفی

حافظ ظفر یوسفی

مینیجنگ ایڈیٹر

رشید احمد جنجوعہ یوسفی (ایم۔اے، ایل۔ایل۔بی)

محمد عثمان علی یوسفی

حُسنِ ترتیب

1	حمد باری تعالیٰ۔ معراج دی رات	3
2	اداریہ۔	4
3	تفسیر یوسفی۔	6
4	افضل کیا کیا اور کون کون؟	9
5	تین کی برکات۔	13
6	امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم۔	16
7	سفرِ معراج شریف اور قدرت کی نشانیاں۔	24
8	دارالافتاء جامعہ یوسفیہ۔	35
9	تبرُّک باٰثارِ الصّالحِین۔	40
10	14ویں سالانہ معلم انسانیت کانفرنس کا اظہارِ تشکر۔	44

سالانہ ممبر شپ فیس (اندرون و بیرون ملک) روپے

الجزائر، ایران، ترکی، عراق	2000
عرب امارات و سعودی عرب	2000
انگلینڈ	2000
کینیڈا، امریکہ	2500
پاکستان	450

زیرِ انتظام صاحبزادہ والا شان محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی و یوسفی برادران

خط و کتابت و ترسیل زر کا پتا: ایڈیٹر ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' 480-C-1 گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور

متصل جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق

0321-8868693

کمپوزرز و ڈیزائنر: عظیم احمد یوسفی، محمد اعظم یوسفی، احسن علی

ڈرافٹ اور چیک کے لئے خلیل احمد یوسفی اکاؤنٹ نمبر PK13MEZN0002860102868150 میزان بینک لاہور

پبلشر حافظ خلیل احمد یوسفی نے حامد جمیل پرنٹرز لاہور سے چھپوا کر جامع مسجد نگینہ بلاک B-III چائنہ سکیم لاہور سے شائع کیا

قیمت فی شمارہ 40 روپے

کمپوزنگ: ابوبکر کمپیوٹر سینٹر۔ 977-A بلاک B-III چائنہ سکیم لاہور 0300-4274936

ویب سائٹ: http://www.seedharastah.com

ای میل ایڈریس: info@seedharastah.com

http://www.nagina.tv

حمدِ باری تعالیٰ

ازقلم: پیرِطریقت حضرت صاحبزادہ محمد اللہ دتہ زمزم یوسفی رحمۃ اللہ علیہ

حمد تیری ذات کو اَے کار ساز و کردگار
میں ترا بندہ خداوندا عمل سے شرمسار
یا رب اقلیمِ جہاں کا راز تیرا با وقار
ہے ترے ہی زیرِ فرماں سب عروج و اِفتخار
لالہ و نرگس کلی متلاشیءِ صد نو بہار
ہر کسی کے واسطے تُو لمحہ لمحہ غم گُسار
میرے باطن کے چمن کا ہے گریباں تار تار
دِل گلوں کا خواہش مند ہے ڈَس رہی ہے نوکِ خار
پوری ہوں گی دیدۂ پُر نم کی ساری حسرتیں
سایۂ رحمت ترا دے گا اگر دِل کو قرار
لاکھ کوتاہی سہی رَحمت سے مایوسی نہیں
آنکھیں اِحساسِ ندامت سے ہیں بے شک اَشکبار
رات دِن رنج و اَلم سے دِل ہے رَنجیدہ بڑا
اِتنا ہے بارِ گناہ شرمندہ ہوں پروردِگار
ہر جگہ ہیں تیرے اَلطاف و کرم کی بارشیں
دُنیا و محشر میں تیری رَحمتیں ہیں بے شمار
ہر گھڑی ہر کوئی سائل ہے تری سرکار میں
ادنیٰ سے ادنیٰ کا تیری رَحمتوں پر اِنحصار
اَب کرم کی ڈالیاں زمزمؔ کا بن جائیں نصیب
ڈھونڈتا پھرتا ہے تیرے فضل کے لیل و نہار

تمام عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سفرِ معراج کو گھروں اور مساجدوں میں بیان فرمائیں

معراج دی رات

ازقلم: پیرِطریقت، رہبرِشریعت، حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ

خدا نے نبی نوں بُلایا سی اَج
تے دیدار اپنا کرایا سی اَج
اَدب نال جبریل مکّے چہ آیا
تے محبوبِ رب نوں جگایا سیِ اَج
تُساں لامکاناں دی جا سیر کرنی
ایہہ جبریل مژدہ سُنایا سی اَج
ہزاراں فرشتے قندیلاں لیائے
مکّہ شہر سب جگمگایا سی اَج
جتھے نظر پیندی اوتھے قدم دھردا
بُراق اِنج سفر کُل مُکایا سیِ اَج
کھڑے راہ دے وچہ سارے نبیاں نے ہو کے
قیامِ تعظیمی سِکھایا سی اَج
توں کر عرض محبوبا رب نے سُنایا
اَگّوں مصطفیٰ نے الایا سی اَج
گنہگار اُمّت میری بخش مولا
کرم پھر خُدا نے کمایا سی اَج
گئی بخشی اُمّت محمد دا صدقہ
آ بخشش دَا ڈنکا وجایا سی اَج
پنجاہاں نمازاں چوں پنج کر کے آئے
خُدا نوں نبی نے منایا سی اَج
کلیم اللہ وِی کیتی اِمداد آ کے
اِعانت دا جھگڑا مُکایا سی اَج
گئے ، آئے پل وِچ سی یوسفؔ دے آقا
تے کُل شے نوں رب نے وِکھایا سی اَج

اداریہ

مہنگائی کے عفریت کا سدِ باب ضروری

گذشتہ ہفتے وزیر اعظم پاکستان نے اپنی معاشی ٹیم کے اَجلاس میں باور کرایا کہ اگر اُن کی حکومت عوام کو روٹی' روزگار اور غربت و مہنگائی کے مسائل میں ریلیف نہ دے سکی تو اُن کا اِقتدار میں رہنے کا کوئی جواز نہیں رہے گا۔ اِسی بنیاد پر وزیر اعظم نے عوام کو مہنگائی سے بہر صورت نجات دِلانے کے عزم کا اظہار کیا اور معاشی ٹیم کو اِس سلسلے میں مختلف عملی اَقدامات اُٹھانے کی ہدایات بھی جاری کیں۔

آج سے ڈیڑھ سال قبل جب موجودہ حکومت برسرِ اِقتدار آئی تو حکمران جماعت کے اِنتخابی دعوؤں اور وعدوں کے تناظر میں پاکستانی عوام نے تحریک اِنصاف کی حکومت سے بہت سی اُمیدیں اور توقعات وابستہ کر رکھی تھیں۔ وہ یقین کی حد تک سمجھتے تھے کہ تحریک اِنصاف اپنے وزیر اعظم کی قیادت میں واقعی ملک کو کرپشن اور رشوت ستانی سے نجات دِلائے گی اور ملک خوشحالی کی طرف گامزن ہو گا اور مہنگائی کا طوفان بھی تھم جائے گا لیکن اَفسوس کہ اَیسا کچھ بھی نہیں ہوا' حکومت سے وابستہ عوام کی کوئی اُمید بھی بَر نہیں آئی۔ ملک میں کرپشن' رشوت ستانی اور اَقربا پروری کا بازار بالکل اُسی طرح گرم ہے جس طرح سابقہ حکمرانوں کے دَور میں ہوتا تھا۔ جن کرپٹ عناصر کو کرپشن' منی لانڈرنگ وغیرہ جرائم میں گرفتار کیا تھا وہ بھی عدالتوں سے ضمانت پر رہا ہو چکے ہیں۔ جبکہ مہنگائی کا عفریت بھی قابو سے باہر ہے۔ لوگوں کی قوتِ خرید ختم ہو کر رہ گئی ہے۔ حتیٰ کہ وزیر اعظم نے اَزخود اِقرار کیا کہ ''اُن کو جو تنخواہ ملتی ہے اِس سے اُن کا گزارا نہیں ہوتا'' اَندازہ لگائیں کہ اگر ملک کے وزیر اعظم کا لاکھوں کی تنخواہ میں گزارا نہیں ہوتا تو عام آدمی یا معمولی دیہاڑی دار مزدور کا گزارا کیسے ہوتا ہو گا' وہ اپنی زندگی کی گاڑی کس طرح کھینچ رہا ہو گا اور اپنے بیوی بچوں کا پیٹ کیسے پالتا ہو گا۔

واضح ہو کہ سابق حکمرانوں کی کرپشن' لوٹ کھسوٹ اور غلط پالیسیوں کے نتیجہ میں روٹی روزگار اور مہنگائی کے مسائل سے نجات کے لئے عوام نے موجودہ حکمران جماعت کے منشور اور تبدیلی کے نعرے پر لبیک کہتے ہوئے اُسے حقِ حکمرانی سے نوازا تھا لہٰذا اَب بجا طور پر عوام کا مطالبہ ہے اُن کے معاشی مسائل حل کئے جائیں' روزی روٹی کے علاوہ دیگر ضروریات زندگی کا حصول آسان بنایا جائے۔ لیکن بادی النظر میں ماسوائے وزیر اعظم کے حکومتی ٹیم اور مشینری کو عوام کی مشکلات کا قطعی اِحساس نظر نہیں آتا۔ حکومتی معاشی ٹیم کو عوام کے مسائل حل کرنے میں قطعاً کوئی دلچسپی نہیں حتیٰ کہ حکومتی وزراء اور مشیرانِ باتدبیر مہنگائی مزید بڑھنے کی آئے روز نوید سنا کر عوام کو مایوس کرتے رہتے ہیں۔ اِسی طرح بنک دولت پاکستان کی سہ ماہی رپورٹیں' وفاقی ادارہ شماریات کے جاری شدہ اَعداد و شمار اور گیلپ سروے رپورٹوں میں بھی مہنگائی کے مزید بڑھنے کا ہی عندیہ دیا جاتا ہے۔ لیکن طرفہ تماشہ کہ مہنگائی پر قابو پانے کے لئے حکومت کی جانب سے کوئی منظّم اور ٹھوس حکمت عملی نظر نہیں آتی۔ اگرچہ وزیر اعظم روز افزوں مہنگائی' عوام کے بڑھتے ہوئے اِقتصادی مسائل پر متفکر نظر آتے ہیں جو کابینہ کے ہر اَجلاس میں مہنگائی پر قابو پانے اور اَشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں خاطر خواہ کمی لانے کے لئے ہدایات بھی جاری کرتے رہتے ہیں لیکن نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات والا برآمد ہوا کیونکہ مہنگائی کا ''جن'' قابو نہیں آ رہا۔ اِس کی ایک وجہ تو یہ سمجھ آتی ہے کہ ملک کے تاجر طبقے کو محض اپنے منافع سے غرض ہے جس کے لئے وہ بلیک مارکیٹنگ اور ذخیرہ اَندوزی کے ذریعے اَشیائے ضروریہ کی مصنوعی قلت پیدا کر دیتا ہے۔ وہ حکومت کی ٹیکس کولیکشن سکیم کی وجہ سے نالاں ہونے کی بنا پر حکومت سے تعاون نہیں کر رہا اور آئے روز قیمتوں میں اِضافہ کر دیتا

ہے اور پھر انتظامیہ بھی اپنا حصہ سمیٹ کر آنکھیں بند رکھتی ہے جس سے تاجر طبقہ کو اپنی من مرضی کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔

مہنگائی میں اِضافہ کی دوسری وجہ حکومت کی طرف سے آئی ایم ایف کی شرائط کے تناظر میں پٹرولیم مصنوعات' گیس اور بجلی کی قیمتوں میں آئے روز ہونے والا اِضافہ ہے۔ ظاہر ہے جب اِن متذکرہ اَشیائے ضرورت کی قیمتیں بڑھیں گی تو لامحالہ اُن کا اَثر ہر چیز پر پڑے گا جو شاید حکومت کے کنٹرول سے بھی باہر ہو۔ لیکن بدقسمتی کہ ملک کے معروضی حالات میں قومی معیشت کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لئے حکومت کو بعض نہ صرف تلخ اور سخت فیصلے کرنا پڑے بلکہ نہ چاہتے ہوئے بھی بیل آؤٹ پیکج کے لئے آئی ایم ایف سے بھی رجوع کرنا پڑا۔ نتیجتاً ملک میں مہنگائی میں کمی کی بجائے اِضافہ ہوا' اس تناظر میں حکومت کے لئے عوام کو مستقل بنیادوں پر مہنگائی سے غلو خلاصی دِلانے کی کوئی ٹھوس پالیسی وضع کرنا یقیناً جان جوکھوں کا کام ہے۔ تاہم عوام کو حکومتی مجبوریوں سے کیا لینا دینا' اُن کو اپنی زیست کے لئے روزی روٹی سے غرض ہے۔ اگر خدانخواستہ کسی کے بچے بھوک سے بلک رہے ہوں گے تو پھر وہ انتہائی اَقدام سے بھی گریز نہیں کرے گا۔

یہ بات قابل تحسین ہے کہ وزیراعظم نے معاشرے کے کمزور اور متوسط طبقات کی سہولت کے لئے چار ہزار یوٹیلٹی سٹوروں کے ذریعے عوام کو سستی اَشیاء کی فراہمی کے لئے دس اَرب روپے کی سبسڈی کی منظوری دینے کے علاوہ اور بھی کئی سستی سکیموں کی منظوری دی ہے جن سے عوام کو ریلیف ملنے کی توقع کی جارہی ہے۔ بشرطیکہ اِن سکیموں اور منصوبوں پر ان کی روح کے مطابق صحیح معنوں میں عمل بھی کیا جائے۔ لیکن اَفسوس کہ حکومتی مشینری میں آج بھی سنجیدگی کا فقدان نظر آتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ جَلالہٗ سے دُعا ہے کہ وہ اپنے پیارے حبیب نبی کریم رءُوف ورحیم ﷺ کے صدقے پیارے وطن کو مصائب والام سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین!

اپنے پیاروں کے ایصال ثواب کے لئے اِس کارِ خیر میں حصہ لیں

فلاحِ انسانیت کیلئے 2 عدد نئی ایمبولینس درکار ہیں

نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب و انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب 1992ء سے عوام الناس کی فلاح و بہبود اور تبلیغ دین کی اشاعت میں خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ اسی سلسلے میں ادارے نے عوام کی سہولت کے لئے ایمبولینس سروس کا بھی آغاز کیا ہوا ہے۔
پہلے سے چلنے والی 2 عدد ایمبولینس اب قابل استعمال نہیں رہی۔

لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے 2 عدد نئی ایمبولینس لاہور اور حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ کے لئے درکار ہیں

اُمید ہے آپ حسبِ سابق محبت اور خصوصی شفقت کو برقرار رکھتے ہوئے نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب اور انجمن اِشاعت دِین اِسلام (رجسٹرڈ) پنجاب کے ساتھ بھرپور تعاون فرمائیں گے

خیر اندیش بشیر احمد یوسفی عفی عنہ منیجنگ ڈائریکٹر نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب 0313-3333777

انجمن اکاؤنٹ نمبر: یو بی ایل بینک اکاؤنٹ ٹائٹل: انجمن اشاعت دین اسلام
05090101 4603 برانچ شادباغ لاہور

بیرون ملک سے آن لائن عطیات بھیجنے والے احباب سٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک کے اس اکاؤنٹ نمبر پر عطیات بھیجیں
IBNPK0SCBL0000001710981 01

الداعی الی الخیر: انجمن اشاعت دِین اِسلام (رجسٹرڈ) پنجاب
ہیڈ آفس جامع مسجد نگینہ' A-977 بلاک B-III گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور 28
042-36880027

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ

تفسیرِ یوسفی

خاکہ: پیرِ طریقت رہبرِ شریعت امین علم لدنی نیرِاوج شرافت زبدۃ العارفین منظورِ نظر داتا گنج بخش حضرت قبلہ علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ

خاکہ ثانی: صوفی باصفا، قطب جلی، پیرِ طریقت رہبرِ شریعت امین علم لدنی نیرِاوج شرافت زبدۃ العارفین حضرت قبلہ علامہ مولانا الحاج مُنیر احمد یوسفی (ایم۔اے) رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب: خادم دین اسلام خلیل احمد یوسفی

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین اما بعد

وَّ الۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ کِتٰبَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ وَ اُحِلَّ لَکُمۡ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمۡ اَنۡ تَبۡتَغُوۡا بِاَمۡوَالِکُمۡ مُّحۡصِنِیۡنَ غَیۡرَ مُسٰفِحِیۡنَ فَمَا اسۡتَمۡتَعۡتُمۡ بِہٖ مِنۡہُنَّ فَاٰتُوۡہُنَّ اُجُوۡرَہُنَّ فَرِیۡضَۃً وَّ لَا جُنَاحَ عَلَیۡکُمۡ فِیۡمَا تَرٰضَیۡتُمۡ بِہٖ مِنۡۢ بَعۡدِ الۡفَرِیۡضَۃِ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیۡمًا حَکِیۡمًا o وَ مَنۡ لَّمۡ یَسۡتَطِعۡ مِنۡکُمۡ طَوۡلًا اَنۡ یَّنۡکِحَ الۡمُحۡصَنٰتِ الۡمُؤۡمِنٰتِ فَمِنۡ مَّا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ مِّنۡ فَتَیٰتِکُمُ الۡمُؤۡمِنٰتِ وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ بِاِیۡمَانِکُمۡ بَعۡضُکُمۡ مِّنۡۢ بَعۡضٍ فَانۡکِحُوۡہُنَّ بِاِذۡنِ اَہۡلِہِنَّ وَ اٰتُوۡہُنَّ اُجُوۡرَہُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ مُحۡصَنٰتٍ غَیۡرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّ لَا مُتَّخِذٰتِ اَخۡدَانٍ فَاِذَاۤ اُحۡصِنَّ فَاِنۡ اَتَیۡنَ بِفَاحِشَۃٍ فَعَلَیۡہِنَّ نِصۡفُ مَا عَلَی الۡمُحۡصَنٰتِ مِنَ الۡعَذَابِ ذٰلِکَ لِمَنۡ خَشِیَ الۡعَنَتَ مِنۡکُمۡ وَ اَنۡ تَصۡبِرُوۡا خَیۡرٌ لَّکُمۡ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ o (سورۃ النسآء:25-24) ''اور حرام ہیں شوہر دار عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملک میں آ جائیں یہ اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کا نوشتہ ہے تم پر اور ان کے سوا جو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو قید لاتے نہ پانی گراتے تو جن عورتوں کو نکاح میں لانا چاہو ان کے بندھے ہوئے مہر انہیں دو' اور قرارداد کے بعد اگر تمہارے آپس میں کچھ رضامندی ہو جاوے تو اس میں گناہ نہیں بے شک اللہ (عزوجل) علم و حکمت والا ہے۔ اور تم میں بے مقدوری کے باعث جن کے نکاح میں آزاد عورتیں ایمان والیاں نہ ہوں تو ان سے نکاح کرے جو تمہارے ہاتھ کی مِلک ہیں اِیمان والی کنیزیں اور اللہ (جل جلالہٗ) تمہارے اِیمان کو خوب جانتا ہے' تم میں ایک دوسرے سے ہے تو ان سے نکاح کرو ان کے مالکوں کی اِجازت سے اور حسبِ دستور ان کے مہر انہیں دو قید میں آتیاں نہ مستی نکالتی اور نہ یار بناتی جب وہ قید میں آ جائیں پھر برا کام کریں تو ان پر اس سزا کی آدھی ہے جو آزاد عورتوں پر ہے یہ اس کے لئے جسے تم میں سے زنا کا اَندیشہ ہے' اور صبر کرنا تمہارے لئے بہتر ہے اور اللہ (عزوجل) بخشنے والا مہربان ہے''۔

وَالۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ ''اور حرام کردی گئی ہیں شوہروں والی عورتیں''۔ یعنی شوہروں والی عورتوں سے کسی دوسرے کا نکاح اس وقت تک درست نہیں جب تک اُن کے شوہر فوت نہ ہو جائیں یا طلاق نہ دے دیں اور عدتِ وفات یا عدّتِ طلاق گزر نہ جائے۔[1] شادی شدہ عورتوں کو **محصنات** کہنے کی وجہ یہ ہے کہ نکاح سے اُن کا تحفظ ہو جاتا ہے۔

حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اِس آیتِ مبارکہ کا شانِ نزول اُن مہاجر عورتوں کے متعلق ہوا جو خود بغیر شوہر کے مسلمان ہو کر ہجرت کر کے آ جاتی تھیں اور بعض مسلمان اُن سے نکاح کر لیتے تھے پھر ان کے شوہر مسلمان ہو کر ہجرت کر کے آ جاتے تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ (عزوجل) نے ایسی عورتوں سے نکاح کرنے کی اس آیت مبارکہ میں ممانعت فرما دی۔[2]

---

1. تفسیر مظہری سورۃ النسآء آیت:24' تفسیر بغوی سورۃ النسآء آیت:24۔ 2. تفسیر مظہری سورۃ النسآء آیت:24' تفسیر ثعلبی سورۃ النسآء آیت:24' تفسیر ابی سعود سورۃ النسآء آیت:24۔

میں (قاضی ثناء اللہ) کہتا ہوں اِس حدیث شریف سے مراد ہے کہ آزاد عورت اگر ہجرت کر کے آجائے اور اُس کا شوہر مسلمان ہوتو خواہ وہ دارالحرب میں ہی ہو مگر اُس عورت کا جدید نکاح جائز نہیں کیونکہ دِین دونوں کا ایک ہے اگر چہ حکماً وطنیت کا اِختلاف ہے لیکن اگر کوئی عورت مسلمان ہو کر ہجرت کر آئے اور اُس کا شوہر مسلمان نہ ہو اور دارالحرب میں موجود ہو تو ایسی عورت کا جدید نکاح درست ہے۔3

اللہ تبارک وتعالیٰ (سبحانہ وتعالیٰ) نے ارشاد مبارک فرمایا: **یٰٓاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡٓا اِذَا جَآءَکُمُ الۡمُؤۡمِنٰتُ مُھٰجِرٰتٍ فَامۡتَحِنُوۡھُنَّ ؕ اَللّٰہُ اَعۡلَمُ بِاِیۡمَانِھِنَّ فَاِنۡ عَلِمۡتُمُوۡھُنَّ مُؤۡمِنٰتٍ فَلَا تَرۡجِعُوۡھُنَّ اِلَی الۡکُفَّارِ ؕ لَا ھُنَّ حِلٌّ لَّھُمۡ وَلَا ھُمۡ یَحِلُّوۡنَ لَھُنَّ ؕ... الی قولہ. وَلَا جُنَاحَ عَلَیۡکُمۡ اَنۡ تَنۡکِحُوۡھُنَّ.** (الممتحنہ:10) ''یعنی اگر مؤمنہ عورتیں تمہارے پاس ہجرت کر کے آجائیں تو ان کی جانچ کرلو اگر جانچ کے بعد وہ مؤمنہ ثابت ہوں تو پھر کافروں کے پاس اُن کو واپس نہ بھیجو نہ وہ اُن (کافروں) کے لئے حلال ہیں نہ وہ (کافر) اُن کے لئے حلال ہیں۔۔۔ **الی قولہ** ''اور اُن سے نکاح کرنے میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہے''۔

اِمام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور صاحبین کے نزدیک دارالحرب سے نکلتے ہی مؤمنہ عورت کی اپنے کافر شوہر سے فُرقت ہو جاتی ہے کیونکہ وطنیت حقیقتاً بھی بدل جاتی ہے اور حکماً بھی۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فرقت کے بعد کوئی عدت بھی نہیں ہے لیکن صاحبین کے نزدیک عدت لازم ہے۔4

اِلَّا مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ ''مگر جو تمہاری مملوک ہو جائیں''۔ یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ میں (قاضی ثناء اللہ) کہتا ہوں ممکن ہے کہ آیتِ مبارکہ میں **محصنات** سے مراد صرف وہ آزاد عورتیں جو شوہروں والیاں ہوں۔ **کِتٰبَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ ۚ** ''اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم) نے اُن عورتوں کی حرمت کو تم پر فرض کر دیا ہے''۔

حضرت سیّدنا عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے **کِتٰبَ اللّٰہِ** کی تشریح میں حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے (یعنی) چار (عورتیں تمہارے لئے مقرر کر دی ہیں) حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ایک سے چار تک نکاح میں لانے کی اجازت دی ہے

وَاُحِلَّ لَکُمۡ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمۡ ''اور اُن مذکورہ عورتوں کے ماسوا تمہارے لئے حلال کر دیا گیا ہے''۔ حدیث اور اِجماع اور قیاس کی وجہ سے وہ عورتیں جن کی حرمت کی تشریح ہم نے پچھلے مضمون میں بیان کر دی ہے اور چار سے زیادہ عورتیں اس عمومی حکم حلت سے الگ کر لی گئی ہیں۔ **اَنۡ تَبۡتَغُوۡا بِاَمۡوَالِکُمۡ** حرام کردہ مذکورہ بالا عورتوں کے علاوہ دوسری عورتوں کو طلب کرنا مال کے ساتھ (تمہارے لئے حلال کر دیا گیا ہے) **بِاَمۡوَالِکُمۡ** سے مراد ہے مال دے کر لینا خواہ مہر دے کر یا خرید کر۔ **مُّحۡصِنِیۡنَ غَیۡرَ مُسٰفِحِیۡنَ ؕ** ''پاک دامن رہتے ہوئے بغیر ناجائز تعلق کے''۔

مُحۡصِنِیۡنَ سے مراد ہیں پاک دامن با عفت کیونکہ عفت نام ہے فاحشہ (یعنی بے حیائی اور زنا) سے شرمگاہ کو اور ملامت وعذاب سے نفس کو بچانے اور محفوظ رکھنے کا۔ **سفاح** سے مراد ہے زنا' کیونکہ **سفح** کا لغوی ترجمہ ہے بہانا۔ یعنی جوہرِ منوی کو بے فائدہ بغیر غرضِ

---

3 تفسیر مظہری سورۃ النسآء آیت: 24۔ 4 تفسیر مظہری سورۃ النسآء آیت: 24' فتح القدیر ابن ہمام کتاب النکاح باب نکاح اھل الشرک فتاویٰ قاضی خان جلد 1 ص: 180۔ 5 تفسیر مظہری سورۃ النسآء آیت: 25' تفسیر قرطبی سورۃ الحجرات آیت: 13' شعب الایمان حدیث: 4764۔ 6 تفسیر مظہری سورۃ الحجرات آیت: 14' ابن کثیر سورۃ الحجرات آیت: 13' درمنثور سورۃ الحجرات آیت: 13' مسند احمد حدیث: 17447' المعجم الکبیر للطبرانی حدیث: 814' شعب الایمان حدیث: 4782' کنز العمال حدیث: 1301' الترغیب والترہیب حدیث: 4492

نسل کے بہانا (یہ ہی زنا ہے)۔

مُحْصَنٰتٍ ''محفوظ عورتیں'' اس سے مراد ہیں آزاد عورتیں کیونکہ وہ غلامی کی ذلت سے محفوظ ہوتی ہیں۔ فَمِنْ مَّامَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ''تو وہ نکاح کرلے اس عورت سے جو تم میں سے کسی کی مملوکہ ہو'' یعنی کسی دوسرے کی باندی سے' کیونکہ اپنی باندی سے (باندی رکھتے ہوئے) تو نکاح کی ضرورت ہی نہیں اس لئے اپنی باندی سے نکاح جائز نہیں۔ مِنْ فَتَیٰتِکُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ''لیکن وہ تمہاری مسلمان باندیوں میں سے ہو (مشرکہ باندی سے نکاح درست نہیں)'' وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِکُمْ ط ''اور اللہ تبارک تعالیٰ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے'' ایمان اور اعمال کی وجہ سے ہی ایک کی دوسرے پر برتری ہوتی ہے۔ **(باندیوں سے نکاح کی صورت اب موجود نہیں)**

حضرت سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' (ابوالقاسم حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا: تمہارے یہ نسب کسی کے لئے باعث عیب نہیں تم سب حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہو۔ 5

کسی کو کسی پر کوئی فضیلت نہیں مگر دین اور تقویٰ کی وجہ سے 6 آدمی کے لئے بدزبان فحاش اور بخیل ہونا پورا پورا عیب ہے۔ یہ دونوں جملے اِس لئے فرمائے کہ لوگ باندیوں سے نکاح کرنے کو عار نہ سمجھیں بلکہ ان کو اِس طرف رغبت پیدا ہو۔ **(باندیوں سے نکاح کی صورت اَب موجود نہیں)**

غَیْرَ مُسٰفِحٰتٍ ''علی الاعلان بدکاری کرنے والیاں نہ ہوں'' وَلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ج ''نہ چھپ کر تعلقات بنانے والیاں ہوں''۔ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مُسٰفِحٰتٍ کا معنی ہے ہرجائی ہوجانا اور تعلقات بنانے والی سے مراد ہے کسی کی مخصوص داشتہ بن جانے والی' عرب کے نزدیک اول فعل حرام تھا اور دوسرا جائز۔ غَیْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ۔ مُحْصَنَات کا بیان ہے یعنی پاک دامن عورتیں وہی ہیں جن میں یہ دونوں عیب نہ ہوں۔ نکاح کو محصنات کے ساتھ مقیّد کرنے سے مراد ہے بہتر صورت کا اظہار (یعنی افضل یہ ہے کہ محصنات سے نکاح کرو اگرچہ زانیہ سے بھی نکاح درست ہے مگر عادتِ بد اَثر دِکھاتی ہے) یہ قول امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

فَعَلَیْھِنَّ نِصْفُ مَاعَلَی الْمُحْصَنٰتِ ''غیرشادی شدہ آزاد عورت سے آدھی سزا ان باندیوں کو دی جائے'' اس جگہ اَلْمُحْصَنَاتِ سے مراد ہیں آزاد غیر شادی شدہ عورتیں۔ کیونکہ شوہر والی آزاد عورتوں کے فعلِ زنا کی سزا سنگسار کردینا ہے اور سنگساری کی سزا کی تنصیف ممکن نہیں اور آزاد غیر شادی شدہ عورت کی زنا کے جرم میں سزا ہے 100 کوڑے لہٰذا باندی کو اِس کا نصف یعنی 50 کوڑے مارے جائیں گے۔ مِنَ الْعَذَابِ ط یعنی حدِ شرعی (کا نصف)۔

وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ o اور اللہ تبارک تعالیٰ معاف فرمانے والا ہے اور رحمت والا ہے۔

نوٹ:۔ (اِس آیت مبارکہ میں مہر کے مسائل ہیں جو اگلے شمارے میں آجائیں گے)

ماہنامہ سیدھا راستہ لاہور کے مستقل ممبران اپنا نام مکمل ایڈریس اور فون نمبر کے ساتھ اِس نمبر پر واٹس ایپ یا میسج فرمادیں 0300-4274936

اَفضل کیا کیا اور کون کون؟

ازقلم: پیرطریقت، رہبرشریعت، صوفی باصفا قبلہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ
ترتیب: خلیل احمد یوسفی عفی عنہٗ

بدر والے فرشتے اَفضل:

حضرت سیّدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **جَآءَ جِبْرِیْلُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعُدُّوْنَ اَھْلَ بَدْرٍ فِیْکُمْ قَالَ مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِیْنَ اَوْ کَلِمَۃً نَحْوَھَا قَالَ وَکَذٰلِکَ مَنْ شَھِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَآئِکَۃِ** [1] "(حضرت سیّدنا) جبریل (علیہ السلام) خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئے تو اُنہوں نے عرض کیا' آپ اہل بدر کو اپنے ہاں کس درجہ میں شمار کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں میں سے سب سے اَفضل۔ یا آپ ﷺ نے اِسی طرح کی بات فرمائی۔ انہوں (حضرت سیّدنا جبریل علیہ السلام) نے فرمایا: اِسی طرح جو فرشتے بدر میں شریک ہوئے اُن کا بھی درجہ بلند ہے"۔

بھائی کی رائے اَفضل:

حضرت سیّدنا جبلہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: **قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِبْعَثْ مَعِیَ اَخِیْ زَیْدًا قَالَ ھُوَ ذَا فَاِنِ انْطَلَقَ مَعَکَ لَمْ اَمْنَعْہُ قَالَ زَیْدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاللّٰہِ لَا اَخْتَارُ عَلَیْکَ اَحَدًا قَالَ فَرَاَیْتُ رَاْیَ اَخِیْ اَفْضَلَ مِنْ رَاْیِیْ** [2]

"مَیں نے (شفیع المذنبین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) میرے بھائی (حضرت سیّدنا) زید (رضی اللہ عنہ) کو میرے ساتھ بھیج دیں' آپ ﷺ نے فرمایا: وہ حاضر ہے' اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہے تو میں اُسے منع نہیں کروں گا۔ (حضرت سیّدنا) زید (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) میں آپ ﷺ پر کسی کو ترجیح نہیں دیتا۔ حضرت جبلہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے کہا' میں نے اپنے بھائی کی رائے کو اپنی رائے سے اَفضل پایا"۔

اَصحاب میں اَفضل:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں: **کُنَّا فِیْ زَمَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِاَبِیْ بَکْرٍ اَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُکُ اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نُفَاضِلُ بَیْنَھُمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ کُنَّا نَقُوْلُ وَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَیٌّ اَفْضَلُ اُمَّۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَہٗ اَبُوْ بَکْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ** [3]

"ہم (اِمام الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں (خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا) ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) کے برابر کسی کو قرار نہیں دیتے تھے' پھر (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر (بن خطاب رضی اللہ عنہ) اور پھر (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عثمان (غنی رضی اللہ عنہ) پھر ہم (حبیب کبریاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے صحابہ (کرام رضی اللہ عنہم کی باہم فضیلت کی بحث) کو ترک کر دیتے تھے اور ہم اُن میں سے کسی ایک کو دوسرے پر فضیلت

[1] مشکوٰۃ حدیث 6226' ابن کثیر سورۃ الانفال آیت 9' بخاری حدیث 3992۔ [2] مشکوٰۃ حدیث 6174' المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 2192' مستدرک حدیث 4948' شعب الایمان حدیث 1321' کنز العمال حدیث 37665' جمع الجوامع حدیث 172۔ [3] مشکوٰۃ حدیث 6025' سنن ابوداؤد حدیث 4628' تفسیر ابن کثیر سورۃ النور آیت 55' تفسیر قرطبی سورۃ النحل آیت 14' مسند احمد حدیث 4626' بخاری حدیث 5528۔

نہیں دیتے تھے۔ اور ابوداؤد کی روایت ہے: ہم (نبی رحمت حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں کہا کرتے تھے کہ (سرکارِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی اُمت میں آپ ﷺ کے بعد سب سے اَفضل (خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا) ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) ہیں، پھر (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر (بن خطاب رضی اللہ عنہ) ہیں اور پھر (حضرت سیّدنا) عثمان (بن عفان رضی اللہ عنہ) ہیں''۔

جنت کے بازار:

حضرت سیّدنا سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، مَیں حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملا تو اُنہوں نے فرمایا: ''مَیں اللہ (تبارک وتعالیٰ عزوجل) سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ (بازارِ مدینہ منورہ کی طرح) مجھ کو اور آپ کو جنت کے بازار میں اکٹھا فرمائے، (حضرت سیّدنا) سعید (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: کیا وہاں بازار ہو گا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! (سیّد کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: جب جنت والے اُس (جنت) میں داخل ہو جائیں گے تو وہ اپنے اَعمال کے حساب سے وہاں قیام کریں گے، پھر دُنیا کے اَیّام سے جمعۃ المبارک کے دن کی مقدار کے مطابق انہیں اِجازت دی جائے گی تو وہ اپنے رب (جل جلالہ) کی زیارت کریں گے اور وہ اُن کے لئے اپنا عرش ظاہر فرمائے گا، وہ (ان کا رب سبحانہ وتعالیٰ) اُن کی خاطر جنت کے باغوں میں سے ایک باغیچے میں تجلی فرمائے گا، اُن کے لئے نور کے موتیوں کے، یاقوت کے، زمرد کے، سونے کے اور چاندی کے منبر لگائے جائیں گے، اُن میں سے اَدنیٰ درجے کا شخص اور اُن میں سے کوئی بھی ادنیٰ درجے کا نہیں ہوگا، کستوری اور کافور کے ٹیلوں پر ہوگا، اور وہ یہ محسوس نہیں کریں گے کہ کرسیوں والے نشست و برخواست میں اِن سے اَفضل ہیں۔ (حضرت سیّدنا) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) بیان فرماتے ہیں، مَیں نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) کیا ہم اپنے رب (عزوجل) کو دیکھیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! کیا تم سورج دیکھنے میں اور چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا، نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح تم اپنے رب (جل جلالہ) کو دیکھنے میں شک نہیں کرو گے اور اُس مجلس میں موجود ہر شخص سے اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کسی ترجمان کے بغیر) مخاطب ہوگا، حتی کہ وہ اُن میں سے ایک آدمی سے فرمائے گا، اے فلاں بن فلاں! کیا تجھے فلاں دن یاد ہے تو نے یہ اور یہ کہا تھا، وہ دُنیا میں اُس کی بعض نافرمانیاں اور عہد شکنیاں اُسے یاد کرائے گا تو وہ عرض کرے گا، یااللہ (جَلَّ جلالُک!) کیا تو نے مجھے بخش نہیں دیا تھا؟ وہ فرمائے گا، کیوں نہیں، ہاں! میری مغفرت کی وسعت کی بدولت ہی تو اپنے اِس مقام کو پہنچا ہے، وہ اسی اثنا میں ہوں گے تو بادل کا ایک ٹکڑا اُوپر سے انہیں ڈھانپ لے گا، وہ اُن پر خوشگوار بارش برسائے گا، اور انہوں نے اِس جیسی خوشبو کسی چیز میں نہیں پائی ہوگی، ہمارا رب (عزوجل) فرمائے گا، میں نے تمہارے اعزاز و اکرام کی خاطر جو تیار کر رکھا ہے، تم اُس کا قصد کرو اور (وہاں سے) جو تم چاہو، وہ لے لو، ہم ایک بازار میں جائیں گے، اسے فرشتوں نے گھیر رکھا ہوگا، اس میں اَیسی اَیسی چیزیں ہوں گی جنہیں آنکھوں نے دیکھا ہوگا نہ کانوں نے سنا ہوگا اور نہ ہی دِلوں میں اُن کا خیال آیا ہوگا، ہم جو چاہیں گے وہ ہمارے لئے لایا جائے گا، وہاں خرید و فروخت نہیں ہو گی، اور اُس بازار میں، جنت والے ایک دوسرے کو ملیں گے۔ فرمایا: بلند منزلوں والا آدمی توجہ کرے گا تو وہ اپنے سے کم تر سے، حالانکہ ان میں سے کوئی بھی کم تر نہیں، ملاقات کرے گا تو وہ اس کے لباس کو دیکھے گا تو وہ اسے تعجب میں ڈال دے گا، اس کی بات ختم نہیں ہوگی حتی کہ اسے خیال آئے گا کہ اس پر جو (لباس) ہے وہ اس (لباس) سے بہتر ہے اور یہ اس لئے ہے کہ کسی کے لئے مناسب نہیں کہ وہ اس (جنت) میں غمگین ہو، پھر ہم اپنے گھروں کو واپس آئیں گے تو ہماری اَزواج ہم سے ملاقات کریں گی تو وہ کہیں گی، خوش آمدید، جب تم ہمارے پاس سے گئے تھے، تو اَب جبکہ تم ہمارے پاس آئے ہو، اس سے زیادہ خوبصورت ہو، ہم کہیں گے: آج ہم نے اپنے رب جبار کے سامنے ہم نشینی اِختیار کی تو ہم پر لازم تھا کہ ہم اِسی

حالت میں واپس آتے جس حالت میں ہم واپس آئے ہیں''۔ [4]

اَفضل مومن کس عمل سے؟

حضرت سیّدنا عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اِنَّ نَفَرًا مِّنْ بَنِیْ عُذْرَۃَ ثَلَاثَۃً اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّکْفِیْنِیْہِمْ؟ قَالَ طَلْحَۃُ اَنَا فَکَانُوْا عِنْدَہٗ فَبَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِیْہِ اَحَدُہُمْ فَاسْتُشْہِدَ ثُمَّ بَعَثَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِیْہِ الْاٰخَرُ فَاسْتُشْہِدَ ثُمَّ مَاتَ الثَّالِثُ عَلٰی فِرَاشِہٖ قَالَ قَالَ طَلْحَۃُ فَرَاَیْتُ ہٰؤُلَآءِ الثَّلَاثَۃَ فِی الْجَنَّۃِ وَرَاَیْتُ الْمَیِّتَ عَلٰی فِرَاشِہٖ اَمَامَہُمْ وَالَّذِی اسْتُشْہِدَ آخِرًا یَلِیْہِ وَاَوَّلَہُمْ یَلِیْہِ فَدَخَلَنِیْ مِنْ ذٰلِکَ فَذَکَرْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَمَا اَنْکَرْتَ مِنْ ذٰلِکَ؟ لَیْسَ اَحَدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ مُّؤْمِنٍ یُّعَمَّرُ فِی الْاِسْلَامِ لِتَسْبِیْحِہٖ وَتَکْبِیْرِہٖ وَتَہْلِیْلِہٖ [5] ''بنو عذرہ کے تین آدمی (سرورِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئے اور اُنہوں نے اِسلام قبول کرلیا، (سرورِ کون و مکاں حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون ہے جو ان کے (کھانے پینے کی) مجھ سے ذمہ داری اُٹھالے؟ (حضرت سیّدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا، میں، چنانچہ وہ (تینوں) انہیں کے پاس تھے کہ (سرورِ کونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ کیا تو ان میں سے ایک اس لشکر کے ساتھ ہوگیا اور وہ شہید ہوگیا، پھر آپ ﷺ نے ایک لشکر روانہ کیا تو دوسرا شخص اُس کے ساتھ گیا تو وہ بھی شہید ہوگیا، پھر تیسرا شخص اپنے بستر پر فوت ہوگیا، راوی بیان فرماتے ہیں، (حضرت سیّدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: میں نے (خواب میں) تینوں کو جنت میں دیکھا اور بستر پر وفات پانے والے کو اُن کے آگے دیکھا، جو بعد میں شہید ہوا تھا وہ اس کے ساتھ تھا جبکہ پہلے شہید ہونے والا شخص اس دوسرے (شہید) کے ساتھ تھا، چنانچہ اس سے مجھے اَشکال پیدا ہوا تو میں نے (سیّد کونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ سے اِس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم کو اِس سے کون سی چیز عجیب لگی؟ اللہ (جل جلالہ) کے ہاں اُس مومن سے اَفضل کوئی شخص نہیں جسے اِسلام میں اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کی تسبیح وتکبیر اور تہلیل لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے کے لئے طویل عمر دی جائے''۔

اَفضل درجہ:

حضرت سیّدنا ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، مَیں نے سیّد الکونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ثَلَاثٌ اُقْسِمُ عَلَیْہِنَّ وَاُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا فَاحْفَظُوْہُ فَاَمَّا الَّذِیْ اُقْسِمُ عَلَیْہِنَّ فَاِنَّہٗ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِّنْ صَدَقَۃٍ وَّلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَّظْلِمَۃً صَبَرَ عَلَیْہَا اِلَّا زَادَہُ اللّٰہُ بِہَا عِزًّا وَّلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْاَلَۃٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ بَابَ فَقْرٍ وَاَمَّا الَّذِیْ اُحَدِّثُکُمْ فَاحْفَظُوْہُ فَقَالَ اِنَّمَا الدُّنْیَا لِاَرْبَعَۃِ نَفَرٍ عَبْدٌ رَّزَقَہُ اللّٰہُ مَالًا وَّعِلْمًا فَہُوَ یَتَّقِیْ فِیْہِ رَبَّہٗ وَیَصِلُ رَحِمَہٗ وَیَعْمَلُ لِلّٰہِ فِیْہِ بِحَقِّہٖ فَہٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٌ رَّزَقَہُ اللّٰہُ عِلْمًا وَّلَمْ یَرْزُقْہُ مَالًا فَہُوَ صَادِقُ النِّیَّۃِ وَیَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِیْ مَالًا لَّعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَاَجْرُہُمَا سَوَاءٌ وَّعَبْدٌ رَّزَقَہُ اللّٰہُ مَالًا وَّلَمْ یَرْزُقْہُ عِلْمًا فَہُوَ یَتَخَبَّطُ فِیْ مَالِہٖ بِغَیْرِ عِلْمٍ لَّا یَتَّقِیْ فِیْہِ رَبَّہٗ وَلَا یَصِلُ فِیْہِ رَحِمَہٗ وَلَا یَعْمَلُ فِیْہِ بِحَقٍّ فَہٰذَا بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٌ لَّمْ یَرْزُقْہُ اللّٰہُ مَالًا

---

[4] مشکوٰۃ حدیث 5647، روح البیان سورۂ غافر آیت 40، سنن ابن ماجہ حدیث 4336، ترمذی حدیث 2549۔ [5] مشکوٰۃ حدیث 5293، مسند احمد حدیث 1401، کنز العمال حدیث 42637-42655، مجمع الزوائد حدیث 17554، تلخیص الحبیر حدیث 762، الجامع الصغیر حدیث 9502، الجمع الجوامع حدیث 1118، الترغیب والترہیب حدیث 49۔

وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ نِيَّتُهُ وَ وِزْرُهُمَا سَوَاءٌ 6

''تین خصلتیں ہیں، میں اُن پر قسم اُٹھاتا ہوں اور میں تمہیں ایک حدیث شریف بیان کرتا ہوں، تم اُسے یاد کرلو۔ وہ چیزیں جن پر میں قسم اُٹھاتا ہوں یہ ہیں: (1) صدقہ کرنے سے اِنسان کا مال کم نہیں ہوتا، (2) جس اِنسان کی حق تلفی کی جائے اور وہ اِس پر صبر کرے تو اُس کے بدلے میں اللہ (عزوجل) اُس کی عزت میں اضافہ فرماتا ہے اور (3) اِنسان جب کسی سے سوال کرتا ہے تو اللہ (جل جلالہ) اُسے فقر میں مبتلا کر دیتا ہے، رہی وہ بات جو میں تمہیں بتانے جا رہا ہوں اُس کو خوب یاد رکھنا۔ پس فرمایا: دُنیا چار قسم کے لوگوں کے لئے ہے: (1) ایک وہ اِنسان جسے اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) نے مال اور علم عطا کیا ہو اور وہ اس (علم) کے بارے میں اپنے رب (عزوجل) سے ڈرتا ہو، صلہ رحمی کرتا ہو اور وہ اس (علم) کے مطابق اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کی خاطر عمل کرتا ہو، یہ سب سے اَفضل درجہ ہے۔ (2) وہ اِنسان جسے اللہ (جل جلالہ) نے علم دیا ہو لیکن اُسے رزق نہ دیا ہو اور وہ نیت کا اَچھا ہے، وہ کہتا ہے: اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں (مالدار) شخص کی طرح خرچ کرتا، اِن دونوں کے لئے اَجر برابر ہے اور (3) وہ اِنسان جسے اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) نے مال عطا کیا لیکن علم نہیں دیا تو وہ علم کے بغیر اپنے مال کی وجہ سے بے راہ روی کا شکار ہو جاتا ہے اور وہ نہ تو اپنے رب سے ڈرتا ہے اور نہ صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ ہی اسے حق کے مطابق خرچ کرتا ہے، یہ شخص اِنتہائی برے درجے پر ہے اور (4) وہ اِنسان جسے اللہ (عزوجل) نے مال دیا نہ علم، وہ کہتا ہے: اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں شخص کی طرح عمل (یعنی خرچ) کرتا، وہ صرف نیت ہی کرتا ہے جبکہ دونوں کا گناہ برابر ہے''۔

مجھے دین اِسلام سے پیار ہے

6 مشکوٰۃ حدیث 5287، ابن کثیر مقدمہ، تفسیر در منثور سورۃ البقرۃ حدیث 2730، روح البیان سورۃ القصص آیت 82، تفسیر قرطبی سورۂ نساء آیت 32، شرح السنۃ للبغوی حدیث 4097، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 868، کنز العمال حدیث 6189۔

محمد سعید بٹ

بٹ
انجینئرنگ ورکس

042-7283115
042-7282726

مینوفیکچرز: ہر قسم کی گاڑیوں کے پٹہ کمانی تیار کیے جاتے ہیں

نور روڈ نزد گرڈ اسٹیشن (المشہور سلور والی فیکٹری) بادامی باغ لاہور

تین کی برکات

ازقلم: پیرطریقت، رہبرشریعت صوفی باصفا الحاج قبلہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب: مفتی خلیل احمد یوسفی عفی عنہ

سواری پر بیٹھ کر تین بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سرورِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ جب سفر پر روانہ ہونے کے لئے اُونٹ پر بیٹھتے تو تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ فرماتے، پھر دُعائیں اَدا فرماتے: سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَ اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ o اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِ لَنَا بُعْدَهٗ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَ اِذَا رَجَعَ قَالَھُنَّ وَزَادَ فِیْھِنَّ: آیِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ [1] ”پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اِسے مسخر فرما دیا جبکہ ہم اِس پر طاقت وقدرت نہیں رکھتے تھے۔ اے اللہ تبارک وتعالیٰ (جَلَّ جَلا لُک!) ہم اِس سفر میں تجھ سے نیکی و تقویٰ اور اَیسے عمل کا سوال کرتے ہیں جسے تو پسند فرمائے، اے اللہ تبارک وتعالیٰ (جَلَّ جَلا لُک!) یہ سفر ہم پر آسان فرما دے اور اِس کی دُوری (لمبی مسافت کو ہمارے لئے) لپیٹ (کر قریب کر) دے، اے اللہ تبارک وتعالیٰ (جَلَّ جَلا لُک!) اِس سفر میں تو ہی ہمارا ساتھی ہے اور گھر میں نائب ہے، اے اللہ تبارک وتعالیٰ (سبحانہ وتعالیٰ) میں سفر کی شدت ومشقت، تکلیف دہ منظر اور اہل ومال میں بُری واپسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اور جب آپ ﷺ واپس تشریف لاتے تو یہی دُعا پڑھتے اور اِس کے ساتھ یہ اِضافہ فرماتے: واپس لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں“۔

نوٹ: تین بار تکبیر کہنے کی حکمت سواری مقام علُوّ پر ہوتی ہے تو کسرِ نفسی کرتے ہوئے کہا سواری جتنی مرضی بلند ہو ساری بلندیوں کا مالک اللہ تبارک وتعالیٰ (عزوجل) ہے تاکہ تکبر ختم ہو جائے اور جب اترے تو سُبْحَانَ اللّٰہِ کہے، اترنا تنزلی ہے تو پکارے اللہ تبارک وتعالیٰ (سبحانہ وتعالیٰ) تنزلی سے پاک ہے۔

ہر بلند جگہ پر تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، جب سرورِ کون ومکاں حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کسی غزوہ، حج یا عمرہ سے واپس تشریف لاتے تو ہر بلند جگہ پر تین مرتبہ فرماتے اَللّٰہُ اَکْبَرُ بعدازیں اِن اَلفاظ سے اُمّت کی تعلیم کے لئے شکریہ فرماتے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ آیِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰہُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ [2] ”اللہ تبارک وتعالیٰ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کے لئے بادشاہت ہے اور اُسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے، اپنے رب تبارک وتعالیٰ کی حمد بیان کرنے والے ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ (سبحانہ وتعالیٰ) نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا۔ اپنے

[1] مشکوٰۃ حدیث: 2420، مسلم حدیث: 3275، ابوداوٗد حدیث: 2602، مرقاۃ جلد5 ص 330، شرح السنۃ للبغوی حدیث: 1344۔ [2] مشکوٰۃ حدیث: 2425، بخاری حدیث: 1792، مسلم حدیث: 3228، سنن ابی داوٗد حدیث: 2770، السنن الکبریٰ للبیھقی حدیث: 10364، شرح السنۃ للبغوی حدیث: 1351، صحیح بخاری حدیث: 6385، 1797، کنزالعمال حدیث: 18154۔

بندے کی نصرت فرمائی اور اُس اَکیلے نے لشکروں کو شکست دی''۔

چاند نکلنے پر تین بار دُعا:

حضرت سیّدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' اُنہیں یہ خبر پہنچی ہے کہ سیّد العالمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاند دیکھتے تو تین مرتبہ فرماتے: هِلَالُ خَيْرٍ وَّ رُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَّ رُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ آمَنْتُ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَآءَ بِشَهْرٍ كَذَا [3] ''خیر و بھلائی کے چاند' خیر و بھلائی کے چاند' خیر و بھلائی کے چاند! میں اُس ذات پر اِیمان لایا جس نے مجھے پیدا فرمایا۔ پھر فرماتے: تمام تعریفیں اللہ (جل جلالہ) کی ذات پاک کے لئے ہیں جو فلاں مہینے کو لے گیا اور فلاں مہینہ لے آیا''۔

تین مرتبہ جنت کا سوال اور دوزخ سے پناہ:

حضرت سیّدنا اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' اِمام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشادِ مبارک فرمایا: مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ: اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ: اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ [4] ''جو شخص تین مرتبہ اللہ (عزوجل) سے جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت (بارگاہِ ربّ کائنات سبحانہ وتعالیٰ میں) عرض کرتی ہے' اِلٰہی! اُسے جنت میں داخل فرما اور جو شخص تین مرتبہ دوزخ کی آگ سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم (بارگاہِ رحمت و کرم میں) عرض کرتی ہے' اے اللہ تبارک وتعالیٰ (جَلَّ جَلالُک!) اِسے دوزخ کی آگ سے پناہ عطا فرما''۔

حج کے متعلق تین بار پوچھنے والے کو جواب:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سیّد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عظیم الشان خطبہ مبارکہ سے نوازا' فرمایا: يَآ اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ: اَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ: لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ: ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوْهُ [5] ''لوگو! تم پر حج فرض کر دیا گیا ہے لہٰذا تم حج کرو۔ کسی صحابی (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) کیا ہر سال؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' حتیٰ کہ اُس نے تین مرتبہ عرض کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو (پھر ہر سال) واجب ہو جاتا' اور تم اِستطاعت نہ رکھتے۔ پھر فرمایا: جب تک میں تمہیں کوئی مسئلہ نہ بتاؤں تو مجھے چھوڑے رکھو' تم سے پہلے لوگ اپنے اَنبیاء (کرام علیہم السّلام) سے زیادہ سوال کرنے اور اُن سے اِختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے' جب میں کسی چیز کے بارے میں تمہیں حکم دوں تو مقدور بھر اُس پر عمل کرو اور جب میں کسی چیز سے تمہیں منع کروں تو اُسے چھوڑ دو''۔

---

[3] مشکوٰۃ حدیث: 2451' ابوداؤد حدیث: 5092' مرقاۃ جلد 5 ص 361' معجم الاوسط حدیث: 311' المعجم الکبیر الطبرانی حدیث: 4409' مصنف عبدالرزاق حدیث: 7353' مصنف ابن ابی شیبہ حدیث: 29749,9737' کنزالعمال حدیث: 18047,18040۔ [4] ترمذی حدیث: 2572' نسائی حدیث: 5523' مرقاۃ جلد 5 ص 384' ابن ماجہ حدیث: 4340' صحیح ابن حبان حدیث: 2433' مستدرک حاکم جلد 1 حدیث: 535' الترغیب والترہیب جلد 4 ص 451' کنزالعمال حدیث: 3219' روح البیان سورۃ آل عمران آیت مبارکہ: 200 کے تحت' سنن نسائی حدیث: 5521' مشکوٰۃ حدیث: 2502' کنزالعمال حدیث: 3219' الجمع الجوامع حدیث: 21676,3180۔ [5] مشکوٰۃ حدیث: 2505' مسلم حدیث: 3236,1337' مرقاۃ جلد 5 ص 420' تلخیص الحبیر جلد 2 ص 220' کنزالعمال حدیث: 11823' تفسیر ابن کثیر سورۃ آل عمران آیت: 96' تفسیر قرطبی آل عمران: 96' سنن ابی داؤد حدیث: 1721' سنن ابی ماجہ حدیث: 2885' مسند احمد حدیث: 10607,7367' السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث: 8615' الترغیب والترہیب حدیث: 1047۔

تین لوگ جو اللہ جل جلالہ کے وفد میں:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں نے قائد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: وَفْدُ اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ الْغَازِئ وَالْحَاجّ وَالْمُعْتَمِرُ 6 ''تین قسم کے لوگ اللہ تبارک وتعالیٰ (عزوجل) کے وفد میں: (1) مجاہد' (2) حاجی اور (3) عمرہ کرنے والے''۔

رَمل تین چکر:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَافَ فِي الْحَجّ اَوِ الْعُمْرَةِ مَا يَقْدَمُ سَعٰى ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ وَمَشٰى اَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمّ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَة 7 ''جب (رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج یا عمرہ کا طواف ادا فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے تین چکر دَوڑ لگا کر کرتے اور چار چکر عام چال چل کر لگاتے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں (واجب الطواف مقام ابراہیم کے سامنے) ادا فرماتے اور پھر صفا' مروہ کی سعی فرماتے''۔

سر منڈوانے والے کے لئے تین بار دُعا:

حضرت سیّدنا یحییٰ بن حصین رضی اللہ عنہ اپنی دادی محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِيْنَ ثَلَاثًا وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ مَرَّةً وَّاحِدَةً 8 ''میں نے (سیّد الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر سر منڈوانے والوں کے لئے تین بار اور بال کتروانے والوں کے لئے ایک مرتبہ دُعا کرتے سنا''۔

خوشبو والا جُبّہ تین بار دھونا:

حضرت یعلیٰ بن اُمیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعِرَّانَةِ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ اَعْرَابِیٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوْقِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَهٰذِهٖ عَلَيَّ فَقَالَ: اَمَّا الطِّيْبُ الَّذِیْ بِکَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِیْ عُمْرَتِکَ كَمَا تَصْنَعُ فِیْ حَجِّکَ 9 ''ہم جعرانہ میں (نبی الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے جب ایک اَعرابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اُس نے جبہ پہن رکھا تھا اور اُس نے زعفران کی بنی ہوئی خوشبو بھی خوب لگا رکھی تھی' اُس نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور میں نے یہ (جبہ) پہن رکھا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رہی خوشبو جو تم نے لگا رکھی ہے اسے تین مرتبہ دھو دو اور رہا جبہ تو اُسے اُتار دو اور پھر اپنے عمرے میں ویسے ہی کرو جیسے تم اپنے حج میں کرتے ہو''۔

(جاری ہے)

---

6 مشکوٰۃ حدیث: 2537' البیہقی فی شعب الایمان حدیث: 4103' نسائی حدیث: 3123,2625' ابن حبان حدیث: 965' صحیح ابن خزیمہ حدیث: 2511' مستدرک حاکم جلد 1 حدیث: 441' مرقاۃ جلد 5 ص 444' درمنثور' سنن ابن ماجہ حدیث: 2893' صحیح ابن خزیمہ حدیث: 2511' صحیح ابن حبان حدیث: 3692' المستدرک حاکم حدیث: 1611' بیہقی فی شعب الایمان حدیث: 3808' مصنف عبدالرزاق حدیث: 8803' السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث: 10387' کنز العمال حدیث: 10498-11844۔ 7 مشکوٰۃ حدیث: 2564' بخاری حدیث: 1616' ابوداؤد حدیث: 1893' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 5 ص 90-85' مسلم حدیث: 3049' مرقاۃ جلد 5 ص 488' نسائی حدیث: 2941' مسند احمد جلد 2 ص 125' المستدرک حاکم حدیث: 1781' صحیح ابن حبان حدیث: 3943' شرح السنۃ للبغوی حدیث: 1899۔ 8 مشکوٰۃ حدیث نمبر 2649' مسلم حدیث نمبر 1303-3150' مرقاۃ جلد 5 ص 554' مسند احمد حدیث: 16647' مصنف ابن ابی شیبہ حدیث: 13620' السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث: 9472' الترغیب والترہیب حدیث: 18711۔ 9 مشکوٰۃ حدیث: 2680' بخاری حدیث: 1536' مسلم حدیث: 2800' مرقاۃ جلد 5 ص 581' ابوداؤد حدیث: 1819۔

اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم

ماخوذ از: یوسف مصر محبت

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ حضرت ابوطالب بن عبدالمطلب کے بیٹے ہیں۔ آپ کے والدِ گرامی جناب ابوطالب نے آپ کا نام علی رکھا۔ آپ کا نام علی بھی ہے اور حیدر بھی۔ حیدر کے معنی ہیں شیر۔ آپ کی والدہ نے اپنے والد کے نام پر کرار رکھا۔ کرار کے معنی ہیں پلٹ پلٹ کر حملہ کرنے والا۔ کرار آپ کا لقب ہے۔ حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اَسَدُ اللّٰہ کا خطاب عطا فرمایا۔ آپ کی کنیت ابو تراب اور ابوالحسن رضی اللہ عنہ ہے۔ اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سگے چچا کے بیٹے ہیں۔ آپ کی والدہ محترمہ کا نام سیّدہ فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ہے، جو اسد بن ہاشم کی بیٹی ہیں۔ آپ کی والدہ محترمہ پہلی ہاشمی خاتون ہیں جنہوں نے اِسلام قبول کیا اور ہجرت فرمائی۔ 1 حضرت سیّدہ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: **کَانَتْ اُمِّیْ بَعْدَ اُمِّیَ الَّتِیْ وَلَدَتْنِیْ** ''وہ میری ماں محترمہ ہیں بعد اُس والدہ محترمہ کے جس نے مجھے جنم دیا ہے''۔ 2

اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ 3 آپ قدیم الاسلام ہیں اور اِسلام لانے والے پہلے لوگوں میں شمار ہوتے ہیں اور بچوں میں سب سے اَوّل اِسلام لائے۔ حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس، حضرت سیّدنا انس، حضرت سیّدنا زید بن ارقم، حضرت سیّدنا سلمان فارسی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت اِس بات پر متفق ہے کہ سب سے پہلے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم ایمان لائے۔ شاہ ولی اللہ صاحب علیہ الرحمہ لکھتے ہیں، اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد آپ اِسلام لائے۔

اَوّل اِسلام لانے والوں کی ترتیب بایں اَنداز کی جاسکتی ہے:۔

(1) خواتین میں سب سے پہلے (اُمّ المؤمنین) حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (زوجہ مطہرہ)۔ (2) بچوں میں سب سے پہلے اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم۔ (چچا کے بیٹے) (3) بڑوں میں سب سے پہلے اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ (دوست وسُسر) (4) غلاموں میں حضرت زید رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت اُمّ اَیمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ یہ تطبیق وترتیب سب سے پہلے سراج الاُمّہ کاشف الغُمّہ اِمام الائمہ امام اعظم حضرت سیّدنا اِمام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کی۔ 4

وَ اَخْرَجَ اَبُوْ یَعْلٰی عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ **قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ** صلی اللہ علیہ وسلم **یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَ اَسْلَمْتُ یَوْمَ الثُّلَاثَآءِ** 5 ''(حضرت) ابویعلی (رضی اللہ عنہ) خود اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں، کہ شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیر کے دن اِظہارِ نبوت فرمایا اور میں منگل کو مسلمان ہوا''۔ جس وقت آپ اِسلام لائے آپ کی عمر شریف دس سال تھی۔ بلکہ بقولِ بعض نو سال اور بعض آٹھ سال اور کچھ اِس سے بھی کم بتاتے ہیں۔

حضرت حسن بن زید بن حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، **وَلَمْ یَعْبُدِ الْاَوْثَانَ قَطُّ لِصِغَرِہٖ** ''آپ نے چھوٹی عمر میں بھی کبھی بت پرستی نہیں کی''۔ 6

حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی کفالت فرمائی:

اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت یہ بھی ہوئی، جو اللہ (جل جلالہ) نے اُن کے حصّہ میں رکھی تھی اور اِس ذریعہ سے اُن کے

1 ازالۃ الخفاء جلد 4 ص 406 مترجم۔ 2 تاریخ الخلفاء ص 132۔ 3 ابن ماجہ ص 13، ترمذی حدیث نمبر 3747، ابوداؤد حدیث نمبر 4650، شرح السنۃ جلد 7 ص 212، مسند احمد جلد 1 ص 188-187، حلیۃ الاولیاء جلد 1 ص 95، مشکوٰۃ ص 566، تاریخ الخلفاء ص 132۔ 4 تاریخ الخلفاء ص 26۔ 5 تاریخ الخلفاء ص 132۔ 6 تاریخ الخلفاء ص 132۔

ساتھ خیر کا ارادہ فرمایا تھا جب اُنہیں خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی کفالت نصیب ہوئی کہ قریش پر ایک دفعہ شدید خشک سالی کا وقت آیا۔ جناب حضرت ابوطالب کی بہت اَولاد تھی تو حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا (جو کہ بنی ہاشم میں سب سے زیادہ مالی لحاظ سے وسعت والے تھے) کہ یَا عَبَّاسُ اِنَّ اَخَاکَ اَبَا طَالِبٍ کَثِیْرُ الْعِیَالِ وَ قَدْ اَصَابَ النَّاسَ مَاتَرٰی مِنْ ھٰذِہِ الْاَزِمَّۃِ فَانْطَلِقْ بِنَا اِلَیْہِ لِنُخَفِّفَ مِنْ عِیَالِہٖ اٰخُذُ مِنْ بَیْتِہٖ رَجُلًا وَّ تَاْخُذُ اَنْتَ رَجُلًا فَنَکْفِیْھِمَا عَنْہُ 7

''اے عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنک)! آپ کے بھائی (جناب) ابوطالب کثیر العیال ہیں اور لوگوں پر جو یہ بَلا خشک سالی کی آ پڑی ہے وہ آپ دیکھ رہے ہیں تو آئیں ہم اُن کے پاس چلیں، اُن کے اُوپر سے اُن کے کنبہ کا کچھ بوجھ ہلکا کریں۔ اُن کے گھر سے ایک آدمی کو میں لے لوں اور ایک کو آپ لے لیں تو ہم اُن کی طرف سے اُن دو کا خرچ خود برداشت کریں''۔ حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا بہت اَچھا تو دونوں جناب ابوطالب سے ملے اور اُن سے فرمایا کہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ پر سے آپ کے کنبے کے خرچ کا بوجھ ہلکا کریں یہاں تک کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اِس تنگی کو دُور فرمائے جس میں آپ مبتلا ہیں تو اِن دونوں سے جناب ابوطالب نے کہا کہ اِس صورت میں تم میرے پاس عقیل کو چھوڑ دو (اور ابنِ ہشام نے کہا عقیل اور طالب کو چھوڑ دو) اِس کے بعد جو تم چاہو تو خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو لے لیا اور اُن کو اپنے سینہ سے لگالیا اور حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہ کو لے لیا اور اپنے سینے سے لگالیا۔

مومن اور منافق کی پہچان:

(1) اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، مجھے نبی اُمی ﷺ نے اِرشاد مبارک فرمایا ''جو تجھ سے محبت کرے گا وہ مومن ہوگا اور جو تجھ سے بُغض رکھے گا وہ منافق ہوگا''۔ 8

(2) حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ''ہم لوگ اَنصار سے تعلق رکھتے ہیں اور ہم منافقین کو پہچانتے ہیں کہ وہ (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) علی (کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم) سے بُغض یعنی عداوت رکھتے ہیں''۔ 9

(3) اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے ''کوئی منافق (حضرت) علی (رضی اللہ عنہ) کو دوست نہیں رکھتا اور کوئی مومن (حضرت) علی (رضی اللہ عنہ) سے دشمنی نہیں رکھتا''۔ 10

(4) اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی سے روایت ہے، فرماتی ہیں، سیّد الثقلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے (حضرت سیّدنا) علی (رضی اللہ عنہ) کو بُرا کہا اُس نے مجھے برا کہا''۔ 11 (نعوذ باللہ)

(5) اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا ''تم میں (حضرت) عیسیٰ علیہ السلام (روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام) کی مثال ہے۔ جن سے یہود نے بُغض رکھا، یہاں تک کہ اُن کی والدہ (ماجدہ سیّدہ صدیقہ حضرت بی بی مریم سلام اللہ تعالیٰ علیہا) پر تہمت لگائی اور عیسائیوں نے محبت کی اور محبت میں غلو کیا یہاں تک کہ اُس درجہ کو پہنچا دیا جو اُن کا نہ تھا۔ (یعنی بعض نے آپ کو اِلٰہ کہہ دیا اور بعض نے اللہ جل جلالہ کا بیٹا کہا اور بعض نے تیسرا اِلٰہ بنا دیا)۔ پھر اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے معاملہ میں بھی دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے۔ محبت سے اِفراط کرنے والے مجھے اُن صفات سے بڑھائیں گے جو مجھ میں نہیں ہیں اور بعض بُغض کرنے والے جن کا بُغض اِس پر اُبھارے گا کہ مجھے بہتان لگائیں گے۔ 12

(اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے اِس فرمان میں محبت کو

7 ازالۃ الخفاء جلد 4 ص 406۔ 8 ترمذی جلد 2 ص 214، مجمع الزوائد جلد 9 ص 133، شرح السنۃ جلد 14 ص 114، ابن ماجہ ص 12، نسائی جلد 8 ص 116۔ 9 ترمذی جلد 2 ص 213۔ 10 ترمذی جلد 2 ص 213۔ 11 مسند احمد، مشکوٰۃ۔ 12 مسند احمد جلد 1 ص 160، مشکوٰۃ ص 565۔

اِفراط سے مقید کیا کیونکہ اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی محبت اَصلِ اِیمان ہے۔ ہاں محبت میں ناجائز اِفراط بُرا ہے۔ مگر عداوتِ علی رضی اللہ عنہ اَصل ہی سے حرام ہے بلکہ کفر بھی ہے)۔

(6) حضرت سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''ہم منافقین کو نہیں پہچانتے تھے مگر اللہ عزوجل اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب سے اور نماز میں پیچھے رہ جانے سے اور اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بُغض سے''۔ 13

حضرت علی مولیٰ رضی اللہ عنہ:

حضرت سلمہ بن کہیل رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوطفیل رحمۃ اللہ علیہ سے سنا' وہ روایت کرتے ہیں' حضرت سیّدنا ابوسریحہ یا سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا' یہ ناموں کا شبہ حضرت سیّدنا شعبہ رضی اللہ عنہ کو ہے' فرماتے ہیں: نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشادِ عظیم ہے: **مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَّوْلَاهُ** ''جس کا میں دوست ہوں اُس کے (حضرت سیّدنا) علی (کرم اللہ وجہہ الکریم) دوست ہیں''۔ 14

ہر مومن مرد اور عورت کے مولیٰ:

حضرت سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' جب شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غدیرِ خم (خم کے تالاب) پر اُترے (غدیر بمعنی تالاب خم ایک جگہ ہے جحفہ منزل سے تین میل دُور۔ یہ واقعہ حجۃ الوداع سے واپسی پر ہوا بعض لوگ سمجھے کہ یہ واقعہ حج کو جاتے ہوئے ہوا حالانکہ اُس وقت (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) علی (رضی اللہ عنہ) یمن میں تھے' وہاں موجود نہ تھے۔ اِس وَہم سے اُنہوں نے کہا کہ یہ حدیث صحیح نہیں مگر یہ اُن کی غلط فہمی ہے' واپسی پر یہ واقعہ ہوا' اُس وقت اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) علی (رضی اللہ عنہ) کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ میں مومنوں سے اُن کی جانوں سے زیادہ قریب ہوں؟ سب نے عرض کیا جی ہاں! (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) پھر فرمایا: **اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَّوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَّالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ** ''اے اللہ (جَلَّ جَلا لُک)! جس کا میں مولا ہوں اُس کے علی مولا ہیں۔ اے اللہ (جَلَّ جَلا لُک)! جو اِس سے محبت کرے تو اُس سے محبت فرما اور جو اِس سے دشمنی کرے تو اُس کا دشمن رہ)۔ پھر (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) علی (رضی اللہ عنہ) سے اِس کے بعد (امیر المؤمنین مرادِ مصطفیٰ خلیفۂ ثانی حضرت سیّدنا) عمر (فاروق رضی اللہ عنہ) ملے' کہنے لگے' اے (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنک) ابوطالب کے بیٹے آپ کو مبارک ہو آپ نے اِس طرح صبح سویرا پایا کہ آپ ہر مومن مرد اور مومنہ عورت کے مولیٰ ہو۔ 15

تعلقِ مواخات:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں' (ہجرت کے بعد مدینہ شریف میں) حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ایک دوسرے کا بھائی چارہ کروا دیا۔ اِتنے میں اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم حاضر ہوئے اُن کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ اُنہوں نے حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بھائی چارہ کروا دیا لیکن میرے اور کسی اور کے درمیان بھائی چارہ نہیں کروایا تو حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ** 16 ''تم دُنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو''۔ 17

حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا ہارون علیہ السلام:

حضرت سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' خاتم

13 ازالۃ الخفاء جلد 4 ص 451۔ 14 ترمذی جلد 2 ص 212' مسند احمد جلد 1 ص 118-84' ابن ماجہ ص 12' مستدرک حاکم جلد 3 ص 110' مجمع الزوائد جلد 7 ص 17' مشکوٰۃ ص 564۔ 15 مشکوٰۃ ص 565' مسند احمد جلد 5 ص 370' ابن ماجہ ص 12' مستدرک حاکم جلد 3 ص 116' مجمع الزوائد جلد 9 ص 107-106' البدایہ والنہایہ جلد 5 ص 212-211۔ 16 ترمذی جلد 2 ص 213' مشکوٰۃ ص 564' مستدرک حاکم جلد 3 ص 14' البدایہ والنہایہ جلد 7 ص 336۔ 17 مسلم جلد 1 ص 387' مشکوٰۃ ص 563' ابن ماجہ ص 12' مسند احمد جلد 1 ص 179' مجمع الزوائد جلد 9 ص 109' قرطبی جلد 1 جز 1 ص 266۔

النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو فرمایا: ''تم مجھ سے اُس درجہ میں ہو جو (حضرت) ہارون (علیہ السلام) کو (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) سے تھا لیکن بات یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے''۔18

غزوۂ تبوک اور حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ:

حضرت سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ تبوک میں جب آپ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں رہنے کا حکم فرمایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ ﷺ مجھے یہاں بچوں اور عورتوں پر اَپنا خلیفہ بنا کر چھوڑے جا رہے ہیں، دیگر مجاہدین کے ساتھ نہیں لے کر جا رہے تو حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے جواباً اِرشاد مبارک فرمایا: **اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی غَیْرَ اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ** 19 ''کیا تم اِس بات سے راضی نہیں ہو کہ میں تمہیں اِس طرح چھوڑے جاتا ہوں جس طرح (حضرت سیّدنا) موسیٰ (علیہ السلام)، (حضرت سیّدنا) ہارون (علیہ السلام) کو چھوڑ گئے تھے بس فرق صرف اِتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا''۔

اہلِ بیت:

حضرت سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، فرماتے ہیں، کہ جب یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی ... **فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَ اَبْنَآءَ کُمْ** ...... تو حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے (حضرت) علی (رضی اللہ عنہ، سیدة النساء حضرت بی بی) فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اور (سیدنا حضرت امام) حسن اور (سیدنا حضرت امام) حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو بلایا اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا **اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَآءِ اَهْلُ بَیْتِیْ** 20 ''اے اللہ (جَلَّ جلالک) یہ میرے اہل بیت ہیں''۔

اُمّ المؤمنین سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، ایک صبح حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ کالی اُون کی مخلوط چادر اَوڑھے ہوئے تھے۔ اِتنے میں (حضرت سیدنا اِمام) حسن بن علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں اپنی چادر مبارک میں داخل فرما لیا، پھر (امام عالی مقام حضرت سیّدنا) حسین رضی اللہ عنہ آئے، اُنہیں بھی داخل فرما لیا، پھر (سیدة النساء حضرت بی بی سیّدہ) فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) آئیں اُنہیں بھی (چادر مبارک میں) داخل فرما لیا، پھر (امیر المومنین حضرت سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ) آئے تو اُنہیں بھی (چادر مبارک میں) داخل فرما لیا، پھر فرمایا: **اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا** o (الاحزاب:33) ''اے نبی (صلی اللہ علیک وسلم) کے گھر والو! اللہ (عزوجل) تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دُور فرمائے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا فرما دے''۔21

حق حضرت سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ ہے:

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ (عزوجل) (حضرت سیّدنا) ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) پر رحم فرمائے کہ اُنہوں نے اپنی بیٹی (حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا نکاح میرے ساتھ کیا اور مجھے ہجرت کے مقام پر لائے اور اپنے مال سے (حضرت سیّدنا) بلال (رضی اللہ عنہ) کو آزاد کرایا۔ (پھر فرمایا) اللہ (جل جلالہ) رحم فرمائے (حضرت سیّدنا) عمر (رضی اللہ عنہ) پر کہ وہ حق بات کہتے ہیں اور اُنہوں نے اِس بات کی پرواہ نہیں کی کہ اُن کا کوئی دوست رہے یا نہ رہے، سوائے اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کے اور اُس کے رسول (ﷺ) کے، اُنہوں نے حق بات ہی کہی ہے۔ اللہ (جل جلالہ) رحمت فرمائے (حضرت سیّدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ) پر کہ اُن سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں اور رحمت فرمائے

18 یعنی حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے بھائی حضرت ہارون (علیہ السلام) تو نبی ہوئے ہیں لیکن آپ نبی نہیں ہوں گے۔ 19 بخاری جلد 1 ص 526، مسلم ص 278، مسند احمد جلد 1 ص 173، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 9 ص 40، مستدرک حاکم جلد 2 ص 317، قرطبی جلد 4 جز 7 ص 268، درمنثور جلد 3 ص 292، مجمع الزوائد ص 110-109، البدایہ والنہایہ جلد 5 ص 7۔
20 مشکوٰۃ ص 568، مسلم جلد 1 ص 278، مسند احمد 185، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 7 ص 63، درمنثور جلد 2 ص 39۔ 21 مشکوٰۃ ص 568، مسند احمد جلد 6 ص 292۔

اللہ (عزوجل) ‘ حضرت سیّدنا علی (رضی اللہ عنہ) پر اے میرے اللہ (جَلَّ جلالک)! وہ جہاں کہیں بھی ہوں حق اُن کے ساتھ رہے‘‘۔ 22ے

اللہ عزوجل نے حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے سرگوشی کی:

حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ فرماتے ہیں‘ سیّد الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت سیّدنا) علی (رضی اللہ عنہ) کو طائف کے دن بلایا اور اُن سے سرگوشی فرمائی تو لوگ عرض کرنے لگے آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچیرے بھائی کے ساتھ بہت دیر تک سرگوشی فرمائی‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ’’میں نے اُن سے سرگوشی نہیں فرمائی بلکہ اللہ (عزوجل) نے خود اُن سے سرگوشی فرمائی‘‘۔ 23ے

دُعائے عافیت وصحت:

اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں‘ میں بیمار تھا کہ میرے پاس سیّد کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جبکہ میں یہ کہہ رہا تھا اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ اَجَلِیْ قَدْ حَضَرَ فَاَرِحْنِیْ وَ اِنْ کَانَ مُتَاَخِّرًا فَارْفَعْنِیْ وَ اِنْ کَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِیْ ’’اے میرے اللہ (جَلَّ جلالک)! اگر میری موت آ گئی ہے تو اَب مجھے چین عطا فرما اور اگر اَبھی دیر ہے تو مجھے صحت نصیب فرما‘ اگر اِمتحان ہے تو مجھے صبر کی توفیق دے‘‘۔ تو قائد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنک!) تم نے کیا کہا ہے؟ اُنہوں نے دوبارہ وہی بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالیہ میں پیش کر دی جو پہلے عرض کی تھی تو سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے (نورانی) پاؤں (مبارک) سے ضرب لگا کر فرمایا اَللّٰھُمَّ عَافِہٖ وَاشْفِہٖ ’’اے اللہ (جَلَّ جلالک)! اِنہیں عافیت اور شِفا عطا فرما‘‘۔ اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں‘ اِس کے بعد مجھے وہ بیماری نہ ہوئی۔ 24ے

فاتحِ خیبر:

حضرت سیّدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ فرماتے ہیں‘ رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن یعنی غزوۂ خیبر کے موقع پر فرمایا کہ کل میں یہ جھنڈا اُس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ (عزوجل) فتح عطا فرمائے گا۔ (جس کو کل جھنڈا دیا جائے گا) وہ اللہ (جل جلالہ) اور اُس کے (پیارے) رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت کرتا ہے اور اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اُس سے محبت فرماتے ہیں۔ پھر جب لوگوں نے صبح پائی تو حضور سیّدنا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہر ایک کو یہ اُمید تھی کہ جھنڈا اُسے دیا جائے گا (مگر شمس العارفین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: (حضرت) علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) کہاں ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا‘ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) وہ آنکھوں کے بیمار ہیں۔ (یعنی اُنہیں آنکھوں میں تکلیف ہے۔) فرمایا: اُنہیں بلاؤ۔ چنانچہ اُنہیں لایا گیا تو حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب‘ دہن شریف اُن کی آنکھوں میں لگایا اور وہ اَیسے اَچھے ہو گئے گویا اُنہیں درد تھا ہی نہیں۔ حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں جھنڈا عطا فرمایا تو (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) علی (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا‘ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کیا میں اُن سے جنگ کروں حتیٰ کہ وہ ہماری مثل ہو جائیں؟ فرمایا: نرمی پر جاؤ حتیٰ کہ اُن کے میدان میں اُترو پھر اُنہیں اِسلام کی طرف بلاؤ اور اُنہیں اللہ (عزوجل) کے اُن حقوق کی خبر دو جو اُن پر اِسلام میں لازم ہیں۔ اللہ (جل جلالہ) کی قسم! اگر اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) تمہارے ذریعے ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے تو تمہارے لئے اِس سے اَچھا ہے کہ تمہارے پاس سرخ اُونٹ ہوں۔ 25ے

قوتِ حیدرِ کرار رضی اللہ عنہ:

حضرت سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ فرماتے ہیں‘ غزوۂ خیبر میں آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی پیٹھ پر خیبر کا دروازہ اُٹھالیا تھا اور مسلمان اِس دروازے پر چڑھ کر قلعہ کے اَندر داخل ہو گئے تھے اور خیبر کو فتح کر لیا تھا۔ اِس کے بعد آپ نے وہ دروازہ پھینک دیا

22ے ترمذی جلد2 ص212‘ البدایہ والنہایہ جلد7 ص361‘ مستدرک حاکم جلد3 ص72۔ 23ے ترمذی جلد2 ص214۔ 24ے مشکوٰۃ ص565۔ 25ے بخاری جلد1 ص525‘ مسلم جلد1 ص279۔

جب اُس دروازے کو گھسیٹ کر دوسری جگہ ڈالا جانے لگا تو چالیس اَفراد نے اُس کو (بمشکل) اُٹھایا۔ 26

حضرت سیّدنا ابنِ اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے مغازی میں حضرت ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے' کہ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے غزوۂ خیبر میں قلعہ کا دروازہ اُکھاڑ کر بہت دیر تک اپنے ہاتھ پر رکھا اور اُس سے ڈھال کا کام لیا' جس وقت قلعہ فتح ہو گیا تو اُس دروازے کو پھینک دیا' جنگ سے فراغت کے بعد ہم اَسّی اَفراد نے مل کر اُسے ہلانا چاہا لیکن وہ نہ ہلا۔ 27

حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کا چہرہ دیکھنا عبادت ہے:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' اَلنَّظْرُ اِلٰی وَجْہِ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ 28 ''(امیر المؤمنین حضرت سیّدنا) علی رضی اللہ عنہ کے چہرہ کو دیکھنا عبادت ہے''۔

بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں قدرومنزلت:

اَمیر المؤمنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' مجھے حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ قرب ومنزلت حاصل تھی جو مخلوق میں کسی کو نہ تھی- میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اَقدس میں صبح سویرے حاضر ہوتا تھا اور عرض کرتا تھا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ ''اے اللہ (جلّ جلالک) کے نبی (صلی اللہ علیک وسلم)! آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر سلام ہو''۔ تو اگر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کھنگار دیتے تو میں اپنے گھر لوٹ جاتا وگرنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہو جاتا۔ 29

علم کے شہر کا دروازہ:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس اور حضرت سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی الحرمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَ عَلِیٌّ بَابُھَا فَمَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْیَاتِ الْبَابَ 30 ''میں علم کا شہر ہوں اور (حضرت) علی (رضی اللہ عنہ) اُس کا دروازہ ہیں اور جو شہر میں جانے کا اِرادہ کرے تو اُس کو دروازے پر آنا چاہئے''۔

حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ حکمت کا دروازہ:

حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں حکمت (وعلم) کا گھر ہوں اور (حضرت) علی (رضی اللہ عنہ) اُس کا دروازہ ہیں''۔ 31

حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

حضرت سیّدنا جمیع بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں گیا تو میں نے اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پردہ کے پیچھے سے آواز سنی۔ میری والدہ اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھ رہی تھیں تو اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا تو مجھ سے اَیسے شخص کے بارے میں پوچھ رہی ہے' اللہ عزّوجلّ کی قسم! میں کسی اَیسے شخص کو نہیں جانتی جو حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ محبوب ہو اور نہ زمین میں اَیسی عورت ہے جو حضرت سیّدہ بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زیادہ عزیز ہو''۔ 32

جنت الخلد میں جانے کا نسخہ:

حضرت سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص یہ چاہتا ہے کہ میری زندگی کی طرح زندگی گزارے اور میرے وصال کی طرح اُس کا وصال ہو اور جنت الخلد میں رہے جس کا مجھ سے پروردگار نے وعدہ فرمایا ہے تو اُسے چاہئے کہ (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) علی (رضی اللہ عنہ) بن ابوطالب کی اِطاعت کرے۔ کیونکہ وہ تم کو سیدھے راستے سے نہ ہٹنے دے گا اور گمراہی میں ہرگز داخل نہ کرے گا''۔ 33

26 تاریخ الخلفاء ص 133 بحوالہ ابن عساکر۔ 27 تاریخ الخلفاء ص 133 علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ۔ 28 ازالۃ الخفاء جلد 4 ص 456۔ 29 مشکوٰۃ ص 565۔ 30 مستدرک حاکم جلد 3 ص 126' مجمع الزوائد جلد 9 ص 114۔ 31 مشکوٰۃ ص 564' ترمذی جلد 2 ص 213۔ 32 ازالۃ الخفاء جلد 4 ص 456۔ 33 ازالۃ الخفاء جلد 4 ص 451۔

پروپرائیٹر: شہباز علی
0304-7863310

مجھے دین اسلام سے پیار ہے۔

ماہنامہ سیدھا راستہ دستیاب ہے۔

شہباز واشنگ مشین اینڈ ریپئرنگ سنٹر

ہمارے ہاں ہر قسم کی واشنگ مشین، ڈرائیر اور روم کولر، جوسر مشین، استری، پنکھے، سیف الماری دستیاب ہیں

ایڈریس: چاہ میراں روڈ کوٹ خواجہ سعید لاہور حسن، اسامہ، منیب

نیز پُرانی مشین دے کر نئی حاصل کریں

دواخانہ پیغامِ صحت

پیغامِ صحت دواخانہ

پیغامِ صحت کا پیغام

تندرست معدہ تندرست انسان

جسمانی وروحانی بیماریوں کی علاج گاہ

اگر آپ علاج کروا کروا کر تنگ آ چکے ہیں

اگر آپ کا مرض کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہا

اگر آپ مہنگا ترین علاج کروانے سے قاصر ہیں

تو آج ہی پیغامِ صحت دواخانہ پر تشریف لائیں

حکیم مزمل حسین عارف

B.A F.T.J اسلامک سٹڈیز

0300-8160837
0345-4767985

شیڈول

اتوار	جلو موڑ باٹا پور لاہور	بازار ڈوگرائے کلاں نزد مرکزی جامع مسجد لاثانی
جمعرات	پسرور	بالمقابل پرانا نادرا آفس سترہ موڑ
بدھ	لالہ موسیٰ	مین جی ٹی روڈ بالمقابل سبزی منڈی نزد پنجاب بینک
جمعۃ المبارک	مریدکے	دواخانہ پیغام صحت پرانا رنگ روڈ لطیف پارک نزد جامع مسجد غوثیہ احمد دین والی

مریضوں کا معائنہ کرتے ہیں

معدہ کے امراض، جگر کے امراض، گردہ ومثانہ کے امراض، مردانہ وزنانہ پوشیدہ امراض، جوڑوں کا درد، بے اولادی، اٹھرا، طبِ اسلامی کے مطابق الحمدللہ شافی علاج کیا جاتا ہے

وقت صبح 10 تا نمازِ مغرب

مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

ماحول دوست
Keep your Environment
Clean, Safe
& Healthy
WIN Power Pack
Maintenance
Free
Rechargeable
BATTERY
WIN Power Pack
Maintenance Free Rechargeable
BATTERY
WIN 5.4
WIN Power Pack
Maintenance Free Rechargeable
BATTERY
WIN 5-6
6V5Ah/20HR
WIN Power Pack
BATTERY
12MF 3
WIN Power Pack
Maintenance Free Rechargeable
BATTERY
12MF9
For Your Every Power Requirement.

سفرِ معراج شریف اور قدرت کی نشانیاں خواب یا بیداری میں؟

از قلم: پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، صوفی باصفا الحاج قبلہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ٭ (بنی اسرائیل:1) ''پاکی ہے اُسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف جس کے اِرد گرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اُسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے''۔

معراج کا لغوی معنیٰ:

حضرت علامہ زبیدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: معراج اور معرج کا معنی ہے، سیڑھی، یا سیڑھی کے ڈنڈے سے مشابہ اُس چیز کو معراج کہتے ہیں جس کو پکڑ کر روحیں چڑھتی ہیں اور مَعۡرِج اُس راستہ کو کہتے ہیں جس پر فرشتے چڑھتے ہیں۔ اِس کی جمع معارج ہے۔ 1

معراج کا اِصطلاحی معنیٰ:

حضرت علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: (حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیداری میں اپنے جسم کے ساتھ آسمانوں تک جانا پھر اس کے بعد اللہ عزوجل نے جہاں تک چاہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جانا معراج ہے۔ یہ حق اور اَحادیثِ مبارکہ مشہورہ سے ثابت ہے۔

لفظ اَسریٰ کے اسرار:

اَسراء کے معنی ہیں کسی شخص کو بیداری میں رات کے وقت لے جانا، اگر کسی شخص کو خواب میں کوئی کسی جگہ لے جائے تو اُس کو لغت عرب اور اُس کے محاورات میں اَسراء نہیں کہتے۔ حضرت علامہ قرطبی مالکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:۔ اگر یہ خواب کا واقعہ ہوتا تو اللہ عزوجل: بِرُوۡحِ عَبۡدِہٖ فرماتا بِعَبۡدِہٖ نہ فرماتا، نیز اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: مَا زَاغَ الۡبَصَرُ وَ مَا طَغٰی ٭ (النجم:17) ''نظر ایک طرف مائل ہوئی اور نہ حد سے بڑھی''۔

سورۂ نجم کی یہ آیت مبارکہ بھی اِس پر دلالت کرتی ہے کہ یہ بیداری کا واقعہ تھا، نیز اگر یہ خواب کا واقعہ ہوتا تو اس میں اللہ عزوجل کی کوئی نشانی اور معجزہ نہ ہوتا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ نہ کہتیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے یہ واقعہ بیان نہ کریں وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کریں گے اور نہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تصدیق کرنے میں کوئی فضیلت ہوتی اور نہ قریش کے طعن و تشنیع اور تکذیب کی کوئی وجہ ہوتی، حالانکہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی خبر دی تو قریش نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی اور کچھ مسلمان مرتد ہو گئے اور اگر یہ خواب ہوتا تو اِس کا اِنکار نہ کیا جاتا اور نیند میں جو واقعہ ہو اُس کے لئے اَسریٰ بھی نہیں کہا جاتا۔ 2

حضرت سیّدنا اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضرت سیّدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے تھے ''(امام المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا: میرے گھر کی چھت کھولی گئی جبکہ میں مکہ مکرمہ میں تھا''۔ 3 حضرت سیّدنا جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے۔ دوسری حدیث شریف جس کے راوی حضرت سیّدنا مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ ہیں، میں ہے کہ ہمیں حضور سیّدنا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات کا واقعہ سنایا کہ میں حطیم یا حجر میں لیٹا ہوا تھا کہ ایک آنے والا آیا۔ یعنی حضرت سیّدنا جبرائیل علیہ السلام اُس نے فَفَرَّجَ صَدۡرِیۡ ''میرا سینہ کھولا''۔ حضرت سیّدنا مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے آپ

---

1 تاج العروس جلد2 ص72۔ 2 لجامع الاحکام القرآن جلد10 ص209، 608۔ 3 گھر کی چھت کھولنے کی حکمت یہ تھی کہ دروازے سے داخل ہونے کے لئے اجازت لینا پڑتی یا دروازے پر دستک دینا پڑتی جب حضرت جبرائیل علیہ السلام دستک دیتے تو نبی کریم رء وف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو دروازہ کھولنا پڑتا لیکن آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مہمان بنایا جانا تھا اِس لئے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی دروازہ کھولتے تو یہ شانِ مہمان نوازی کے مطابق نہ ہوتا۔ لہٰذا حضرت جبرائیل علیہ السلام چھت کھول کر حاضر خدمت ہوئے۔ چونکہ چھت کھولنے پر پابندی نہیں تھی اور پھر حکم اِلٰہی کے مطابق یہ کام سرانجام دیا جا رہا تھا۔ گو حکم اِلٰہی سے حضرت جبرائیل علیہ السلام دروازہ کھٹکھٹائے بغیر کھول کر آ سکتے تھے۔ لیکن چھت کھول کر آنے میں قدرتِ اِلٰہی کا بھی اِظہار تھا کہ چھت کھولنے میں کوئی شور اور دھماکہ بھی نہ ہوا اِنتہائی سکون سے چھت کھولی گئی اور حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے۔

ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا: ''اُنہوں نے میرا سینہ یہاں سے یہاں تک (یعنی چیر دیا) شق کر دیا''۔ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں' میں نے حضرت سیّدنا اَنس رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ فرماتے تھے: ''یہاں سے یہاں تک''میں نے حضرت سیّدنا جارود (بن ابی سعید رضی اللہ عنہ) جو حضرت سیّدنا اَنس رضی اللہ عنہ کے مصاحب تھے' میرے پاس بیٹھے تھے' پوچھا اِس کا کیا مطلب ہے۔ اُنہوں نے فرمایا: نرخرے (گلے) سے لے کر ناف تک اور میں نے حضرت سیّدنا اَنس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے۔ ''سینے کے سرے سے ناف تک''۔ **فَاُسْتُخْرِجَ قَلْبِیْ** 4 ''پھر میرا دل نکالا گیا''۔ پھر آپ ﷺ کے سینہ مبارکہ کو **غُسِلَهٗ بِمَآءِ زَمْزَمَ** ''آبِ زمزم سے غسل دیا گیا''۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں **فَغُسِلَ قَلْبِیْ** ''پھر میرا دل دھویا گیا''۔ ''پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا جو حکمت اور اِیمان سے بھرا ہوا تھا اور اُسے میرے سینے میں بھر دیا پھر اپنی جگہ رکھ دیا گیا پھر اُسے بند کر دیا گیا''۔ 5

''پھر براق لایا گیا وہ ایک جانور ہے سفید رنگ والا اور لمبا ہے گدھے سے کچھ اُونچا اور خچر سے کچھ نیچا''۔ حضرت سیّدنا جارود رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا اَنس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے ابوحمزہ (رضی اللہ تعالیٰ عنک)! وہ براق تھا؟ **قَالَ اَنَسٌ نَعَمْ** ''حضرت سیّدنا اَنس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں''! **یَضَعُ خَطْوَةٌ** یا فرمایا: **یَقَعُ حَاضِرُهٗ** ''وہ اپنا پاؤں' اپنا سم وہاں رکھتا تھا'' **عِنْدَ اَقْصٰی اَوْ مُنْتَهٰی طَرْفِهٖ** جہاں تک دُور اُس کی نگاہ پہنچتی ہے۔ **فَرَكِبْتُهٗ** ''(آپ ﷺ نے فرمایا) پھر میں اُس پر سوار ہوا''۔

''یہاں تک کہ میں بیت المقدس تک آیا''۔ فرمایا: ''وہاں اُس جانور (براق) کو اُس حلقے سے باندھ دیا جس سے دیگر اَنبیاء کرام علیہم السّلام اپنے جانوروں کو باندھا کرتے تھے''۔ 6 **ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ** 7 ''پھر میں مسجد کے اَندر گیا''۔

راستے میں کیا دیکھا؟

راستے میں آپ ﷺ نے ایک بڑھیا کو دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: **مَا هٰذِهٖ جِبْرَائِیْلُ** ''اے جبرائیل (علیہ السلام) یہ کون ہے''؟ عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ ﷺ چلتے جایئے' پھر چلتے چلتے دیکھا کہ کوئی راستے سے یکسو ہے اور آپ ﷺ کو بلا رہا ہے پھر آپ ﷺ آگے بڑھے تو دیکھا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ایک مخلوق ہے اور باآواز بلند کہہ رہی ہے۔ **اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَوَّلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا آخِرُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَاشِرُ** حضرت سیّدنا جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم) آپ ﷺ اِن کو جواب اِرشاد فرمائیں۔ آپ ﷺ نے اُن کو سلام کا جواب عطا فرمایا۔ بعد ازیں حضرت سیّدنا جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: راستے کے کنارے پر جس بڑھیا کو آپ ﷺ نے دیکھا' وہ گویا یہ دکھایا گیا تھا کہ دُنیا کی عمر اَب صرف اِتنی ہی باقی رہ گئی ہے جیسے اِس بڑھیا کی اور راستے میں جس کی آواز پر آپ ﷺ توجہ فرمانے والے تھے وہ **عَدُوُّ اللّٰهِ اِبْلِیْسَ** ''وہ اللہ (عزوجل) کا دُشمن اِبلیس تھا''۔ اور جن کے سلام کی آوازیں آپ ﷺ نے سنیں وہ حضرت سیّدنا ابراہیم' حضرت سیّدنا موسیٰ اور حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہم السلام تھے۔ حضرت حافظ البیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے دلائل النبوۃ میں حضرت ابن وہب رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث سے لکھا ہے۔

راستے میں تین مقدس مقامات پر نوافل اَدا فرمائے:

(خاتم النّبیین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جب میں براق پر حضرت جبرائیل علیہ السلام کی معیت میں جا رہا تھا تو ایک جگہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا اُتریں' نیچے تشریف

---

4 یہ منظر رسولِ کریم رءوف ورحیم ﷺ اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرما رہے تھے اور یہ آپ ﷺ کی نورانی بشریت کا معجزہ تھا شق صدر اور دل کے نکالے جانے کے باوجود ایک قطرۂ خون بھی نہ نکلا۔ 5 دراصل یہ وہ اَنوار وقوتیں تھیں جو سدرہ سے وراء ماحول کو قبول وبرداشت کرنے کی صلاحیتیں رکھتی تھیں۔ 6 یہ حلقہ مسجد اقصیٰ' بیت المقدس کے دروازے پر ہے اور باندھ دینے سے یہ معلوم ہوا کہ اِنسان کو اپنی چیزوں کی اِحتیاط اور حفاظت ضروری ہے اور یہ باندھنا توکل کے خلاف نہیں۔ 7 بخاری حدیث نمبر 3887' مسلم جلد 1 ص 91 حدیث نمبر 164' مسند احمد جلد 3 ص 148' جلد 5 ص 392' مستدرک جلد 4 ص 606' مشکوٰۃ ص 528' کنز العمال حدیث نمبر 31841' مجمع الزوائد جلد 1 ص 174' درمنثور جلد 4 ص 136 ابن کثیر جلد 3 ص 6' نسائی جلد 1 ص 77۔

لائیں، نماز اَدا فرمائیں۔ 8 آپ ﷺ فرماتے ہیں، جب میں نماز پڑھ چکا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا، **اَتَدْرِیْ اَیْنَ صَلَّیْتَ** ؟ کیا آپ ﷺ جانتے ہیں آپ ﷺ نے کس جگہ نماز اَدا فرمائی ہے؟ پھر خود ہی عرض کیا **صَلَّیْتَ بِطَیْبَةِ وَاِلَیْھَا الْمُھَاجِرَۃ** ”آپ ﷺ نے طیبہ (مدینہ منورہ) میں نماز اَدا فرمائی ہے اور یہی وہ جگہ ہے جس کی طرف آپ ﷺ ہجرت فرمائیں گے“۔ (حضور سیّدنا نبی اللہ ﷺ فرماتے ہیں) پھر مجھے ایک اور جگہ نماز پڑھوائی اور عرض کیا یہ **طورِ سینا** ہے 9

جہاں اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا تھا۔ پھر ایک اور جگہ نماز پڑھوائی یعنی نماز پڑھنے کے لئے عرض کیا۔ پھر عرض کیا: یہ **بیت اللحم** (شریف) ہے۔10 جہاں حضرت سیّدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام پیدا ہوئے تھے۔11

آپ سرکارِ کائنات ﷺ فرماتے ہیں، پھر میں بیت المقدّس میں داخل ہوا۔ **مَجْمَعُ لِّیَ الْاَنْبِیَاءُ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ** ”وہاں تمام اَنبیاءِ کرام علیہم السّلام جمع تھے“۔ **فَقَدَّمَنِیْ جَبْرَائِیْلُ** علیہ السلام 12 ”حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے اِمام بنایا“۔ میں نے تمام اَنبیاءِ کرام علیہم السلام کو نماز پڑھائی۔

حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کا قبرِ انور میں نماز پڑھنا:

حضرت سیّدنا اَنس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، (مرادالمشتاقین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معراج کی رات جب میں (حضرت) موسیٰ (کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کی قبرِ اَنور سے گزرا تو میں نے اُنہیں قبر میں نماز پڑھتے پایا۔ 15

معلوم ہوا اَنبیاءِ کرام علیہم السلام اپنی قبور میں جو جنت کے باغوں سے بہترین وسیع وعریض باغ ہیں میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ سلطانہٗ نہ ماننے والوں کو سمجھنے اور ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

زبانیں اور ہونٹ کاٹنے والے:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ اور حضرت سیّدنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ ﷺ نے ایک جماعت کو ملاحظہ فرمایا جن کی زبانیں اور ہونٹ لوہے کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے ہیں (اور عجیب بات تو یہ ہے کہ) اِدھر کٹ رہے ہیں پھر اُسی وقت دوبارہ صحیح ہو جاتے ہیں پھر کٹتے ہیں پھر صحیح ہو جاتے ہیں۔ اِسی طرح مسلسل یہ سلسلہ جاری ہے۔ پوچھا یہ کون لوگ ہیں جن کی زبانیں اور ہونٹ کاٹے جا رہے ہیں؟ عرض کیا گیا: یہ وہ فتنہ پرور واعظین، مدرسین اور مقررین ہیں (جو کہتے کچھ تھے اور کرتے کچھ تھے)۔ 16

حضرت سیّدنا اَنس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، (خاتم المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے ارشادِ مبارک فرمایا: میں نے معراج کی رات لوگوں کو دیکھا کہ آگ کی قینچیوں سے اپنے ہونٹ کاٹ رہے تھے۔ میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ اُنہوں نے عرض کیا آپ ﷺ کی اُمّت کے مقررین ہیں جو لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے تھے اور اپنے آپ کو بھلا دیتے تھے اور

---

8 ابن کثیر جلد 3 ص 8۔ 8 اہم مقامات پر دورانِ سفر نماز پڑھنا شبِ معراج میں ترتیب دی گئی سُنّت ہے۔ 9 وہ مقدس مقامات جن کی نسبت اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ جلالہٗ کے برگزیدہ بندوں سے ہو یا جن جگہوں سے اَہم واقعات منسوب ہوں وہاں نماز پڑھنا جائز اور طریقۂ مصطفوی ﷺ ہے۔ 10 اَنبیاءِ کرام علیہم السلام کی جائے ولادت پر نماز پڑھنا منشائے خداوندی کے عین مطابق ہے۔ اِسے نہ بدعت کہا جاسکتا ہے اور نہ شرک۔ اگر حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کی جائے پیدائش پر نماز پڑھی جاسکتی ہے تو حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی جائے پیدائش پر بھی نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ اِسے بدعت کہنا دین سے بے خبری کی دلیل ہے۔ 11 ابن کثیر جلد 3 ص 8، مواہب الرحمٰن جلد 5 ص 11، ابن کثیر جلد 3 ص 15 (عن شداد بن اوس رضی اللہ عنہ) جلد 1 ص 158، نشر الطیب (دیوبندی) ص 48، نزہتہ المجالس جلد 2 ص 247، حجتہ اللہ علی العالمین ص 350، درمنثور جلد 4 ص 137۔140، خصائص کبریٰ جلد 1 ص 154۔ 12 ابن کثیر جلد 3 ص 8۔ 15 ابن کثیر جلد 3 ص 7، ابوداؤد شریف، مسلم کتاب الایمان، جامع صغیر جلد 2 ص 154، خازن جلد 4 ص 137، درمنثور جلد 4 ص 150، حجتہ اللہ علی العالمین ص 362۔348، خصائص کبریٰ جلد 1 ص 156۔168، شرح السنۃ جلد 13 ص 351، حدیث نمبر 3654، مسند احمد جلد 3 ص 148۔120، مصنف ابن ابی شیبہ جلد 14 ص 308، حلیۃ الاولیاء جلد 6 ص 253، کنزالعمال حدیث نمبر 31850، جلد 11 ص 396، دلائل النبوۃ جلد 2 ص 387، مسلم الفضائل 164، سیرۃ النبی جلد 3 ص 384۔ 16 درمنثور جلد 4 ص 150۔144، ابن کثیر جلد 3 ص 18، مواہب الرحمٰن جلد 5 ص 23، ابن جریر جلد 8 جز 15 ص 6، حجتہ اللہ علی العالمین ص 348، خصائص کبریٰ جلد 1 ص 172۔156، کنزالعمال جلد 11 ص 398، نزہت المجالس جلد 2 ص 250، حلیۃ الاولیاء جلد 8 ص 172۔

وہ کتاب پڑھتے تھے کیا اِن کو عقل نہیں؟۔ 17

سود خوروں کا انجام:

حضرت سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' (امام المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا: میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جن کے پیٹ بڑے بڑے گھڑوں جیسے ہیں۔ جب وہ اُٹھنا چاہتے ہیں تو گر پڑتے ہیں اور مسلسل یہ کہہ رہے ہیں کہ اے اللہ (جلَّ جلالک) قیامت قائم نہ ہو۔ یہ لوگ فرعونی جانوروں سے روندے جاتے ہیں اور بارگاہِ ربُّ العالمین میں آہ و زاری کر رہے ہیں۔ میں نے (حضرت) جبرائیل (علیہ السلام) سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ اُنہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! یہ سود خور لوگ ہیں اور سود خور اُن لوگوں کی طرح ہی کھڑے ہوں گے جنہیں شیطان نے پاگل بنا رکھا ہے۔ 18

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' (سرورِ کون ومکاں حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم معراج کی رات اُس قوم پر پہنچے جس کے پیٹ کوٹھڑیوں کی طرح تھے جن میں سانپ تھے جو پیٹوں کے باہر سے دیکھے جا رہے تھے۔ حضور سیّدنا نبی اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ہم نے (حضرت جبرائیل علیہ السلام سے) فرمایا: یہ لوگ کون ہیں؟ (حضرت جبرائیل علیہ السلام نے) عرض کیا: یہ سود خور ہیں۔ 19

اُلٹی لٹکی ہوئی عورتیں:

(سرکارِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ ارشاد مبارک فرماتے ہیں: میں کچھ دُور چلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کچھ عورتیں سینوں سے بندھی اُلٹی لٹکی ہوئی ہیں' ہائے وائے کر رہی ہیں۔ میں نے پوچھا: یہ کون عورتیں ہیں؟ تو بتایا گیا: یہ بدکار عورتیں ہیں (اور اپنی اَولاد کو قتل کرتی تھیں)۔ 20

غیبت کرنے والے:

پیارے کریم آقا علیہ الصلوٰۃ والسّلام فرماتے ہیں: میں نے کچھ لوگ دیکھے جن کے پہلوؤں سے گوشت کاٹ کاٹ کر فرشتے اُنہیں کھلا رہے ہیں اور کہتے جاتے ہیں کہ جس طرح دُنیا میں تم نے اپنے (مردہ) بھائیوں کا گوشت کھایا' اِسی طرح اَب یہ گوشت بھی کھاؤ۔ میں نے پوچھا! اے جبرائیل (علیک السّلام) یہ کون لوگ ہیں؟ (جو اپنا ہی گوشت کھانے پر مجبور کئے جا رہے ہیں) عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! یہ عیب جو اور آوازیں کسنے والے لوگ ہیں۔ 21

آبرو ریزی کرنے والے:

حضرت سیّدنا اَنس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' سیّد الثقلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا: جب مجھے میرے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف عروج دیا گیا تو میں ایک قوم کے پاس سے گزرا جن کے ناخن نحاس یعنی تانبے کے تھے وہ اُن ناخنوں سے اپنے سینوں اور چہروں کو چھیل رہے تھے۔ میں نے پوچھا! اے جبرائیل (علیک السلام)' یہ کون لوگ ہیں؟ (حضرت) جبرائیل (علیہ السلام) نے عرض کیا: یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کے گوشت کھانے اور اُن کی آبرو ریزی کرنے اور غیبت کے درپے رہتے تھے۔ 22

17 شرح السنۃ جلد 14 ص 353' مسند احمد جلد 3 ص 239۔231۔120' جلد 5 ص 10' الترغیب والترہیب جلد 3 ص 234' درمنثور جلد 1 ص 64' مشکوٰۃ حدیث نمبر 5149' تاریخ بغداد جلد 6 ص 199' موارد الظمان (الہیثمی) الی زوائد ابن حبان حدیث نمبر 35 ص 39' مصنف ابن ابی شیبہ جلد 14 ص 308' حدیث نمبر 18425' کنز العمال جلد 11 ص 398' حدیث نمبر 3185' جلد 10 ص 195 حدیث نمبر 29026)۔ 18 ابن جریر جلد 8 جز 15 ص 10' درمنثور جلد 4 ص 142' ابن کثیر جلد 3 ص 13' مواہب الرحمٰن جلد 5 ص 16' حجۃ اللہ علی العالمین ص 360' خصائص کبریٰ جلد 1 ص 168' نشر الطیب ص 53' تفسیر قرطبی جلد 2 جز 3 ص 355۔ 19 مشکوٰۃ ص 246' مرآۃ جلد 4 ص 259 حدیث نمبر 2828' ابن ماجہ ص 165' ابن کثیر جلد 1 ص 483' مجمع الزوائد جلد 7 ص 276' کنز العمال حدیث نمبر 31861' مظہری جلد 1 ص 395' ابویعلیٰ' مسند احمد جلد 5 ص 10 (عن سمرہ ابن جندب)' مصنف ابن ابی شیبہ جلد 14 ص 307۔

20 ابن جریر جلد 8 جز 15 ص 10' ابن کثیر جلد 3 ص 13' مواہب الرحمٰن جلد 5 ص 16' درمنثور جلد 4 ص 143' خصائص کبریٰ جلد 1 ص 168' نشر الطیب ص 54' نزہۃ المجالس جلد 2 ص 253۔ 21 درمنثور جلد 2 ص 142' ابن کثیر جلد 3 ص 13' مواہب الرحمٰن جلد 5 ص 22۔16' حجۃ اللہ علی العالمین ص 360' خصائص کبریٰ جلد 1 ص 168' نشر الطیب ص 54۔

22 مواہب الرحمٰن جلد 5 ص 9' ابن کثیر جلد 3 ص 7' ابوداؤد حدیث نمبر 4878' درمنثور جلد 4 ص 150' حجۃ اللہ علی العالمین ص 348' خصائص کبریٰ جلد 1 ص 156' تفسیر مظہری جلد 9 ص 55۔

یتیم کا مال کھانے والے:

حضرت سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' (رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد عظیم فرمایا: میں نے کچھ قومیں دیکھیں جن کے ہونٹ مثل اُونٹ کے ہیں اور اُن کے منہ کھولے جاتے ہیں اور بدبودار گوشت اُن کے منہ میں ڈالا جاتا ہے اور پاخانے کے راستے سے نکل جاتا ہے اور چیخ و پکار کر رہے ہیں۔ میں نے سنا وہ اللہ عزوجل سے چیخ کر فریاد کرتے ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) یہ وہ لوگ ہیں جو یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے تھے (اور اپنے مال سے صدقہ نہ دیتے تھے) اَب یہ آگ کھاتے ہیں اور عنقریب دوزخ میں پہنچیں گے۔ 23ے

حضرت سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ (سرورِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا: شب معراج میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا' اُن کے ہونٹ اُونٹوں کے ہونٹوں کی طرح تھے۔ بالائی ہونٹ سکڑا ہوا' دونوں نتھنوں پر تھا اور نچلا ہونٹ سینہ پر لٹکا ہوا۔ جہنم کے کارندے اُن کے منہ میں دوزخ کے اَنگارے اور پتھر بھر رہے تھے (رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں) میں نے پوچھا' اے جبرائیل (علیہ السلام) یہ کون لوگ ہیں؟ (حضرت) جبرائیل (علیہ السلام) نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم)! یہ وہ لوگ ہیں جو یتیموں کا مال ناحق طور پر کھاتے تھے۔ 24ے

کھیتی والی قوم:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' (سید الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا: میں نے ایک قوم کو دیکھا جو ایک روز کھیتی بوتی ہے اور دوسرے دِن کھیتی کاٹتی ہے جونہی کاٹ کر فارغ ہوتی ہے تو نئی کھیتی بڑھ جاتی ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام سے سرکارِ مدینہ ﷺ نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یا حبیب اللہ صلی اللہ علیک وسلم' یہ اللہ جل جلالہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں جن کی نیکیاں ختم ہی نہیں ہوتیں۔ سات سات سو گنا تک بڑھتی ہیں اور جو خرچ کریں اُس کا بدلہ پاتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سبحانہ وتعالیٰ بہترین رازق ہے۔ 25ے

بے نمازی کا حشر:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' (سیّد کونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کا گزر ایک اَیسی قوم پر ہوا۔ جن کے سر پتھروں سے کچلے جارہے تھے۔ بار بار کچلے جاتے پھر صحیح ہو جاتے تھے۔ اِسی طرح بار بار ہو رہا تھا' سر کچلے جاتے تھے' ٹھیک ہو جاتے تھے۔ ایک پل کے لئے بھی اُنہیں مہلت نہ دی جاتی تھی۔ سرکارِ کائنات ﷺ فرماتے ہیں میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم)! یہ وہ لوگ ہیں جو نمازیں نہیں پڑھا کرتے تھے۔ 26ے

زکوٰۃ نہ دینے والے:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' (مراد المشتاقین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: میں نے کچھ لوگ دیکھے جن کے آگے پیچھے پرانے کپڑے لٹک رہے ہیں اور اُونٹوں اور جنگلی جانوروں کی طرح کانٹوں والے جہنمی درخت کھا رہے ہیں۔ جہنم کے پتھر اور اَنگارے نگل رہے ہیں۔ میں نے جبرائیل (علیہ السلام) سے پوچھا' یہ کون لوگ ہیں؟ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! یہ لوگ اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتے تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل

23ے مواہب الرحمٰن جلد 5 ص 16-22' درمنثور جلد 4 ص 142-143' ابن کثیر جلد 3 ص 13' حجتہ اللہ علی العالمین ص 360' ابن جریر جلد 8 جز 15 ص 6' خصائص کبریٰ جلد 1 ص 168' تفسیر قرطبی جلد 3 جز 5 ص 53' نشر الطیب ص 53۔ 24ے مظہری جلد 2 ص 21۔ 25ے ابن کثیر جلد 3 ص 18' مواہب الرحمٰن جلد 5 ص 22' درمنثور جلد 4 ص 143-144' خصائص کبریٰ جلد 1 ص 172' نشر الطیب ص 50' نزہتہ المجالس جلد 2 ص 250-26ے ابن کثیر جلد 3 ص 18' مواہب الرحمٰن جلد 5 ص 22' ابن جریر جلد 8 جز 15 ص 6' درمنثور جلد 4 ص 144' خصائص کبریٰ جلد 1 ص 172' نشر الطیب ص 50' نزہتہ المجالس جلد 2 ص 250۔

نے اِن پر کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ یہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔ 27ے

پتھر کے سوراخ سے بیل کا نکلنا:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حبیبِ کبریاء محبوبِ کائنات علیہ التحیہ والثناء نے دیکھا کہ ایک بہت بھاری بھر کم قوی ہیکل بیل ایک پتھر کے چھوٹے سے سوراخ سے نکل رہا ہے جب باہر آجاتا ہے پھر اُسی سوراخ میں گھسنے کی کوشش کرتا ہے مگر ناکام رہتا ہے۔ پوچھا' اے جبرائیل (علیک السلام) یہ کیا ہے؟ عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! یہ اُس شخص کی مثال ہے جو منہ سے بڑی بات نکالتا تھا پھر خود ہی نادم ہوجاتا تھا اور چاہتا تھا کہ میری بات واپس لوٹ آئے لیکن ایسا نہیں ہوتا۔ 28ے

اَمانتوں کا بوجھ:

صاحب التاج حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کا ایک شخص پر گزر ہوا۔ اُس نے بہت بڑا اکٹھا جمع کیا ہوا تھا مگر اُس کو اُٹھا نہیں سکتا تھا' پھر بھی اور اِضافہ کررہا تھا۔ پوچھا' اے جبرائیل (علیک السّلام) یہ کیا ہے؟ عرض کیا: آپ ﷺ کی اُمّت سے وہ شخص ہے جس کے پاس لوگوں کی اَمانتیں ہیں جن کو وہ اَدا نہیں کرسکتا مگر اِس کے باوجود اَمانتیں لے رہا ہے اور اپنے اُوپر حقوق (کا بوجھ) چڑھا اور بڑھا رہا ہے۔ 29ے

راستے کی لکڑی:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' حضور سیّدنا نبی اللہ ﷺ نے ارشادِ مبارک فرمایا: میں نے دورانِ سفرِ معراج ایک لکڑی کو دیکھا کہ ہر (گزرنے والے) کے کپڑے پھاڑ دیتی ہے اور ہر چیز کو زخمی کردیتی ہے۔ پوچھا یہ کیا ہے؟ عرض کیا یہ آپ ﷺ نے اُن کی مثال دیکھی ہے جو راستے روک کر بیٹھتے ہیں پھر اِس آیت مبارکہ کو پڑھا: وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ.... (الاعراف:86) ''اور ہر راستہ میں یوں نہ بیٹھو کہ ڈراؤ''۔ 30ے

فرعون کی لڑکی کی مشاطہ کا واقعہ:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' (نبیٔ رحمت حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ایک مقام سے مجھے نہایت ہی اَعلیٰ خوشبو کی مہک آنے لگی۔ میں نے پوچھا' یہ کیسی خوشبو ہے؟ جواب ملا کہ فرعون کی بیٹی کی کنگھی کرنے والی (خادمہ) اور اُس کی اَولاد (کے محل) کی ہے' عرض کیا: ایک دفعہ اُس کے ہاتھ سے کنگھی گری تو اُس نے کہا بِسْمِ اللہِ۔ فرعون کی بیٹی نے کہا' اللہ تو میرا باپ ہے۔ اُس (خادمہ) نے جواب دیا کہ میرا اور تیرا اور تیرے باپ کا پروردگار اللہ عزّوجلّ خالق کائنات ہے۔ فرعون کی بیٹی نے کہا' کیا میرے باپ کے علاوہ تیرا کوئی اور رب ہے۔ اُس نے کہا' میرا اور تیرا اور تیرے باپ کا رب اللہ جلّ جلالہٗ ہے۔ اُس نے اپنے باپ کو ساری بات سنائی۔ فرعون نے اُس (خادمہ) کو بلوایا اور کہا کیا تم میرے سوا کسی اور کو رب مانتی ہو۔ کہا ہاں میرا اور تیرا پروردگار اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہے۔ فرعون نے اُسی وقت حکم دیا کہ تانبے کی گائے کو آگ میں تپایا جائے' جب وہ بالکل آگ جیسی ہوجائے تو پھر اِسے اور اِس کے بچوں کو ایک ایک کر کے اُس میں ڈال دیا جائے۔ اُس مومنہ عورت نے فرعون سے کہا' میری ایک درخواست ہے' اُس نے کہا کیا ہے؟ اُس نے کہا میری اور میرے بچوں کی ہڈیاں ایک جگہ ڈال دینا۔ فرعون نے کہا' اَچھا تیرے کچھ حقوق ہمارے ذمہ ہیں۔ اِس لئے یہ منظور ہے۔ بعد ازیں فرعون نے حکم دیا کہ ایک ایک کر کے اِس کے بچوں کو آگ کی طرح تپتی ہوئی گائے میں ڈال دو۔ جب دُودھ پیتے بچے کی باری آئی (فرعون کے سپاہیوں نے جب اُس بچے کو چھینا) تو وہ

27ے درمنثور جلد 4 ص 244' ابن کثیر جلد 3 ص 18' ابن جریر جلد 8 جز 15 ص 6' مواہب الرحمٰن جلد 5 ص 22' خصائص کبریٰ جلد 1 ص 172' نشر الطیب ص 50۔ 28ے درمنثور جلد 4 ص 144' ابن کثیر جلد 3 ص 18' مواہب الرحمٰن جلد 5 ص 23' ابن جریر جلد 8 جز 15 ص 6' خصائص کبریٰ جلد 1 ص 172' نشر الطیب ص 51' نزہتہ المجالس جلد 2 ص 250۔ 29ے ابن جریر جلد 8 جز 15 ص 6' مواہب الرحمٰن جلد 5 ص 23' درمنثور جلد 4 ص 144' ابن کثیر جلد 3 ص 18' خصائص کبریٰ جلد 1 ص 172' نشر الطیب ص 51' نزہتہ المجالس جلد 2 ص 25۔ 30ے ابن کثیر جلد 3 ص 18' مواہب الرحمٰن جلد 5 ص 23' ابن جریر جلد 8 جز 16 ص 6' درمنثور جلد 4 ص 144' خصائص کبریٰ جلد 1 ص 172' نزہتہ المجالس جلد 2 ص 253۔

گھبرائی تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے دُودھ پیتے بچے کو گویائی عطا فرمائی۔ اُس نے (اپنی ماں سے) کہا' امی جان اَفسوس نہ کریں اور نہ ہی پس وپیش کریں آپ حق پر ہیں۔ 31

آوازِ نعالِ حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' اِس کو حضرت اِمام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا کہ سرکارِ کائنات ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا: جب میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں (حضرت) بلال (رضی اللہ عنہ) کے پاؤں کی آواز کو سنا۔ (حضرت) جبرائیل (علیہ السلام) سے پوچھا: تو اُنہوں نے عرض کیا: یہ آپ ﷺ کے مؤذن (حضرت) بلال (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ جب نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لائے تو فرمایا: فلاح پائی (حضرت) بلال (رضی اللہ عنہ) نے۔ اور حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنک)! ہم نے جنت میں تمہارے کی پاچوں کی آواز سنی ہے تو کیا عمل کرتا ہے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میرے ماں باپ آپ (ﷺ) پر قربان ہو جائیں مجھے تو کوئی بات معلوم نہیں۔ سوائے اِس کے کہ جب بھی میں نے وضو کیا تو دو رکعت نماز تحیۃ الوضو پڑھی (سوائے مکروہ اَوقات کے)۔ 32

جنت کی حسین وادی:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیارے نبی اللہ ﷺ ایک وادی میں پہنچے جہاں نہایت نفیس' معطر' خوشگوار ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی اور نہایت راحت و سکون کی مبارک آوازیں آ رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے سن کر فرمایا' جبرائیل (علیہ السلام) یہ کیسی خوشگوار' معطر' مبارک' راحت و سکون والی آوازیں ہیں۔ عرض کیا: اے محبوبِ کائنات (صلی اللہ علیک وسلم)! یہ جنت کی آوازیں ہیں' وہ کہہ رہی ہیں کہ اے بارِ الٰہ میرے ساتھ تو نے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا فرما۔ میرے بالا خانے میں موتی' مونگے' سونا' چاندی' جام' کٹورے' شہد' پانی' دُودھ' شراب طہور وغیرہ وغیرہ نعمتیں بہت زیادہ ہوگئی ہیں۔ اِسے ربِ کائنات کی طرف سے جواب ملا کہ ہر ایک وہ مسلمان جو مجھے اور میرے رسولوں علیہم السّلام کو مانتا ہے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا اور نہ ہی میرے برابر کسی کو سمجھتا ہے وہ سب تجھ میں داخل کئے جائیں گے۔

پھر فرمایا: اے جنت! سن' جس کے دِل میں میرا خوف ہے وہ ہر خوف وخطر سے محفوظ ہے۔ مجھ سے سوال کرنے والا محروم نہیں رہتا۔ مجھے قرض دینے والا بدلہ پاتا ہے جو میرے اُوپر بھروسہ کرتا ہے' اُسے خوب عطا فرماتا ہوں۔ کفالت کرتا ہوں' میں سچا معبودِ واحد ہوں۔ میرے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں۔ میرے وعدے غلط نہیں ہوا کرتے۔ مؤمن نجات یافتہ ہے (اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشادِ عظیم فرمایا) میں بابرکت اور سب سے بہتر خالق ہوں۔ یہ سن کر جنت نے کہا بس میں خوش ہوں۔ 33

دوزخ کی خوفناک وادی:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' (شمس العارفین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے ایک اور وادی دیکھی جہاں سے نہایت بھیانک اور خوفناک آوازیں آ رہی تھیں اور سخت بدبو آ رہی تھی۔ آپ ﷺ نے اُس کے بارے میں (حضرت) جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا' اُنہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! یہ جہنم کی آواز ہے جو یہ کہہ رہی ہے مجھے وہ دے جس کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ میرے طوق و زنجیریں' میرے شعلے' تھوہر' لہو اور پیپ' میرے عذاب اور سزا کے سامان بہت وافر

31 ابن کثیر جلد 3 ص 16' مواہب الرحمٰن جلد 5 جز 15 ص 19' درمنثور جلد 4 ص 150' خصائص کبریٰ جلد 1 ص 160۔157' حجۃ اللہ علی العالمین ص 352' (عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) اخراج احمد' نسائی' بزار' طبرانی' ابن المردویہ' بیہقی فی دلائل بسند صحیح' ابن ماجہ۔ 32 مواہب الرحمٰن جلد 5 جز 15 ص 18' ابن کثیر جلد 3 ص 15' درمنثور جلد 4 ص 151' حجۃ اللہ علی العالمین ص 351' خصائص کبریٰ جلد 1 ص 159۔ 33 ابن کثیر جلد 3 ص 18' مواہب الرحمٰن جلد 5 ص 23' ابن جریر جلد 8 جز 15 ص 6' درمنثور جلد 4 ص 144' خصائص کبریٰ جلد 1 ص 172' نشر الطیب ص 51' نزہتہ المجالس جلد 2 ص 253۔

ہو گئے ہیں۔ میرا گہراؤ بہت زیادہ ہے' میری آگ بہت تیز ہے۔ مجھے وہ عنایت فرما جس کا وعدہ مجھ سے ہوا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل نے ارشاد عظیم فرمایا: ہر مشرک و کافر' خبیث' منکر' بے اِیمان مرد عورت تیرے لئے ہے۔ یہ سن کر جہنم نے اپنی رضا مندی ظاہر کی۔34

اگر آپ ﷺ جواب عنایت فرماتے تو!

حضرت سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' (سرور کون ومکاں حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا: ابھی میں براق پر سوار ہو کر چلا ہی تھا تو مجھے کسی پکارنے والے نے دائیں طرف سے پکارا: **یَا مُحَمَّدُ اُنظُرنِی اَسئَلُکَ یَا مُحَمَّدُ اُنظُرنِی اَسئَلُکَ یَا مُحَمَّدُ اُنظُرنِی اَسئَلُکَ** (تین مرتبہ یہ عرض کیا اے محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیک وسلم)! میری طرف دیکھئے میں آپ ﷺ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں)۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں' نہ میں نے جواب دیا نہ ہی میں ٹھہرا۔ پھر جب تھوڑا آگے بڑھا تو بائیں طرف سے کسی پکارنے والے نے اسی طرح پکارا: ''اے محمد (صلی اللہ علیک وسلم)! میری طرف دیکھئے میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں''۔ سرکارِ کائنات ﷺ فرماتے ہیں' نہ میں نے اس کی طرف دیکھا اور نہ میں ٹھہرا۔ پھر کچھ آگے گیا تو ایک عورت دُنیا بھر کی زینت کئے ہوئے بازو کھولے کھڑی ہے۔ اس نے مجھے اسی طرح آواز دی: **یَا مُحَمَّدُ اُنظُرنِی اَسئَلُکَ** لیکن میں نے نہ تو اُس کی طرف توجہ فرمائی اور نہ ہی وہاں ٹھہرا۔ جب بیت المقدس پہنچے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام عرض کرتے ہیں: یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم)! آپ ﷺ متفکر کیوں ہیں؟ فرمایا: راستے والے واقعات سے۔ عرض کیا۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) پہلا شخص تو یہودی تھا اگر آپ ﷺ اُس کا جواب فرما دیتے تو آپ ﷺ کی اُمت یہودی ہو جاتی۔ دوسرا نصرانیوں کا دعوت دینے والا تھا۔ اگر آپ ﷺ وہاں ٹھہرتے اور اُس سے باتیں کرتے تو آپ ﷺ کی اُمت نصرانی ہو جاتی۔ اور وہ عورت دُنیا تھی اگر آپ ﷺ اُسے جواب دیتے یا وہاں ٹھہرتے تو آپ ﷺ کی اُمت دُنیا کو آخرت پر ترجیح دے کر گمراہ ہو جاتی۔ اللہ اکبر! 35

(اگر آج کے حالات کا جائزہ لیں تو بات سمجھ میں آتی ہے۔ مذکورہ واقعہ میں جو ذِکر ہے آپ ﷺ کی اُمت یہودی' نصرانی یا دُنیا کو ترجیح دینے والی ہوتی۔ یہ من حیث الامت کے طور پر ہے یعنی ساری کی ساری اُمت اَیسی ہو جاتی مگر آج حالت دیکھنے میں آ رہی ہے کہ کلمہ گو لوگ یہود و نصاریٰ کی پیروی کر رہے ہیں اور دُنیا کے پجاری بنے ہوئے ہیں۔ یہ ساری اُمت کے معنوں میں نہیں۔ کیونکہ بے شمار دُنیائے اِسلام اَیسی ہے جو یہود و نصاریٰ کی پیروی اور دُنیا کی پرستش سے بچی ہوئی ہے اور یہ اس لئے ہے کہ ہمارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے مذکورہ بالا آوازوں کی طرف توجہ نہیں فرمائی۔ اگر نعوذ باللہ توجہ فرمائی ہوتی تو تمام کلمہ گو لوگ یہودی اور عیسائی وغیرہ کی طرح ہو گئے ہوتے)۔

نوٹ: مذکورہ بالا واقعات میں سرکارِ کائنات ﷺ کا پوچھنا اَندازِ گفتگو کے حساب سے تھا جیسے اللہ کریم عزوجل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا آپ کے ہاتھ میں کیا ہے؟

واپسی پر:

حضور سیّدنا نبی اللہ ﷺ فرماتے ہیں' جب میں واپس آنے لگا اور حضرت جبرائیل علیہ السلام مجھے لے کر نیچے اُترے تو میں نے اُن سے پوچھا کہ میں جس آسمان پر پہنچا وہاں کے فرشتوں نے خوشی ظاہر کی ہنس ہنس کر مسکراتے ہوئے مجھے ملے بجز ایک فرشتہ کے ''میں نے اُسے سلام کیا اُس نے میرے سلام کا جواب دیا مجھے مرحبا بھی کہا لیکن مسکرائے نہیں (حضرت) جبرائیل (علیہ السلام) نے عرض کیا: یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم) وہ (فرشتہ ہے جس کا نام) مالک ہے اور وہ دوزخ کا داروغہ ہے۔ اپنے پیدا ہونے سے لے کر آج تک ہنسا نہیں یہی اِس کے ہنسنے کا موقع تھا۔ یہ قیامت تک

34 ابن کثیر جلد 3 ص 18' مواہب الرحمٰن جلد 5 ص 23' درمنثور جلد 4 ص 144' خصائص کبریٰ جلد 1 ص 172' نشر الطیب ص 52' نزہتہ المجالس جلد 2 ص 253۔ 35 تفسیر ابن کثیر جلد 3 ص 13' الجامع الاحکام القرآن جلد 5 جز 9 ص 206' ابن جریر جلد 8 جز 15 ص 10' درمنثور جلد 4 ص 142' خصائص کبریٰ جلد 1 ص 167' نشر الطیب ص 53۔52' نزہتہ المجالس جلد 2 ص 247۔

ہنسے گا نہیں''۔36

واپسی پر لوگوں کو بتایا:

حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جب میں نے لوگوں کو معراج کا واقعہ سنایا اور قریش نے مجھے جھٹلایا میں اُس وقت حطیم میں کھڑا ہوا تھا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ بیت المقدس میری آنکھوں کے سامنے لایا اور اُسے بالکل ظاہر فرما دیا اَب وہ جو نشانیاں مجھ سے پوچھتے تھے میں دیکھتا جاتا تھا اور بتلاتا جاتا تھا۔37

اور روایات میں ہے: معراج والی صبح مجھے یقین تھا جب میں لوگوں میں اِس واقعہ کو بیان کروں گا تو وہ مجھے جھٹلائیں گے۔ چنانچہ آپ ﷺ ایک طرف غمناک حالت میں بیٹھ گئے۔ اُسی وقت آپ ﷺ کے پاس سے دُشمنِ خدا' ابوجہل گزرا اور پاس بیٹھ کر بطورِ مذاق کہنے لگا۔ فرمایئے کوئی نئی بات ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! ہے۔ اُس نے کہا فرمایئے' آپ ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا: آج رات مجھے سیر کرائی گئی اُس نے پوچھا کہاں تک فرمایا بیت المقدس تک یعنی بیت المقدس کی طرف اور صبح کو آپ ﷺ یہاں موجود بھی ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا: ہاں! اَب اُس موذی کے دِل میں خیال آیا کہ اِس وقت اِنہیں جھٹلانا اچھا نہیں' کہیں اَیسا نہ ہو کہ لوگوں کے مجمع میں پھر یہ بات نہ کہیں اِس لئے اُس نے کہا' کیوں صاحب اگر میں اُن سب لوگوں کو جمع کرلوں تو سب کے سامنے بھی آپ یہی فرمائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں' سچی باتیں چھپانے کی نہیں ہوتیں۔ اُسی وقت اُس نے لوگوں کو پکارا کہ اے بنی کعب لوئی کی اولاد والو! آؤ' سب لوگ اُٹھ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ کے پاس آکر بیٹھ گئے تو اِس ملعون نے کہا' اب اپنی قوم کے لوگوں کے سامنے وہ بات بیان فرمائیں جو مجھ سے کہہ رہے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں سنو! مجھے آج رات سیر کرائی گئی۔ سب نے پوچھا کہاں گئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بیت المقدس تک۔ لوگوں نے کہا' اچھا اور پھر صبح کو ہم میں موجود ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اَب تو کسی نے تالیاں پیٹنی شروع کردیں' کوئی تعجب کے ساتھ اپنا ہاتھ اپنے ماتھے پر رکھ کر بیٹھ رہا اور سخت حیرت کے ساتھ اُنہوں نے بالاتفاق آپ ﷺ کو جھوٹا سمجھا پھر کچھ دیر کے بعد کہنے لگے۔ اچھا آپ ﷺ وہاں کی کیفیت اور جو نشانات ہم پوچھیں بتا سکتے ہیں؟ اُن میں وہ لوگ بھی تھے جو بیت المقدس سے ہو آئے تھے اور وہاں کے چپے چپے سے واقف تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا' پوچھو کیا پوچھتے ہو؟ وہ پوچھنے لگے۔ آپ ﷺ بتلانے لگے۔ فرماتے ہیں بعض اَیسے باریک سوال اُنہوں نے کئے کہ ذرا مجھے گھبراہٹ ہونے لگی۔ اُسی وقت مسجد میرے سامنے کردی گئی اَب میں دیکھتا جاتا تھا اور بتاتا جاتا تھا بس یوں سمجھو کہ عقیل کے گھر کے پاس ہی مسجد تھی یا عقال کے گھر کے پاس یہ اِس لئے کہ مسجد کے بعض اَوصاف کی طرف میرا دھیان نہیں تھا۔ آپ ﷺ کے اِن نشانات کے بتلانے کے بعد سب کہنے لگے اِمام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اَوصاف تو صاف صاف اور ٹھیک ٹھیک بتلائے خدا کی قسم ایک بات میں بھی غلطی نہیں کی۔ یہ حدیث نسائی وغیرہ میں بھی موجود ہے۔ 38

کفار قریش کی جماعت اُسی وقت دوڑی بھاگی۔ اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچی اور کہنے لگی لو اور سنو! آج تو تمہارے ساتھی عجیب خبر سنا رہے ہیں' فرماتے ہیں: ایک رات میں وہ بیت المقدس سے ہوکر آ بھی گئے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ فرماتے ہیں تو سچ ہے' واقعی وہ ہو آئے ہیں۔ لوگوں نے کہا'' آپ اِسے بھی مانتے ہیں کہ رات کو جائیں اور صبح سے پہلے ملک شام سے واپس مکہ مکرمہ پہنچ جائیں''۔ اَمیر المومنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! سنو! ''میں تو اِس سے بھی بڑی بات کو اِس سے بہت پہلے مانتا آیا ہوں۔ میں مانتا ہوں اُن کے پاس آسمان سے سچی خبریں آتی ہیں''۔ حضرت سیّدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' اُسی دِن سے آپ رضی اللہ عنہ کا نام ہوگیا صدیق۔39

36 ابن کثیر جلد3 ص9۔ 37 بخاری جلد2 ص684' مسلم جلد1 ص96' مشکوٰۃ حدیث نمبر 5868' دلائل النبوۃ جلد2 ص359' مسند ابوعوانۃ جلد1 ص125۔ 38 ابن کثیر جلد3 ص12۔ 39 ابن کثیر جلد3 ص9۔

I LOVE DEEN-A-ISLAM

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا
مُنیر احمد یُوسفی (ایم۔اے) علیہ الرحمہ
الیکٹرونک میڈیا پر

تصنیفات اور سیدھا راستہ میگزین کے لئے

http://www.seedharastah.com

پڑھنے اور ڈون لوڈ ایک ساتھ ساتھ

nagina tv

Facebook

www.fb.com/nagina.tv

سوالات و جوابات کے لئے

info@seedharastah.com

+92-300-4274936,0321-8868693

Video بیانات کے لئے

YouTube naginatv

naginatv

www.nagina.tv

Live Programme کا شیڈول

(۱) ہر انگریزی ماہ کے پہلے اتوار ماہانہ تعلیمی و تربیتی اجتماع کو صبح 11:00 تا بعد از نماز ظہر۔

(۲) ہفتہ وار تعلیمی و تربیتی اجتماع کو ہر ہفتے بعد از نماز عشاء۔ (۳) روزانہ بعد از نماز فجر تفسیر قرآنِ مجید۔

(۴) علاوہ ازیں گاہے بگاہے دیگر نمازوں اور مواقع پر بھی۔ nagina.tv www nagina.tv

WhatsApp No:

مختلف عنوانات کی ویڈیو آڈیو بیانات حاصل کرنے کیلئے ہمارے نمبر +92344-4501541

پر السلام علیکم لکھ کر whatsapp پر sms فرمائیں۔ آڈیو اور ویڈیو' سی ڈیز اور موبائل کارڈ MP3 اور MP4

مختلف عنوانات کی ویڈیو آڈیو بیانات اور محفلوں کی سی ڈیز، میموری کارڈ و یو ایس بی ہمارے ہیڈ آفس سے حاصل کر سکتے ہیں۔

نوٹ تمام قارئینِ کرام سے گذارش ہے کہ اِس کاوش میں مزید بہتری کے لئے ہمیں اپنی رائے سے آگاہ فرمائیں۔

ہیڈ آفس: جامع مسجد نگینہ' بلاک B-III گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور۔

دُعاؤں کے طالب صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی 0313-3333777 محمد عثمان علی یوسفی 0314-4287986

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ ﷺ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

عبدالواحد
اینڈ سنز

فریش ڈرائی فروٹ مرچنٹ کمیشن ایجنٹ

شیخ عبدالعلیم یوسفی
0300-4418320
شیخ حبیب احمد یوسفی
0300-4265505
0301-4556610

دوکان نمبر A-3 نیو فروٹ مارکیٹ راوی لنک روڈ لاہور فون: 042-37706505

Seiko®

FILTERS
and
Break Linings

سیکو فلٹرز اب بڑی گاڑیوں ہینو، بیڈفورڈ، مزدا، ٹریکٹرز کے ساتھ ساتھ موٹر سائیکلوں کے لیے بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہے

ایجنسی ہولڈر

ریاض آٹو ٹریڈرز 44 بادامی باغ سنٹر بادامی باغ لاہور
فون نمبر: 042-37701929

Genuine Parts ہینو جینئن پارٹس
HINO

ہمیشہ ہینو جینئن پارٹس استعمال کریں

HINO

حاجی آٹوز

82- بادامی باغ لاہور

ٹیلیفون: 042-37701456,37728010
فیکس: 042-37701482

دارالافتاء یوسفیہ

ازقلم: مفتی محمد آصف یوسفی (اُستاذ الحدیث جامعہ یوسفیہ لاہور)

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اِس مسئلہ کے بارے میں کہ نکاحِ مؤقت کرنا شریعت اِسلامیہ میں کیسا ہے؟ قرآن مجید و سنت مبارکہ سے واضح فرمائیں۔

سائل : محمد عبداللہ یوسفی

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم اجعل لی النور والصواب.

اِس مسئلہ کی وضاحت سے قبل چند باتیں ذہن نشین فرمالیں۔شریعتِ مطہرہ میں میاں بیوی کے درمیان نکاح سے حاصل ہونے والا تعلق صرف جنسی خواہش کی تکمیل نہیں، بلکہ نکاح جسم وروح کا باہمی رشتہ ہے، اِس مقدس رشتے میں میاں بیوی ایک دوسرے سے ہمیشہ وابستہ رہنے اور ایک دوسرے کے حقوق اَدا کرنے کا عہد و پیمان کرتے ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ (سبحانہ وتعالیٰ) اس مقدس رشتے کی وجہ سے زوجین کا باہمی تعلق اِس طرح بیان فرماتا ہے۔ **هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ.** 1 ''وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم اُن کے لئے لباس ہو''۔نکاح کا رشتہ عفت و پاک دامنی کا سبب اور گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہے، اسی وجہ سے نکاح کو دو تہائی دین کہا گیا ہے، نیز قرآنِ کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ نے نکاح کا مقصد یہ بیان فرمایا ہے: **مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَّلَا مُتَّخِذَاتِ اَخْدَانٍ ۝** 2 **مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِىْ اَخْدَانٍ ۝** 3 یعنی نکاح کرو اِس حال میں کہ تم پاک دامنی چاہتے ہو، شہوت پوری کرنا مقصود نہ ہو اور نہ ہی چوری چھپے یاری لڑانا۔اگر نکاح کے وقت شہوت پوری کرنا ہی غرض ہو تو یہ شرعی نکاح کے مقاصد کے خلاف ہے، جسے نفلی عبادات سے اَفضل قرار دیا گیا ہے۔نکاح کے مقاصد میں سے ایک عظیم مقصد نسل کی حفاظت ہے، چنانچہ تفسیر روح المعانی میں ہے: (**وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ) اَىْ اُطْلُبُوْا مَا قَدَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَكُمْ فِى اللَّوْحِ مِنَ الْوَلَدِ ، وَهُوَ الْمَرْوِىُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّالضَّحَّاكِ وَمُجَاهِدٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَغَيْرِهِمْ** 4

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ قرآنِ کریم کی آیت مبارکہ: **وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ** کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ ''تلاش کرو جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے، یعنی تلاش کرو جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہاری قسمت میں مباشرت کے ساتھ اولاد لوحِ محفوظ میں لکھ دی ہے اور یہی حضرت سیّدنا ابن عباس، حضرت سیّدنا ضحاک اور حضرت سیّدنا مجاہد رضی اللہ عنہم سے مروی ہے اور اس آیت مبارکہ میں اس بات کی راہ نمائی ہے کہ نکاح کی وجہ سے مباشرت کرنے والے کو چاہئے کہ اس کے پیشِ نظر نسلِ اِنسانی کی حفاظت ہو نہ کہ صرف جنسی خواہش کی تکمیل، اِس لئے کہ اللہ ربُّ العزّت نے نوعِ اِنسانی کی بقا کے لئے ہی ہمارے اَندر جماع کی شہوت کو پیدا کیا ہے جیسا کہ کھانے کی چاہت کو شخصیت کی بقا کے لئے بنایا ہے اور صرف جنسی خواہش کی تکمیل تو جانوروں کا عمل ہے۔نیز مقاصد شرعیہ میں نکاح کا مقصد اس طرح بیان کیا گیا ہے۔**فَقَدْ شَرَعَ الْاِسْلَامُ الزَّوَاجَ وَرَغَّبَ فِيْهِ وَاعْتَبَرَهُ الطَّرِيْقُ الْفِطْرِىُّ النَّظِيْفُ الَّذِىْ يَلْتَقِىْ فِيْهِ الرَّجُلُ بِالْمَرْاَةِ لَا بِدَوَافِعِ غَرِيْزِيَّةٍ مَحْضَةٍ وَّلٰكِنْ بِالْاِضَافَةِ اِلٰى تِلْكَ الدَّوَافِعِ ، يَلْتَقِيَانِ مِنْ اَجَلِ تَحْقِيْقِ هَدَفٍ سَامٍ نَبِيْلٍ هُوَ حِفْظُ النَّوْعِ الْاِنْسَانِىِّ وَابْتِغَاءِ الذُّرِّيَّةِ الصَّالِحَةِ الَّتِىْ تَعْمُرُ الْعَالَمَ وَتَبْنِى الْحَيَاةَ الْاِنْسَانِيَّةَ وَتَتَسَلَّمُ اَعْبَآءَ الْخِلَافَةِ فِى الْاَرْضِ لِتُسَلِّمَهَا اِلٰى مَنْ يَّخْلُفُ بَعْدَهَا** 5 اِسی طرح مقاصد الشریعۃ الاسلامیہ میں ہے کہ نکاح کی مشروعیت اور

1 البقرۃ:187۔ 2 النساء:25۔ 3 المائدۃ:5۔ 4 جلد1 ص:462، دار الکتب العلمیۃ۔ 5 جلد1 ص:24: ط: الکتاب منشور علی موقع وزارۃ الاوقاف السعودیۃ۔

اُس کی ترغیب اور اُس کو فطری طریقہ قرار دینے کی وجہ یہی ہے کہ نوعِ اِنسانی کی حفاظت ہو اور ایسی نیک صالح اَولاد کا وجود ہو جو اِس عالم کی تعمیر کر سکے' اِنسانی زندگی کو بنا سکے اور خلافت کی چادر کو سنبھال سکے' تاکہ اپنے بعد والے کو یہ اَمانت حوالہ کر دے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ یہاں تک کہ اِنسان ہمیشہ ہمیشہ والی زندگی میں داخل ہو جائے۔ نکاح کے مقاصد کے حصول اور نوعِ اِنسانی کی بقاء کے لئے ضروری ہے کہ میاں بیوی کا آپس میں تعلق دائمی ہو' وقتی نہ ہو' بلکہ عارضی شادی مذہبِ اِسلام میں حرام ہے' اِسی بات کے پیشِ نظر نکاحِ متعہ اور موَقت کو ہمیشہ کے لئے ناجائز اور حرام قرار دیا ہے' چنانچہ نبی اللہ ﷺ نے نکاحِ متعہ سے منع فرمایا ہے۔

جس کی تفصیل یہ ہے۔ حرمت متعہ پر قرآن مجید سے دلائل:

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: فَانْكِحُوْا مَاطَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ . 6 ''جو عورتیں تم کو پسند ہیں ان سے نکاح کرو' دو دو سے تین تین سے اور چار چار سے اور اگر تمہیں یہ خدشہ ہو کہ اُن کے درمیان اِنصاف نہیں کر سکو گے تو صرف ایک نکاح کرو یا اپنی کنیزوں پر اِکتفاء کرو۔ یہ آیت مبارکہ سورۃ نسآء سے لی گئی ہے جو مدنی سورت ہے اور ہجرت کے بعد نازل ہوئی ہے اِس آیت مبارکہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے قضاء شہوت کی صرف دو جائز صورتیں بیان فرمائی ہیں کہ وہ ایک سے چار تک نکاح کر سکتے ہیں اور اگر اُن میں عدل قائم نہ رکھ سکیں تو پھر اپنی باندیوں سے نفسانی خواہش پوری کر سکتے ہیں اور بس! اگر متعہ بھی قضاء شہوت کی جائز شکل ہوتا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کا بھی اِن دو صورتوں کے ساتھ ذِکر فرما دیتا اور اس جگہ متعہ کا بیان نہ کرنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ وہ جائز نہیں ہے۔ اَوائل اِسلام سے لے کر فتح مکہ تک متعہ کی جو شکل رائج اور مباح تھی اس آیت مبارکہ کے ذریعہ اُس کو منسوخ فرما دیا گیا۔ نیز اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّامَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ (اِلٰی قَوْلِهٖ) ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ 7 ''اور تم میں سے جو شخص آزاد کنواری مسلمان عورتوں سے نکاح کرنے کی مالی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ مسلمانوں کی مملوکہ مسلمان باندیوں سے نکاح کرے اور یہ حکم اُس شخص کے لئے ہے جسے غلبہ شہوت کی وجہ سے اپنے اُوپر زنا کا خطرہ ہو اور اگر تم صبر کرو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اس آیت مبارکہ میں غلبہ شہوت رکھنے والے شخص کے لئے صرف دو طریقے تجویز کئے گئے ہیں ایک یہ کہ وہ باندیوں سے نکاح کرے دوسرا یہ کہ وہ ضبط نفس کرے اور تجرد کی زندگی گزارے اگر متعہ جائز ہوتا تو کنیزوں سے نکاح کی طاقت نہ رکھنے کی صورت میں اُس کو متعہ کی ہدایت دی جاتی لیکن اَیسا نہیں کیا گیا پس معلوم ہوا کہ کوئی شخص متعہ نہیں کر سکتا اسے نکاح ہی کرنا پڑے گا خواہ باندیوں سے کرے اور اگر ان سے بھی نکاح کی طاقت نہیں رکھتا تو پھر اسے صبر کرنا چاہئے۔ متعہ کے جواز کی کوئی صورت نہیں ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَايَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ 8 اور جو لوگ نکاح کی طاقت نہیں رکھتے اُن پر لازم ہے کہ وہ ضبطِ نفس کریں حتی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اُنہیں اپنے فضل سے غنی کر دے۔ اس آیت مبارکہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے غیر مبہم اَلفاظ میں واضح فرما دیا ہے کہ اگر نکاح نہیں کر سکتے تو ضبطِ نفس کرو اگر متعہ جائز ہوتا تو نکاح کی اِستطاعت نہ ہونے کی صورت میں متعہ کی اجازت دے دی جاتی جب کہ متعہ کی اِجازت کی بجائے ضبطِ نفس کا حکم دیا گیا ہے تو معلوم ہو گیا کہ اِسلام میں متعہ کے جواز کا کوئی تصور نہیں ہے۔ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ ○ 9 اِس حال میں کہ تم اُن خواتین کو قلعہ نکاح کی حفاظت میں

6 النسآء:3۔ 7 النسآء:25۔ 8 النور:33۔ 9 النسآء:24۔

لانے والے ہو نہ محض عیاشی کرنے والے۔ اور یہ واضح ہے کہ متعہ میں محض عیاشی ہوتی ہے اس میں متعہ والی عورت کا مرد پر نہ نفقہ ہوتا ہے نہ اس کی طلاق ہے نہ عدت اور نہ وہ مرد کے ترکہ کی وارث ہوتی ہے یہ محض عیاشی ہے۔ حفاظت نکاح ہی میں ہوتی ہے۔

حرمت متعہ پر اَحادیث مبارکہ سے دلائل:

اِمام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی 256ھ روایت کرتے ہیں: اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) بیان فرماتے ہیں' (امام الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے دِن عورتوں سے متعہ اور پالتو گدھوں کے گوشت کو حرام فرما دیا۔ 10

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ہم (شافع یوم النشور حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک میں گئے ہم ثنیۃ الوداع پر اُترے تو حضرت سیّدنا اِمام الانبیاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چراغوں کو دیکھا اور عورتوں کو روتے ہوئے دیکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کیا ہے؟ بتایا گیا کہ جن عورتوں سے متعہ کیا گیا تھا وہ رو رہی ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نکاح' طلاق' عدت اور میراث نے متعہ کو حرام کر دیا۔ 11

کیونکہ متعہ میں نہ طلاق ہوتی ہے نہ عدت اور نہ میراث نہ اس کو نکاح کہا جاتا ہے بلکہ اس میں عورت کا نان ونفقہ بھی واجب نہیں ہوتا ہے اور نہ متعہ والی عورت پر بیوی کا اِطلاق ہوتا ہے کیونکہ قرآن مجید میں بیویوں کی وراثت بیان کی گئی ہے اور متعہ والی عورت وارث نہیں ہوتی۔ امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی متوفّٰی 360ھ روایت کرتے ہیں: حضرت سیّدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ہم باہر گئے اور ہمارے ساتھ وہ عورتیں تھیں جن کے ساتھ ہم نے متعہ کیا تھا جب ہم ثنیۃ الرکاب پر پہنچے تو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! یہ وہ عورتیں ہیں جن سے ہم نے متعہ کیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ قیامت تک کے لئے حرام کر دی گئی ہیں۔ 12

حضرت سیّدنا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میں نے حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا: آپ نے متعہ کے جواز کا کیسا فتوی دیا ہے؟ حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ** خدا کی قسم میں نے یہ فتوی نہیں دیا اور نہ میں نے یہ ارادہ کیا تھا' میں نے اسی صورت میں متعہ کو حلال کہا ہے جس صورت میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے مردار' خون اور خنزیر کے گوشت کو حلال فرمایا ہے۔ 13

امام ابو بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی 235ھ میں روایت کرتے ہیں: حضرت سیّدنا ربیع بن مرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں' فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ (نبی رحمت حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجرِ اَسود اور باب کعبہ کے درمیان کھڑے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو! اے لوگو! میں نے تم کو متعہ کرنے کی اِجازت دی تھی' سنو! اَب اللہ تبارک وتعالیٰ نے متعہ کو قیامت تک کے لئے حرام فرما دیا ہے' سو جس شخص کے پاس اُن میں سے کوئی عورت ہے اس کو چھوڑ دے اور جو کچھ اس کو دیا ہے وہ اس سے واپس نہ لے۔ حضرت سیّدنا سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تبارک وتعالیٰ اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے اگر وہ متعہ کی حرمت نہ بیان کرتے تو **عَلَی الْاِعْلَانِ** زنا ہوتا۔ حضرت سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: سنو! متعہ زنا ہے۔ 14

اِمام عبدالرزاق بن ہمام 211ھ روایت کرتے ہیں: حضرت ابن ابی عمرۃ انصاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان کے متعہ کے متعلق فتوی کے بارے میں پوچھا' انہوں نے فرمایا: اللہ تبارک تعالیٰ جَلَّ مَجدہٗ الکریم معاف فرمائے متعہ ضرورت کی بناء پر رخصت تھا جیسے ضرورت کے وقت مردار کہ خون اور

---

10 صحیح بخاری حدیث نمبر: 4216' صحیح مسلم حدیث نمبر: 1407' سنن ترمذی حدیث نمبر: 1124۔ 11 مسند ابو یعلیٰ' حدیث نمبر: 6594' مؤسسۃ علوم القرآن بیروت 1408ھ۔
12 المعجم الاوسط: 942 مطبوعہ مکتبہ المعارف ریاض۔ 1416ھ) 13 المعجم الکبیر حدیث نمبر: 10601 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بروت۔ 14 المصنف ج2۔4 ص 293۔ 292 مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی 1406ھ۔

خنزیر کے گوشت کی رخصت ہوتی ہے۔15

حضرت ربیع بن سبرہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں' (سراج السالکین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے متعہ کو حرام کردیا۔16

حضرت سیّدنا معمر اور حضرت سیّدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: عمرۃ القضاء کے موقع پر صرف تین دِن کے لئے متعہ حلال ہوا تھا نہ اِس سے پہلے حلال ہوا تھا نہ اِس کے بعد۔17

حضرت سیّدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے متعہ کے متعلق سوال کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ زنا ہے۔18 حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ بیان فرماتے ہیں: متعہ صرف تین دِن ہوا' پھر اللہ عزَّ وجلَّ اور اس کے پیارے رسول ﷺ نے اِس کو ہمیشہ کے لئے حرام فرمادیا۔19

حضرت سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: متعہ کو طلاق' عدّت اور میراث نے منسوخ کردیا۔20

حضرت حارث علیہ الرحمہ فرماتے ہیں' اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رمضان نے ہر فرض روزہ کو منسوخ کردیا زکوٰۃ نے ہر فرض صدقہ کو منسوخ کردیا اور طلاق' عدت اور میراث نے متعہ کو منسوخ کردیا۔21 عارضی' وقتی نکاح کا حکم بھی متعہ ہی کی طرح ہے ہمارے نزدیک لہٰذا یہ بھی حرام ہے۔ تمام کتبِ فقہ میں یہ بات موجود ہے کہ نکاحِ متعہ اور نکاحِ موَقت باطل ہے' چنانچہ ہدایہ میں ہے:

"وَنِكَاحُ الْمُتْعَةِ بَاطِلٌ "وَهُوَ اَنْ يَّقُوْلَ لِاِمْرَاةٍ اَتَمَتَّعُ بِکَ كَذَا مُدَّةً بِكَذَا مِنَ الْمَالِ . . وَالنِّكَاحُ الْمُوَقَّتُ بَاطِلٌ "مِثْلُ اَنْ يَّتَزَوَّجَ اِمْرَاَةً بِشَهَادَةِ شَاهِدَيْنِ اِلٰى عَشْرَةِ اَيَّامٍ...وَلَنَا اَنَّهٗ اَتٰى بِمَعْنَى الْمُتْعَةِ وَالْعِبْرَةُ فِي الْعُقُوْدِ لِلْمَعَانِيْ وَلَا فَرْقَ بَيْنَ مَا اِذَا طَالَتْ مُدَّةُ التَّاقِيْتِ اَوْ قَصُرَتْ لِاَنَّ التَّاقِيْتَ هُوَ الْمُعَيِّنُ لِجِهَةِ الْمُتْعَةِ وَقَدْ وُجِدَ 22 نکاح متعہ باطل ہے اور اِس کی صورت یہ ہے کہ آدمی عورت سے کہے کہ میں تم سے اتنے مال کے بدلہ اِتنی مدّت تک کے لئے فائدہ اُٹھاؤں گا اور نکاحِ موَقت بھی باطل ہے اور اِس کی صورت یہ ہے کہ آدمی عورت سے دو گواہوں کی موجودگی میں (کچھ مدت' مثلاً) دس دِن کے لئے نکاح کرے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ معناً یہ متعہ ہی ہے اور عقود ومعاملات میں معانی کا اِعتبار ہوتا ہے اور اس میں کوئی فرق نہیں ہے کہ طویل مدّت ذِکر ہو یا قلیل' کیونکہ مدّت کا ذِکر کرنا ہی متعہ کی جہت کو متعین کردیتا ہے اور ہدایہ کی شرح ''عنایہ'' میں ہے:

وَالَّذِيْ يُفْهَمُ مِنْ عِبَارَةِ الْمُصَنِّفِ فِي الْفَرْقِ بَيْنَهُمَا شَيْئَانِ: اَحَدُهُمَا وُجُوْدُ لَفْظٍ يُشَارِكُ الْمُتْعَةَ فِي الْاِشْتِقَاقِ كَمَا ذَكَرْنَا آنِفًا فِيْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ. وَالثَّانِيْ شُهُوْدُ الشَّاهِدَيْنِ فِي النِّكَاحِ الْمُوَقَّتِ مَعَ ذِكْرِ لَفْظِ التَّزْوِيْجِ اَوِ النِّكَاحِ وَاَنْ تَكُوْنَ الْمُدَّةُ مُعَيَّنَةً 23

مصنف کی عبارت سے اِن دونوں (نکاحِ متعہ اور نکاحِ موَقت) کے مابین فرق کے سلسلے میں دو چیزیں سمجھ میں آتی ہیں)

(1) اَیسے لفظ کا وجود جو اِشتقاق میں متعہ کے ساتھ شریک ہیں۔

(2) نکاحِ موَقت میں دو گواہوں کا موجود ہونا' ساتھ اس کے کہ اس میں لفظ تزویج یا نکاح بھی مذکور ہوتا ہے اور مدت بھی متعین ہوتی ہے۔ اس قسم کا نکاح معناً اور عرفاً ''نکاحِ موَقت'' ہی ہے: فقہ حنفی کے مشہور اِمام علامہ ابنِ عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ نے نکاحِ موَقت کے تصوّر اور اس کی قانونی حیثیت کی وضاحت اِن اَلفاظ میں کی

15 المنصف حدیث نمبر:14033۔ 16 المنصف حدیث نمبر:14034۔ 17 المنصف حدیث نمبر:14040 سنن سعد بن منصور حدیث نمبر:832۔ 18 المنصف حدیث نمبر:14042۔ 19 المنصف حدیث نمبر:14043 سنن کبریٰ للبیہقی ج7 ص207۔ 20 المنصف حدیث نمبر:14044' سنن کبریٰ للبیہقی ج7 ص207۔ 21 المنصف حدیث نمبر:14046' سنن کبریٰ للبیہقی ج7 ص207۔ موارد الظمآن: ص309۔ 22 کتاب النکاح ج2: ص333: ط: مکتبہ رحمانیہ۔ 23 ج4 ص:394۔

ہے: وَمَعْنَاهُ الْمَشْهُوْرُ اَنْ يُّوْجَدَ عَقْدًا عَلَى امْرَاةٍ لَا يُرَادُ بِهٖ مَقَاصِدُ عَقْدِ النِّكَاحِ مِنَ الْقَرَارِ لِلْوَلَدِ وَتَرْبِيَّتِهٖ، بَلْ اِلٰى مُدَّةٍ مُعَيَّنَةٍ يَنْتَهِي الْعَقْدُ بِانْتِهَآئِهَا اَوْ غَيْرِ مُعَيَّنَةٍ بِمَعْنٰى بَقَاءِ الْعَقْدِ مَا دَامَ مَعَهَا اِلٰى اَنْ يَّنْصَرِفَ عَنْهَا فَلَا عَقْدَ، فَيَدْخُلُ فِيْهِ مَا بِمُدَّةِ الْمُتْعَةِ وَالنِّكَاحِ الْمُوَقَّتِ اَيْضًا فَيَكُوْنُ مِنْ اَفْرَادِ الْمُتْعَةِ، وَاِنْ عَقَدَ بِلَفْظِ التَّزَوُّجِ وَاَحْضَرَ الشُّهُوْدَ 24؎ عرفِ عام میں (نکاحِ مؤقت) کا معنی یہ ہے کہ کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ ایسا عقدِ نکاح کرے جس میں بچے کی پیدائش اور اس کی تعلیم و تربیت وغیرہ جیسے مقاصدِ نکاح کے حصول کا اِرادہ نہ کیا گیا ہو بلکہ مدتِ معینہ مکمل ہونے پر عقد بھی ختم ہو جائے۔ یا اَیسا نکاح جس میں مدّت تو متعین نہ کی گئی ہو بلکہ یہ اِرادہ کیا گیا ہو کہ عقد اُس وقت تک قائم رہے گا جب تک شوہر اور بیوی اکٹھے رہیں گے جب الگ ہو جائیں تو عقد ختم ہو جائے گا۔ نکاحِ متعہ، نکاحِ مؤقت اور متعین مدّت کے لئے ہونے والے نکاح میں اَیسا ہی ہوتا ہے۔ اس طرح ہونے والا ہر نکاح دراصل نکاحِ متعہ ہی ہے اگرچہ اس میں زوجیت کا لفظ اِستعمال کیا گیا ہو اور گواہ بھی حاضر ہوں۔

لہٰذا قرآنِ مجید، اَحادیث طیبات اور عبارات فقہاء اِسلام سے معلوم ہوتا ہے کہ اَیسا عقدِ نکاح جس میں ہمیشگی اور مقاصدِ نکاح کے حصول کا اِرادہ نہ ہو باطل ہے۔ سوال میں مذکور نکاحِ مؤقت میں بھی فریقین کی نیت و اِرادہ ہمیشگی و مقاصدِ نکاح کے حصول کا نہیں ہوتا اِس لئے اَیسا نکاح سرے سے منعقد ہی نہیں ہوگا۔ اَیسا وقتی نکاح کر کے لڑکا اور لڑکی میاں بیوی کے طور پر اکٹھے نہیں رہ سکتے کیونکہ ان کے درمیان شرعاً عقدِ نکاح قائم ہی نہیں ہوگا۔

وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

24؎ ابنِ عابدین، ردالمحتار 3: 51، بیروت، دار الفکر۔

Govt. Fedeal Urdu Unuversity of Arts, Science & Technology

Admission Open

College of Science & Technology (Affiliated)

Morning, Evening & Weekend Classes

B.Tech/BS.Tech (Electrical / Electronics)

Eligibility: DAE, F.sc (Pre Engg), I.C.S or Equivalent

Heads

Engr.Muhammad Moazzam Munir Yousufi

Address: Alyas Centre Umer Din Road Wassan Pura, Lahore

Ph No: 0322-4744353

HEC 4 Years Programme

Free Advanced Engineering Courses for BS.Tech Students

(1) Auto Cad (2) PLC
(3) Microcontroller
(4) ETAP (5) MATLAB
(6) ATS Circuit
(7) UPS Circuit
(8) Advanced Engineering Software

تبرُّکْ بِاٰثَارِ الصَّالِحِیْنَ

ازقلم: مولانا محمد افتخار الحسن (شیخ الحدیث جامعہ یوسفیہ لاہور)

حضرت سیّدنا عُروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا مِسور اور مروان سے روایت کیا ہے' فرماتے ہیں: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم زَمَنَ الْحُدَیْبِیَّةِ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ وَمَا تَنَخَّمَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِیْ کَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَکَ بِهَا وَجْهَهٗ وَجِلْدَهٗ [1] "(خاتم النبیین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس حدیبیہ کے دن تشریف لائے پھر حدیث شریف کو طوالت سے ذکر کیا اور فرمایا کہ نہیں پھینکی (شفیع المذنبین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رینٹھ مبارک مگر وہ کسی نہ کسی آدمی کے ہاتھ پر ہی جا گری پس اس نے اس کو اپنے چہرے اور جسم پر مل لیا"۔

کیا پوری کائنات میں امام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اس طرح کی کوئی عظیم ہستی ہے کہ جس کی ناک کی رطوبت بطور تبرک استعمال کی جاتی ہو۔ کسی پیر' کسی فقیر' کسی مفکر' کسی محدث' کسی مفسر' کسی عالم سے عقیدت رکھنے والے ایسا نہیں کر سکتے۔ تو پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ سنہری عمل تبرک باثار الصالحین کی دلیل نہیں؟

حضرت سیّدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: "بدر کے دن میں نے عبیدہ بن سعید بن عاص کو دیکھا کہ وہ ہتھیاروں سے مسلح تھا صرف دونوں آنکھیں دکھائی دیتی تھیں اُس کی کنیت ابوذات الکرش تھی کہنے لگا میں ابوذات الکرش ہوں۔ میں نے (یعنی حضرت سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ) نے ایک برچھی لے کر اُس پر حملہ کیا اور اُس کی آنکھ پر ماری وہ مر گیا ہشام کہتے ہیں مجھ سے بیان کیا گیا کہ (حضرت سیّدنا) زبیر (بن عوام رضی اللہ عنہ) کہتے تھ ے جب عبیدہ مر گیا تو میں نے اپنا پاؤں اُس پر رکھا اور دونوں ہاتھ لمبے کر کے بڑی مشکل سے میں نے وہ برچھی اُس کی آنکھ سے نکالی اس کے دونوں کنارے ٹیڑھے ہو گئے تھے عروہ نے کہا' پھر یہ برچھی (حبیب کبریاء حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت سیّدنا) زبیر (رضی اللہ عنہ) سے لے لی انہوں نے دے دی جب (نبی رحمت حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو (حضرت سیّدنا) زبیر (رضی اللہ عنہ) نے برچھی واپس لے لی پھر (خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا) ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کو دے دی' جب (خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا) ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کا وصال ہوا تو (امیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کو برچھی دے دی جب

حضرت سیّدنا طارق بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: "مَیں حج کی نیت سے چلا راستے میں کچھ لوگوں کو دیکھا نماز پڑھ رہے ہیں مَیں نے پوچھا کہ یہ مسجد کیسی ہے؟ یعنی جنگل میں کس نے بنائی لوگوں نے کہا یہی وہ درخت ہے جس کے نیچے (سرکارِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت الرضوان کی تھی اسی کے نیچے لوگوں نے نماز کے لئے مسجد بنالی ہے یہ سن کر مَیں (حضرت سیّدنا) سعید بن مسیّب (رضی اللہ عنہ) کے پاس آیا مَیں نے اُن سے پورا واقعہ بیان کیا' انہوں نے فرمایا مجھ سے میرے والد (حضرت سیّدنا) مسیّب بن حزن (رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا وہ اُن لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے (سیّد کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت کی تھی' میرے والد گرامی فرماتے تھے جب مَیں دوسرے سال وہاں گیا تو اس درخت کو بھول گیا (حضرت سیّدنا) سعید (رضی اللہ عنہ) نے کہا' (سرورِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ (رضی اللہ عنہم) تو اس درخت کو پہچان نہ سکے تم لوگوں نے کیسے پہچان لیا اور اس کے تلے مسجد بنالی' کیا تم ان سے زیادہ علم رکھتے ہو؟"۔ [3]

---

[1] بخاری جلد 1 ص 38۔ [2] بخاری جلد 2 ص 570۔

(اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کا وصال ہوا تو (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) کو برچھی دے دی جب (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) شہید ہوئے تو پھر یہ برچھی (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) کے پاس چلی گئی ان کے بعد ان کی اَولاد کے پاس رہی بالآخر (حضرت سیّدنا) عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) نے اُن سے مانگ لی ان کے پاس رہی یہاں تک کہ وہ شہید ہو گئے''۔2

ایک برچھی کا اِتنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس رہنا پھر خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کا اِس برچھی کو اپنے پاس محفوظ رکھنا اور مانگنا تبرک باثار الصالحین کی دلیل نہیں؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کس نظریہ سے اس درخت کے نیچے نماز پڑھنا شروع کی تھی یہ عقیدت ومحبت رکھنے والا ہی بتا سکتا ہے۔

حضرت سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''مَیں (سرورِ کون ومکاں حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا اس وقت آپ ﷺ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان مقام جعرانہ میں تشریف فرما تھے آپ ﷺ کے ساتھ (حضرت سیّدنا) بلال (رضی اللہ عنہ) بھی تھے آپ ﷺ کی بارگاہِ اَقدس میں ایک اَعرابی آیا اور عرض کیا' آپ ﷺ نے جو مجھ سے مال دینے کا وعدہ فرمایا وہ وعدہ پورا نہیں فرمائیں گے؟ آپ ﷺ نے اُس کو فرمایا: تجھے خوشخبری ہو وہ بولا آپ ﷺ مجھے اکثر خوشخبری دیتے ہیں (لیکن مال نہیں دیتے) تو (سیّد کونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ (حضرت) ابوموسیٰ اور (حضرت) بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کی طرف متوجہ ہوئے اور جلال کے اَنداز میں فرمایا اس نے خوشخبری رَد کر دی تم خوشخبری قبول کرو' انہوں نے عرض کیا' قبول کی پھر آپ ﷺ نے پانی کا پیالہ منگوایا اور اپنے (نورانی) ہاتھ (مبارک) اور (نورانی) چہرہ (مبارک) دھویا پھر اُس میں کلی فرمائی اور اُن دونوں کو فرمایا اِس سے پیو اور چہروں اور سینوں پر ڈالو انہوں نے پیالہ پکڑا اور اَیسا ہی کیا پردے کی اَوٹ سے اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ سلمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے آواز دی اپنی ماں کے لئے بھی پانی بچانا انہوں نے تھوڑا بچا کر اُمّ المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی خدمت میں پیش کر دیا''۔4

کیا اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عمل ہماری ہدایت کے لئے کافی نہیں؟

''(سرورِ کونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے روز اِرشاد فرمایا کہ کل میں جھنڈا اُس شخص کو دوں گا جو اللہ (عزوجل) اور اُس کے (پیارے) رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے یا فرمایا اللہ (جل جلالہ) اور اُس کا (پیارا) رسول ﷺ اُس سے محبت فرماتے ہیں راوی فرماتے ہیں کہ میں (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) کے پاس آیا اور ان کو لے کر بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوا اِس حال میں کہ وہ آشوب چشم (آنکھ دکھنا) میں مبتلا تھے آپ ﷺ نے اُن کی آنکھوں میں لعاب دہن شریف لگایا وہ فوراً دُرست ہو گئیں''۔5

اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں لعاب دہن تبرک باثار الصالحین کی دلیل نہیں؟

حضرت سیّدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''(اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ) عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے ہمیں ایک تہبند اور ایک پیوند لگی چادر نکال کر دکھائی اور فرمایا اسی تہبند اور چادر میں (سیّد الکونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا''۔6

اُمّ المؤمنین کا اُس تہبند (مبارک) اور چادر (شریف) کو سنبھال کر رکھنا پھر لوگوں کو نکال کر دکھانا زیارت کروانا حصولِ برکت کے لئے نہیں تھا؟

(جاری ہے)

3 بخاری جلد 2 ص 599۔ 4 بخاری جلد 2 ص 625۔ 5 مسلم جلد 2 ص 115۔ 6 مسلم جلد 2 ص 194۔

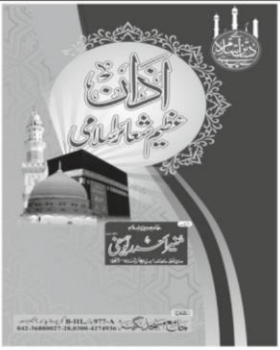

اَذان (عظیم شعائرِ اسلامی)

ہدیہ 100 روپے

تالیف: پیرِ طریقت رہبرِ شریعت منیرِ اسلام منیر احمد یوسفی علیہ الرحمہ

جن کے دِل دُنیا میں ذِکرِ الٰہی سے آباد نہیں ہوتے اُن کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہُ الکریم نے تقرب کے مختلف طریقے رکھے ہیں اور اُن طریقوں پر چلنے کے لئے اِن عظیم اَنبیاء کرام علیہم السّلام کو حکم اِرشاد فرمایا جو خود بھی اللہ عزّ وجلّ کے ذِکر سے لوگوں کو فیض یاب کرتے ہیں۔ اِن اَذکار میں سب سے بڑا ذِکر نماز ہے' نماز کے لئے لوگوں کو بلانا ایک مسئلہ تھا' جس کے لئے اَذان کا طریقہ رائج کیا گیا اور اِس کے فضائل اور مناقب اور اَذان اور مؤذن کا مقام اور اِس پر ملنے والی نعمتوں کا ذِکر کیا' تاکہ لوگ مؤذن بن کر مقرب لوگوں میں شمار ہوسکیں۔ پیرِ طریقت رہبرِ شریعت خادمِ دینِ اِسلام منیر احمد یوسفی (ایم۔اے) نے دِن رات کی ناقابلِ بیان محنت کے بعد قرآنِ مجید اور کتبِ اَحادیث مبارکہ سے اَذان کا مکمل مضمون تیار کیا ہے جو اِبتدائی کلاس کے طلباء سے لے کر سکالرز کے لئے عظیم خزانہ ہے۔ اِس عظیم کتاب کے مطالعہ سے صاحبِ اِیمان لوگوں کے دِلوں میں اَذان کی اَہمیت اُجاگر ہوگی' بالخصوص عظیم خواتین اِسلام اور مرد حضرات جو اَذان کو نظر اَنداز کر کے لاکھوں کروڑوں ثواب ضائع کر رہے ہیں' وہ عظیم نقصان سے محفوظ رہ سکیں گے۔

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت منیرِ اسلام منیر احمد یوسفی علیہ الرحمہ کی تصنیف کردہ دیگر عظیم آسان فہم خوبصورت کتابیں

نمبر شمار	نام کتب	ہدیہ	نمبر شمار	نام کتب	ہدیہ
1	حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ، یزید اور حدیث قسطنطنیہ	120 روپے	8	کھانے پینے کے آداب	120 روپے
2	ہمسایوں کے حقوق۔	100 روپے	9	شفاء بوسیلہ قرآن مجید و منزل	100 روپے
3	عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم	100 روپے	10	مقدس دُعائیں	400 روپے
4	تاریخ ولادت باسعادت اور وصال شریف	40 روپے	11	آئیں اپنی نماز کا جائزہ لیں!	400 روپے
5	نمازِ مترجم	100 روپے	12	دعوت وتبلیغ	100 روپے
6	حقوق فوت شدگان	400 روپے	13	بسم اللہ شریف کی برکات	100 روپے
7	آئیں قرآنِ مجید وسُنّت مبارکہ کو اپنائیں	60 روپے	14	آئیں پڑھیں شرک کیا ہے؟	150 روپے

کتابیں ملنے کا پتا: جامع مسجد نگینہ 977-A بلاک B-III گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور
0322-4632138,0300-4274936

الداعیان

نگینہ جیولری ورکشاپ
پروپرائیٹر: محمد خرم شہزاد یوسفی 042-37631431
دوکان نمبر 6 خورشید مارکیٹ گلی ہینگناں، سوہا بازار رنگ محل لاہور

ثانی کیبلز
پروپرائیٹر: محمد افضال یوسفی 0334-9898173
فیکٹری: ابراہیم روڈ نزد منشی ہسپتال، بندروڈ لاہور

عظیم معجزہ

حضرت سیّدنا ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' مجھے ایک بکری ہدیہ کے طور پر دی گئی' تو میں نے اُسے ہنڈیا میں ڈال دیا' خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو فرمایا:

مَا هٰذَا يَا اَبَا رَافِعٍ فَقَالَ شَاةٌ اُهْدِيَتْ لَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَطَبَخْتُهَا فِي الْقِدْرِ قَالَ نَاوِلْنِيْ الذِّرَاعَ يَا اَبَا رَافِعٍ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْآخَرَ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ الْآخَرَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِيْ الذِّرَاعَ الآخَرَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا لِلشَّاةِ ذِرَاعَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ سَكَتَّ لَنَاوَلْتَنِيْ ذِرَاعًا فَذِرَاعًا مَا سَكَتُّ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ فَاهُ وَغَسَلَ اَطْرَافَ اَصَابِعِهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ عَادَ اِلَيْهِمْ فَوَجَدَ عِنْدَهُمْ لَحْمًا بَارِدًا فَاَكَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً

''ابورافع! یہ کیا ہے؟ اُنہوں نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) ایک بکری ہمیں بطور ہدیہ دی گئی تھی تو میں نے اسے ہنڈیا میں پکایا ہے' آپ ﷺ نے فرمایا: ابورافع! مجھے دستی دو۔ میں نے دستی آپ (ﷺ) کو دے دی' پھر آپ (ﷺ) نے فرمایا: مجھے دوسری دستی دو۔ میں نے دوسری دستی بھی آپ (ﷺ) کو دے دی' پھر آپ (ﷺ) نے فرمایا: مجھے اور دستی دو۔ اُنہوں نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) بکری کی صرف دو دستیاں ہوتی ہیں' (رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے اُنہیں فرمایا: اگر تم خاموش رہتے اور جب تک خاموش رہتے تو مجھے یکے بعد دیگرے دستی ملتی رہتی۔ پھر آپ ﷺ نے پانی منگوایا' کلی کی اور اپنی اُنگلیوں کے کنارے دھوئے' پھر کھڑے ہوئے تو نماز پڑھی' پھر دوبارہ اِن کے پاس تشریف لائے تو اِن کے ہاں ٹھنڈا گوشت پایا تو اسے کھایا' پھر آپ (ﷺ) مسجد میں تشریف لے گئے تو نماز پڑھی اور پانی کو ہاتھ تک نہ لگایا''۔

مشکوۃ حدیث نمبر 327

میاں لائٹ ہاؤس کے درآمد شدہ خالص دانہ سے اپنے تیار کردہ اعلیٰ کوالٹی کے مرچ خول لائٹ مرچ اینڈ ڈیکوریشن لڑی معیار میں سب سے اوّل

میاں لائٹ ہاؤس

دکان نمبر 3.B حافظ الیکٹرک مارکیٹ، شمع بلڈنگ
شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ 042-37636243

مینوفیکچررز
میاں محمد یوسف یوسفی

14 ویں سالانہ مُعلّمِ اِنسانیت کانفرنس کا اِظہارِ تشکر

از: پیر طریقت، رہبر شریعت، بشیر احمد یوسفی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ رب العزت کے فضل و کرم، خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی عنایت اور بابا جان نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ اور قبلہ والد گرامی منیر اِسلام حضرت علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کے فیضان نظر سے 2 فروری 2020ء کو 14 ویں سالانہ مُعلّمِ اِنسانیت ﷺ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔

قبلہ والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد یہ پہلی کانفرنس منعقد کی گئی۔ اِس کانفرنس کے انعقاد سے پہلے بھی ہمیں تمام اَحباب کی محبتیں بھرپور اَنداز میں میسر آ رہی تھیں مگر کانفرنس کے اِنعقاد نے دل کو یہ سکون عطا کیا کہ قبلہ والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کی محبت اور فیض (اِن شاءاللہ) جاری ہے اور جاری رہے گا۔ ہمیشہ کی طرح میرے تمام پیارے بزرگوں پیارے دوستوں پیارے رشتہ داروں اور پیارے برادرانِ طریقت و محبین (حضرات وخواتین) نے جس اَندازِ محبت سے شرکت کی وہ ہمارے لئے ایمانی، ذہنی وقلبی سکون کا باعث ہے۔ قبلہ والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کے تمام دوست اَحباب اور مریدین نے اِس عظیم الشان کانفرنس کے اِنعقاد و اِنتظامات کے لئے جس طرح ہمارے ساتھ تعاون فرمایا ہم تہہ دل سے اُن سب کے شکر گزار ہیں۔

میں نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب اور انجمن اشاعت دین اِسلام (رجسٹرڈ) پنجاب کے عہدیداران اور کارکنان کا اور تمام برادرانِ طریقت کا تہہ دِل سے شکریہ اَدا کرتا ہوں۔

ماہِ جنوری کے آغاز سے ہی اَحباب کو کانفرنس کی دعوت کا سلسلہ شروع، ہوا قبلہ والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کے دوستوں، برادرانِ طریقت اور تمام محبین سے اِنتہائی شفقت اور محبت ملی۔ تمام پیاروں نے ہمیں مالی، جانی، بدنی اور ہر طرح کا تعاون عطا فرمایا۔ (محفل کے اِنعقاد کے لئے NOC، واسا، سیکیورٹی، پنجاب پولیس اور LWMC والوں کا خصوصی شکریہ اَدا کرتے ہیں۔)

شرکت کرنے والے تمام پیرانِ عِظام، مشائخ عِظام، علماءِ کرام، اَحباب ذی وقار کا بھی تہہ دِل سے شکریہ اَدا کرتا ہوں۔ جن احباب نے محفل کے کامیاب اِنعقاد پر اپنے محبت نامے بھیجے اُن کا بھی شکریہ اَدا کرتا ہوں۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ! جن بچوں اور بچیوں کی جہاں ڈیوٹیاں تھیں اِنتہائی محنت اور محبت سے سب نے اپنی ذمہ داریاں سرانجام دیں۔ جس کی گواہی ہر آنے والے پیارے مہمان نے بڑی محبت سے دی۔

اللہ ربُّ العزّت جلّ شانہٗ سے دُعا ہے کہ شفیع کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے صدقہ دین اِسلام کے اِس مشن جس کا آغاز قبلہ بابا جان نگینہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اور بابا جان سرکار منیر اِسلام رحمۃ اللہ علیہ نے اِسے پوری دُنیا میں پھیلایا اللہ رب العزت ہمیں، ہمارے اَحباب، اِس مشن کے ساتھ تعاون اور محبت کرنے والوں اور ہماری قیامت تک کی نسلوں کو ایمان کی سلامتی کے ساتھ اِس مشن پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اِس کامیاب اِنعقاد پر میں بندۂ ناچیز بشیر احمد یوسفی اپنے برادرِ اصغر پیر طریقت صاحبزادہ مفتی خلیل احمد یوسفی، پیر طریقت صاحبزادہ شیخ فہد احمد یوسفی صاحب، پیر طریقت جناب شیخ عقیل احمد یوسفی صاحب، صاحبزادہ محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزی صاحب، سیّد قیصر مختار شاہ صاحبان و برادران (سرپرست نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی رجسٹرڈ پنجاب) سمیت تمام پیارے بزرگوں، تمام پیارے محبین تمام پیارے برادرانِ طریقت تمام پیارے عزیز و اقارب اور تمام پیارے شرکاء (حضرات وخواتین) کو دِل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ، اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کا صدقہ فیض نگینہ اور بابا جی سرکار منیر اسلام رحمۃ اللہ علیہ کے فیض کو تا صبحِ

قیامت جاری وساری فرمائے۔

از: پیر طریقت حضرت علامہ مولانا محمد نعیم جاوید نوری صاحب

(کالم نگار روزنامہ پاکستان اسلام آباد)

قابل رشک بزم۔قابل رشک آستانہ

چودھویں سالانہ معلم انسانیت ﷺ کانفرنس

مکمل اسم بامسمی تھی یہاں اَدب بھی تھا' کشف بھی تھا' کرامت بھی تھی' تصوف بھی تھا' تعلیم بھی تھی' تعلّم بھی تھا' عقیدت بھی تھی' احترام بھی تھا' محبت بھی تھی' اکرام بھی تھا' ہمت بھی تھی' نظم بھی تھا۔ بانی محفل رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی اَیسے ہی اَفسانہ نہیں بنی اُنہوں نے کسی دِل والے کو اپنا دِل نذرانہ دیا تھا۔ اَیسے ہی قیمتی نگینہ نہ بنے اُن کا سینہ عشق رسول ﷺ کا مدینہ تھا۔ محفل پہ نور ونگہت' اُلفت ومحبت' اِیمان واِیقان اور یقین کی اَیسے ہی چادر نہ تنی تھی بلکہ یہ حضرت منیر اسلام رحمۃ اللہ علیہ کی نور پاشیوں کا ثمرہ تھا۔

عارف کامل صوفی باصفا کے فیضان کو دیکھ کر پتہ چلا' خوف خدا سے معمور قلوبِ اذہان' آنکھوں کو معرفت کی چمک' زبانوں کو ذکر الٰہی سے تر کرنا' ہزاروں ماتھوں کو سجدوں سے آشنا کرنا' سینوں کو عشق نبی کریم ﷺ کا مدینہ بنانا' سوچوں کو پاکیزگی' روحوں کو تازگی دے کر اِنسان سازی کرنا' اَولیاء وعلمائے ربّانیین کا اَصل کارنامہ ہے کیونکہ علمائے ربّانیین ہی اَنبیائے کرام علیہم السّلام کے حقیقی جان نشین ہوتے ہیں۔ وہ معرفت وللّٰہیت' اَخلاق واِخلاص' اپنے علم وفکر' اُجلے کردار اور قول وفعل کے تضاد سے پاک طرزِ زندگی سے لاکھوں گمراہ وبے شعور اِنسانوں کو شعورِ زندگی عطا کرتے ہیں۔

اَنبیاءِ کرام علیہم السّلام اپنی وراثت میں درہم ودینار نہیں' اخلاق وکردار کے اَن مٹ نقوش چھوڑتے ہیں' وہ ترکہ میں باغات ومحلات نہیں قابل تقلید ولائقِ فخر سپوت اور خوفِ خدا سے معمور قلوب والے مریدین وتلامذہ چھوڑتے ہیں۔

جو معاشرے میں مناظرانہ ومجادلانہ رویہ نہیں بلکہ محبت وشفقت میں گُندھے ہوئے اَنداز میں معاشرے میں ناصحانہ اور مصلحانہ کردار اَدا کرتے ہیں۔ جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق چائنہ سکیم لاہور کے اس عشق ومستی سے لبریز روحانی وعلمی اِجتماع میں کیا رنگ تھا۔ ماشاء اللہ جدھر دیکھو جسے دیکھو اپنی مسکراہٹ' محبت' چاہت' اَخلاق اور پیار سے حتی کہ وضع قطع سے ہر کوئی باباجی منیر اسلام رحمۃ اللہ علیہ کا مظہر نظر آ رہا تھا۔

یہ ایک تاریخی اور مسلمہ حقیقت ہے کہ کسی بڑے پیر' عالم' صوفی' ذاکر' دینی وروحانی شخصیت پر اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ شانہٗ کا بہت بڑا اِحسان ہوتا ہے کہ اُن کے جانے کے بعد اُن کے مشن کو اُن کی اولاد صرف پوت نہیں سپوت بن کر نہ صرف سنھبال لے بلکہ بہتر اَنداز میں جاری رکھے۔ اِس تاریخ ساز مُعلِّم اِنسانیت ﷺ کانفرنس کا نظم ونسق' ڈسپلن' تعلیم وتعلم' اِتصال فیض' استقبالیہ کیمپس' گاڑیوں کی پارکنگ' کتب کے اسٹال' جوتے رکھنے کا انتظام حاضرین کے لئے وسیع وعریض سٹینگ ارینجمنٹ' لنگر وتبرک' ملک بھر سے کثیر علماء ومشائخ کی شرکت' ہزاروں عقیدت مندوں' مریدین کی والہانہ حاضری' سٹیج کا منظّم ودلکش' علمی وروحانی ماحول دیکھ کر دل باغ باغ ہوگیا کہ حضرت باباجی منیر اسلام رحمۃ اللہ علیہ بھی اُن خوش نصیبوں میں سے ایک ہیں کہ جو خود پکے ٹھکے صوفی تھے تو اُن کے صاحبزادے پکے ٹھکے درویش خدا مست ہیں۔ اور قابل رشک حقیقی جاں نشیں' بس کرسی صدارت پہ وجود دوسرا تھا مگر پیار بھی وہی تھا' وقار بھی وہی تھا' نصیحت بھی وہی تھی' محبت والفت بھی وہی تھی' وہی چاہت تھی وہی نصیحت تھی اِسی لئے جواباً تمام عقیدت مندوں' مریدین' عظیم دینی وروحانی مشن کے معاونین وخادمین کی طرف سے بھی وہی والہانہ عقیدت ومحبت نظر آ رہی تھی۔

مجھے ہی نہیں تقریباً سبھی حاضرین کو خوش گوار حیرت ہو رہی تھی کہ کرسی صدارت پر پہلے باباجی پیر منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ تھے آج پیر بشیر احمد یوسفی مدظلہ العالی ہیں مگر چشمہ فیض نگینہ اُسی جوبن اور

بانک پن سے جاری وساری ہے۔ ماشاء اللہ صاحبزادہ مفتی خلیل احمد یوسفی اور صاحبزادہ محمد ابوبکر یوسفی بھی اسی جذبہ محبت و مودّت کے ساتھ اپنے بڑے بھائی کے ساتھ اپنے عظیم والد گرامی کے مشن میں برابر صوفیانہ بلکہ مجاہدانہ کردار اَدا کر رہے ہیں۔ بھائیوں کا آپس میں باہمی عزت واحترام کا ماحول اِس چیز کی صاف غمازی کر رہا تھا کہ اِن برادرانِ صغیر کو بھی اپنے بڑے بھائی جان کی طرف سے نہ صرف برادرانہ بلکہ وافر شفقت پدرانہ نصیب ہے۔

اللہ اللہ اِس عظیم الشان کانفرنس سے جو اِیقان و اِیمان کو جلا ملی اَلفاظ اُس کے اِظہار سے قاصر ہیں۔ آخر میں اِس محفل کی ایک اہم خصوصیت یہ تھی کہ یہاں کوئی نعت فروش نہیں تھا اور کوئی رسمی واعظ نہ تھا مگر پھر بھی ہزاروں فرزانِ توحید اور عاشقانِ رسول ﷺ کا عظیم الشان اِجتماع تھا۔ سُبحَانَ اللّٰہِ

(بس آخر میں حضرت برکت اللاھور پیر محمد اصغر نورانی کی طرف سے اکثر پڑھا جانے والا شعر جو جناب قاری عامر ملتانی صاحب نے آج دوبارہ سینڈ کیا۔ حسب حال لگتا ہے۔

زندگی جن کی گزرتی ہے اُجالوں کی طرح
یاد رکھتے ہیں اُنہیں لوگ مثالوں کی طرح
اللہ والوں کو کبھی موت نہیں آتی
وہ زندہ رہتے ہیں کتابوں کے حوالوں کی طرح)

از: استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد عمران حنفی صاحب (انچارج دارالافتاء جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور)

2 فروری 2020 سالانہ مُعلّم انسانیت ﷺ کانفرنس میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ اِنتظام و انصرام' دینی و اخلاقی تربیت' خطابات' اَفراد کی خاطر اور مہمان نوازی کے حوالے سے منفرد مثالی پروگرام تھا۔ جامع مسجد محمد ابو بکر صدیق اور جامعہ یوسفیہ کا اتصال دیکھ کر مسجد نبوی شریف اور جامعہ صفّہ کا فیضان نظر آتا ہے۔ حقیقت میں خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے نائبین اور وارثین وہی علماء اور صوفیا ہیں جن کے آستانوں پر مساجد و مدارس آباد ہیں۔ حضرت پیر طریقت رہبر شریعت مولانا منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی پوری حیات مستعار میں تبلیغ واشاعت کے ساتھ ساتھ مساجد اور مدارس کے قیام پر زور دیا اور اس کا عملی مظاہرہ خود کر کے دکھایا۔ حضرت بابا جی رحمۃ اللہ علیہ اِشاعتِ دِین میں اِمتیازی شان اور علیحدہ شناخت کے حامل تھے۔ علالت کے باوجود دعوت و اِرشاد کے کام میں مصروف اور ملی و مسلکی مسائل کی عُقدہ کشائی کے لئے ہمہ وقت فکر مند نظر آتے تھے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ صاحب علم و تقویٰ' علم دوست' ہمدرد علماء کرام' باہمت' جفاکش' محنتی' بیدار مغز' متقلب فی الدین' مہمان نواز اور تصنیف و تالیف کے شوقین تھے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لیا جائے جہد مسلسل اُن کا خصوصی وصف تھا۔ حضرت بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار حقیقی متبع شرع صوفیا میں ہوتا تھا یہی وجہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادگان اور مریدین شریعت کے پابند نظر آتے ہیں۔ ناچیز سے بابا جی رحمۃ اللہ علیہ بڑی شفقت فرمایا کرتے تھے جب بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری کا شرف ملتا تھا۔ بڑی محبتوں' شفقتوں اور مفید مشوروں سے نوازا کرتے تھے۔

میری دُعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب مکرم ﷺ کے توسل سے حضرت بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادگان' مریدین اور محبین کو اُن کے دینی' اخلاقی اور سماجی مشن کو بطریق احسن جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

از: حضرت مولانا راحت عطاری صاحب (مرکزی راہنما تحفظ ناموس رسالت محاذ کینٹ)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

2 فروری 2020 بروز اتوار 14 ویں سالانہ مُعلّم اِنسانیت کانفرنس میں محترم پیر بشیر احمد یوسفی صاحب کی دعوت پر شرکت کرنے کی سعادت ملی۔ اس کانفرنس میں بڑی تعداد میں علماء'

مشائخ اور عوام اہلسنت نے شرکت فرمائی۔

کانفرنس اِنتظامیہ نے شرکاء کے لئے بہترین پارکنگ اور خصوصی سیکیورٹی کا انتظام فرمایا تھا' مجھے خاص طور پر جس چیز کو دیکھ کر زیادہ خوشی ہوئی وہ انتظامیہ کا ''اچھا اخلاق'' تھا۔ تمام انتظامیہ کے افراد فرسٹ چیکنگ سے اسٹیج تک نہایت اچھے اخلاق کے ساتھ شرکاء کانفرنس کا استقبال فرما رہے تھے۔ کانفرنس ہال میں محترم پیر بشیر احمد یوسفی صاحب نے مجھے اشارے سے اسٹیج پر آنے کی جب دعوت دی تو اَیسا محسوس ہوا جیسے بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہو''عطاری صاحب''اسٹیج پر آجائیں۔

آج کی یہ کانفرنس بناوٹی یا بازاری نہیں تھی بلکہ روحانیت سے بھرپور کانفرنس تھی یہاں شریعت وطریقت کے جام پلائے جارہے تھے' ظاہری طور پر اگر کمی تھی تو منیر اِسلام حضرت علامہ پیر منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کی کمی محسوس ہورہی تھی۔

یہاں میں ایک بات کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہم لوگ مختلف اِداروں اور آستانوں پر جاتے ہیں یقین جانیں واللہ آج گاڑی کھڑی کرنے سے لے کر سٹیج تک جاتے وقت ہر جگہ جو بھی مرید ملا وہ مسکراہٹ سے ملا۔ نہایت اخلاق سے ملا' نہایت اَدب سے ملا ایک پوری محفل کے اَندر پورا انظام ڈسپلن کے اَندر تھا۔ مجھے پہلی مرتبہ کسی آستانے پر اَیسا ڈسپلن اَیسی تربیت اور اَیسے اخلاق سے مزین مریدین ملے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ جلالہٗ اس آستانے کو شاد وآباد فرمائے اور صاحبزادہ صاحب کو مزید دِین اِسلام کی تبلیغ کی سعادت نصیب فرمائے۔

اللہ جَلَّ جلالہٗ اس آستانے کو تاقیامت شاد وآباد فرمائے۔ آمین!

از: صاحبزادہ محمد عبداللہ ثاقب (نائب ناظم اعلیٰ جامعہ کریمیہ سدیدیہ بلال گنج لاہور)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مورخہ 2 فروری 2020ء بروز اتوار 14 ویں سالانہ معلّمِ اِنسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی قبلہ پیر طریقت رہبر شریعت امین وقاسم فیض نگینہ حضرت مولانا منیر احمد یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد یہ پہلی کانفرنس تھی جس میں بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی ظاہری کمی شدت سے محسوس ہورہی تھی لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اُن کی روحانی سرپرستی حسنِ اِنتظامات' شرکائے کانفرنس اور کثیر تعداد میں علماء ومشائخ کی صورت میں یقیناً صاحبزادگان کو میسر رہی۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ!

باہر سے لیکر پنڈال تک جتنے اَحباب مختلف ڈیوٹیز کر رہے تھے اُن کا اَخلاق اور خلوص بھی قبلہ بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی یاد دِلاتا رہا کہ یہ سب اُن کی ہی تربیت کا مظہر ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ کریم بوسیلہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو اِسی جذبے کے ساتھ قبلہ بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے جملہ معمولات کو جاری وساری رکھنے کی ہمت عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین

از: پیر طریقت حضرت علامہ مولانا قاری محمد اصغر نورانی صاحب (اَمیر تحریکِ دعوتِ حق پاکستان)

عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اَحیائے سنت کی تحریک جو حضور منیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے شروع کی اور اپنے مریدین کی تربیت جن اَعلیٰ خصائل پر کی ہے ان شاء اللہ یقین ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادگان اِس مشن کو تیزی سے آگے بڑھاتے ہوئے معاشرے میں بہت بڑی تبدیلی لا سکتے ہیں معلم انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس اس کا بہترین ثبوت ہے۔

قابل رشک بزم قابل دید آستانہ

از: حضرت علامہ شفیق اللہ اجمل صاحب (صدر انجمن علماء اہل سنت قلعہ گجر سنگھ ومعاون کوارڈی نیٹر محافل کمیٹی داتا دربار)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

محترم المقام پیر طریقت جناب پیر بشیر احمد یوسفی صاحب زیدہ مجدہ ماشاء اللہ معلم انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس کے خوبصورت

انعقاد پر آپ کو بہت بہت مبارک ہو۔ ہر حوالے سے ہر لحاظ سے جناب کا اِہتمام، اِنتظام اور مینجمنٹ و معاملات دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ آپ اپنے والدِ گرامی پیر طریقت رہبر شریعت جناب قبلہ صوفی پیر منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کے نقشِ قدم پر صحیح سمت چل رہے ہیں وہ اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ جلالک کے نیک اور مقرب بندے تھے جن کو دیکھ کر اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ یاد آتا تھا اور ہر ایک کی زبان پر یہی ہے کہ جب بھی اُن کو دیکھا ہے شریعت کی پاسداری کرتے دیکھا ہے۔ شریعت مطہرہ کی پابندی کرتے دیکھا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم اِس آستانے کو تا قیامت سلامت فرمائے اور آپ کے خاندان کی خیر فرمائے۔

از: استاذ العلماء پیر طریقت علامہ ارشد علی نعیمی صاحب (ناظم اَعلیٰ جامعہ فخر العلوم داروغہ والا' لاہور)

ماشاء اللہ قبلہ پروگرام کے حوالے سے عرض یہ ہے کہ بہت اچھا تھا سب کچھ اِنتظامات کے لحاظ سے بہت اَعلیٰ اور خاص طور پر جو مجمع کی صورتحال تھی دیکھ کے بہت خوشی ہوئی بالخصوص سٹیج پر تشریف فرما اہلسنّت کے عظیم ستارے دیکھ کے لگتا تھا کہ پیر منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ علماء و مشائخ کی محبتیں اُسی طرح قائم ہیں اللہ پاک حضرت کے فیض کو قیامت تک جاری وساری فرمائے۔ آمین!

از: محمد اکبر (پنجاب پولیس)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

2 فروری 2020ء بروز اتوار کو چودھویں سالانہ معلم اِنسانیت ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی اور مجھے بھی اِس کانفرنس میں شرکت کر کے علماء و مشائخ کی برکتیں سمیٹنے کا موقع ملا۔ اگرچہ یہ باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے بغیر (لیکن اُن کے فیض نظر کے ساتھ) پہلی کانفرنس تھی لیکن اُن کی اعلیٰ اور گرانقدر تعلیم و تربیت اور بے پناہ محبت و شفقت کا اَثر ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادگان صاحبان نے ایک نہایت منظّم دینی و روحانی محفل کا اِنتظام فرمایا۔ کانفرنس میں شرکاء کی بڑی تعداد میں شرکت باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی فیض کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

بے شک علماء کرام اَنبیاء کرام علیہم السّلام کے وارث ہیں۔ دینی علم وہ علم ہے جس سے اِنسان نہ صرف خود فیضیاب ہوتا ہے بلکہ وہ اِس علم سے اِنسانیت کو بھی سیراب و فیضیاب کرتا ہے۔ اور باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے درس وتدریس کا جو سلسلہ شروع کیا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اُن کے صاحبزادگان صاحبان کو اِس کارِ خیر و دینی مشن کو آگے بڑھانے میں اُن کے لئے بہت سی آسانیاں عطا فرمائے اور ہمیں دینی و روحانی معاملات میں ہمیشہ ان سے مستفید ہونے کی توفیق ملے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بہت زیادہ بلند فرمائے اور فیض نگینہ بفیضان وسیلہ باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ تا قیامت جاری رہے۔ آمین!

از: محمد شبیر یوسفی (والٹن)

چودھویں سالانہ معلم انسانیت کانفرنس کے کامیاب انعقاد پر صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی صاحب اور باقی متعلقین کو مبارکباد پیش کی۔

کانفرنس میں قبلہ باباجان سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی حیات مبارکہ پر بنائی گئی تعارفی ویڈیو سٹیج پر نشر کی گئی تو منظر دیدنی تھا۔ کانفرنس ہال میں موجود پیارے بھائیوں نے جب جب سٹیج پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے مناظر دیکھے تب تب اُن کی آنکھوں سے آنسو بہے۔ اور جہاں تک ڈاکومینٹری کی آواز سنائی دی ہر آنکھ اَشکبار تھی اور ہر دِل افسردہ تھا۔ اِن شکستہ دِلوں کی کیفیت ناقابل بیان ہے۔ اِس موقع پر تجدید عہد بھی ہوا کہ اپنی زندگیاں دینِ اِسلام کی تعلیمات کے مطابق گزارنے کے لئے قبلہ باباجان سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے جاری کردہ تعلیم و تربیت کے مشن پر گامزن رہیں گے اور دِلوں میں عشق رسول ﷺ کی شمعیں جلائے رکھیں گے۔ بلند حوصلہ صاحبزادگان والا شان نے حاضرین سے کمال شفقت ومحبت کا معاملہ فرمایا اور حاضرین کو ہفتہ وار اور ماہانہ علمی، تربیتی و روحانی محافل میں شرکت کی دعوت دی۔

ماہِ رمضان المبارک!

رحمتوں کا نزول۔۔۔۔۔۔۔نیکیوں کی بہار۔۔۔۔۔۔
دوزخ سے نجات۔۔۔۔۔۔۔ایمان وتقویٰ کا حصول

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (البقرۃ:۳)

(اور متقی وہ ہیں کہ) ہم نے اُنہیں جو دیا ہے اُس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں

بفیضانِ نظر صوفی باصفا قطبِ جلی، پیرِ طریقت رہبرِ شریعت نیرِ اوجِ شرافت، زبدۃ العارفین پیکرِ ایثار و وفا فنافی الرسول حضرت علامہ مولانا الحاج
منیرِ اسلام
مُنیر احمد یُوسفی رحمۃ اللہ علیہ (ایم۔اے)

بانی نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب انجمن اشاعتِ دینِ اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب و انجمن اشاعتِ دینِ اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

22 سال سے پنجاب بھر میں دن رات فلاحی کاموں، مدارس ومساجد کی تعمیر وترقی، نگینہ ہسپتال کے ذریعے غریب ونادار مریضوں کے علاج ومعالجہ اور مدارس کے ہاسٹلز میں داخل طلباء وطالبات کی خوراک وتعلیم وتربیت، اصلاحِ مسلم، دعوتِ دین کا فریضہ، ایمبولینس سروس، سیلاب متاثرین اور ہر قسم کے ہنگامی حالات میں امدادی کاموں میں پیش پیش ہیں اور یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ ترقی کی راہ پر گامزن ہے

منصوبہ جات وخدمات

- مساجد، مدارس
- جامعات وسکول
- فری میڈیکل کیمپ
- فری آئی کیمپ (ششماہی)
- دعوت وتبلیغ
- اشاعتِ کتب ورسائل
- اجتماعی قربانی پروگرام
- افطار وسحر واجتماعی اعتکاف
- ایمبولینس سروس
- ہنگامی امداد (برائے قدرتی آفات)
- اجتماع اور محافل کا انعقاد
- غرباء ومساکین کی امداد
- دار الافتاء

پروجیکٹ	تعداد	ماہانہ خرچہ/کم وبیش
مساجد	10	دس لاکھ روپے
جامعات (برائے طلباء وطالبات) وہوسٹل	16	بارہ لاکھ روپے
ایمبولینس سروس	3	پچاس ہزار روپے فی کس
نگینہ ہسپتال	1	ڈیڑھ لاکھ روپے
فری آئی ومیڈیکل کیمپوں کا قیام	ششماہی	پانچ لاکھ روپے
افطار وسحر	فی کس	تین ہزار روپے
دعوت وتبلیغ	کتب	ساٹھ ہزار روپے
نگینہ دارارقم سکول	1	اڑھائی لاکھ روپے
غرباء ومساکین کی امداد	صدقات وزکوٰۃ	پچاس ہزار روپے
طالب علم (کھانا ہاسٹل)	فی کس	پچیس سو روپے

رمضان المبارک کی بابرکت ساعتوں میں خدمتِ انسانیت، رضائے الٰہی اور بہترین صدقہ جاریہ کے لئے اپنے

عطیات، صدقات زکوٰۃ اور فطرانہ

نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب وانجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب کو دیجئے

آپ کے عطیات، صدقات وزکوٰۃ، فطرانہ کے ذریعے یتیموں، بیواؤں، معذوروں اور طلباء وطالبات کی خدمت بہت بڑی سعادت ہوگی۔ آپ یہ عطیات، صدقات اور زکوٰۃ سوسائٹی وانجمن کے بینک اکاؤنٹ نمبرز یا ہیڈ آفس میں براہِ راست سوسائٹی کے نمائندے کو جمع کرواسکتے ہیں

مینیجنگ ڈائریکٹر
پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ
بشیر احمد یوسفی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ یوسفیہ گجر پورہ شریف لاہور
0313-3333777

ناظم اعلیٰ
خادمِ دین اسلام
مفتی حافظ صاحبزادہ
خلیل احمد یوسفی ایم فل
0321-8868693

سوسائٹی اکاؤنٹ نمبرز

یو بی ایل بینک اکاؤنٹ ٹائٹل: نگینہ سوشل سوسائٹی 051601031842 برانچ چمڑا منڈی کا چھوپورہ لاہور
سٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک اکاؤنٹ ٹائٹل: نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی 01934299001 برانچ مال روڈ لاہور

انجمن اکاؤنٹ نمبر

یو بی ایل بینک اکاؤنٹ ٹائٹل: انجمن اشاعت دین اسلام 050901014603 برانچ شاد باغ لاہور

جامع مسجد نگینہ
A-977 بلاک B-III گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور
042-36880027-28

بیرون ملک سے آن لائن عطیات بھیجنے والے احباب سٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک کے اس اکاؤنٹ نمبر پر عطیات بھیجیں: IBAN:PK50SCBL0000000171098101